شمائلِ محمدیہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے اخلاقِ حسنہ اور اوصافِ حمیدہ کی

دلکش، دلفریب اور دلربا جھلکیاں



تالیف

الاستاذ محمد بن جمیل زینو

اردو قالب

ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

الفلاح پبلیکیشنز

AL FALAH PUBLICATIONS

نام کتاب	شمائل محمدیہ ﷺ
تألیف	محمد بن جمیل زینو
اردو ترجمہ	ابوضیاء محمود احمد غضنفر
نظر ثانی	عبداللطیف حلیم
کمپوزنگ	حافظ سعید عمران
ایڈیشن اول	مارچ 2008
اشاعت پنجم	جون 2009
ناشر	الفلاح پبلیکیشنز لاہور
قیمت	120 روپے

AL FALAH PUBLICATIONS

الفلاح پبلیکیشنز لاہور۔ پاکستان

فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔

فون: 042-7320318 فیکس: 042-7239684 موبائل: 0321-4161840

انتساب

محترمہ ڈاکٹر فرحت نسیم ہاشمی صاحبہ کے نام!

جو عالمی سطح پر

خواتین میں اسلام کی اخلاقی اقدار

اور قرآنی تعلیمات کو

فروغ دینے میں اخلاص، ایثار

اور محنت سے کردار ادا کر رہی ہیں۔

عرض ناشر

اللہ عزوجل کا ہم پر احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں رحمت للعالمین ﷺ کا امتی بنایا اور ہمارے بارے میں خود اپنی کتاب حمید میں ارشاد فرمایا کہ ''كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ'' ''تم بہترین امت ہو، لوگوں کی بھلائی کے لیے تم پیدا کیے گئے ہو، نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے ہو۔''

دین اسلام کا ابلاغ اور اس کی نشر واشاعت ہر مسلمان پر فرض ہے لہٰذا اس انعام الٰہی کی وجہ سے ایک عام مسلمان کی ذمہ داریاں اور بھی بڑھ جاتی ہیں کہ اصلاح انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو ہی منتخب فرمایا اور ہر دور میں مسلمانوں نے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کیا اور دین کی نشر واشاعت میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

زیر مطالعہ کتاب ''شمائل محمدیہ'' کی اشاعت ادارہ اپنے لیے سعادت سمجھتا ہے کہ جس میں رسول ہاشمی ﷺ کی سیرت و کردار کو بہت ہی خوبصورت اسلوب میں مرتب کیا گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا تقریباً ہر پہلو ہی موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ ہم اس ہستی مقدس کے اوصاف حمیدہ کو کتابی شکل میں یکجا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بے حد مشکور وممنون ہیں۔

آج جبکہ ہر محاذ پر ملت کفر مسلمانوں پر حملہ آور ہے اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ اور نفرت انگیز رویہ اپنائے ہوئے ہے اور نعوذ باللہ پیغمبر اسلام کی ذات کو ہدف تنقید کا نشانہ بنا کر انٹرنیشنل میڈیا کے ذریعے اس کی خوب تشہیر کی جا رہی ہے۔ تو یقیناً اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم رحمت کائنات ﷺ کے اخلاق عالیہ اور آپ ﷺ کے پاکیزہ کردار اور سیرت کے روشن، چمکتے اور دمکتے واقعات کو دنیا میں عام کریں تاکہ اسے پڑھ کر امت مسلمہ اپنے پیارے نبی ﷺ کے اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ سے آگاہ ہو سکے اور آپ کی سیرت و کردار کی روشنی میں اپنی آنے والی نسل کی تربیت کر سکے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہماری اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمہ

اَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ ،وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ!

میں معزز قارئین کرام کی خدمت میں نبی کریم ﷺ کے اخلاق حسنہ اور آدابِ اسلامیہ کی جھلکیاں شمائل محمدیہ کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں تاکہ معزز قارئین کرام رسول کریم ﷺ کے اَخلاق، آداب، تواضع، بردباری، شجاعت اور کرم اپنے اندر سمونے کی سعادت حاصل کریں اور توحید رب تعالیٰ کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائیں۔ خاص طور پر ہم آج موجودہ دور میں توحید اور اخلاقیات کی نشر واشاعت کی زیادہ ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

ان دونوں سے آراستہ ہوکر مسلمان دنیا میں سربلندی وسرفرازی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اسلام کو اکنافِ عالم میں غلبہ حاصل ہوسکتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

وانما الأمم الأخلاق مابقيت

فان هم ذهبت اخلاقهم ذهبوا

قومیں اس وقت تک باقی رہتی ہیں جب تک ان کے اَخلاق پامال نہیں ہوتے جب قوموں کی اخلاقی حالت بگڑ جاتی ہے تو قوموں کا وجود ختم ہو جاتا ہے۔

میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کو مسلمانوں کے لیے مفید بنائے اور اسے میرے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

محمد بن جمیل زینو — مدرس دار الحدیث الخیریہ مکہ مکرمہ

اردو قالب — ابوضیاء محمود احمد غضنفر

اِنْ فَاتَکُمْ اَنْ تَرَوْہُ بِالْعُیُوْنِ فَمَا

یَفُوْتُکُمْ وَصْفُہٗ ھٰذِہٖ شَمَائِلُہٗ

مَکَمَّلُ الذَّاتِ فِیْ خَلْقٍ وَفِیْ خُلُقٍ

وَفِیْ صِفَاتٍ فَلَا تُحْصٰی فَضَائِلُہٗ

اگر تم رسول اللہ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے نہیں

دیکھ سکے تو آپ ﷺ کی خوبیاں تو تم سے

اوجھل نہیں رہیں گی۔

آپ ﷺ کی ذات اقدس بناوٹ اور اخلاق

میں مکمل ہے اور جہاں تک آپ کی صفات اور

فضائل و مناقب کا تعلق ہے وہ بے شمار ہیں۔

۱ میلاد رسول ﷺ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

1 ﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ ﴾[1]

یقیناً اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا جب اس نے ان میں ایک رسول خود انہیں میں سے بھیجا جو ان پر اس کی آیات پڑھتا اور انہیں پاک کرتا اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے حالانکہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا:

2 ﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾[2]

کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم جیسا میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود حقیقی صرف ایک ہی معبود ہے۔

3 "سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ ((ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُّ فِيْهِ وَفِيْهِ بُعِثْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ الْقُرْاٰنُ))[3]

رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی اسی دن مجھے منصب رسالت پر فائز کیا گیا اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا۔

4 رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت سوموار، ماہ ربیع الاول 571 م مکہ مکرمہ میں ہوئی آپ ﷺ کے والد ماجد کا نام عبداللہ بن عبدالمطلب اور والدہ کا نام آمنہ بنت وہب تھا آپ کے

---

① آل عمران :١٦٤ ② الكهف : ١١٠ ③ صحيح مسلم ۔

دادا نے آپ کا نام محمد رکھا، آپ کے والد گرامی آپ کی ولادت سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے۔

5 مسلمانوں پر واجب ہے کہ رسول کریم ﷺ کی قدر و منزلت کو خوب اچھی طرح جان لیں اور لوگ اس قرآن کریم کے ذریعے فیصلے کریں جو رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا گیا۔ لوگوں پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق حمیدہ کو اپنائیں اور لوگوں پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ توحید کی دعوت کا اہتمام کریں جس کا آغاز رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کیا:

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا﴾①

کہہ دیجیے کہ میں تو اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

۞۞۞

۲ رسول اللہ ﷺ کا نام اور نسب

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

1 ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ....﴾②

''سیدنا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''

2 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لِیْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰهُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهُ نَبِیٌّ وَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ رَؤُوْفًا رَّحِیْمًا))③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں مٹانے والا ہوں، میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹائے گا میں اکٹھا کرنے والا ہوں میرے نقش قدم پر لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا اور میں آخر میں آنے والا ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اللہ تعالیٰ نے آپ

① الجن: ۲۰۔ ② سورة الفتح۔ ③ متفق علیه۔

کا نام رؤوف رحیم بھی رکھا ہے۔

3 رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے نام بتاتے ہوئے فرماتے: ''میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد ہوں میں ''مقفّی '' یعنی آخری نبی ہوں، میں نبی التوبہ ہوں اور میں نبی الرحمۃ ہوں''[1]

4 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعَنَهُمْ ؟ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ))[2]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کی گالی گلوچ اوران کی لعنت ملامت کو مجھ سے کس طرح پھیر دیتا ہے وہ مذمم کو گالی دیتے ہیں اور مذمم کو ہی لعن طعن کرتے ہیں اور میں محمد ﷺ ہوں۔

5 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے کنانہ کو چنا اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے مجھ کو چنا۔[3]

6 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَسَمُّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))[4]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے نام جیسا نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو میں قاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۞۞۞

---

① بحوالہ مسلم۔ ② صحیح البخاری۔ ③ صحیح مسلم ④ صحیح مسلم

۳ الرسول ﷺ جیسا کہ آپ اس کو دیکھ رہے ہیں

1 رسول اللہ ﷺ حسین وجمیل چہرے اوراعلیٰ وعمدہ اخلاق والے تھے۔ نیز آپ ﷺ کا قد نہ ہی زیادہ لمبا اور نہ ہی زیادہ چھوٹا تھا۔ ①

2 رسول اللہ ﷺ کا رنگ سفید اور پرکشش تھا۔ ②

3 رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے آپ ﷺ کے کندھے چوڑے اور داڑھی گھنی تھی، آپ ﷺ کی رنگت میں سرخی غالب تھی، آپ ﷺ کے سر کے بال کانوں تک تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سرخ جبے میں دیکھا مجھے آپ سے ﷺ بڑھ کر کوئی حسین وجمیل نظر نہ آیا۔ ③

4 رسول اللہ ﷺ کا سر، ہاتھ اور قدم قدرے بڑے تھے آپ ﷺ کا چہرہ حسین وجمیل تھا میں نے آپ ﷺ جیسا حسین وجمیل نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔ ④

5 رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک سورج اور چاند کی طرح چمکدار اور گول تھا۔ ⑤

6 رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ دمک اٹھتا اور یوں دکھائی دیتا جیسے آپ کا چہرہ چاند کا ٹکڑا ہے ہم پہچان جاتے تھے کہ آپ اس وقت بہت خوش ہیں۔ ⑥

7 رسول اللہ ﷺ کھلکھلا کر نہیں ہنستے تھے صرف مسکرایا کرتے تھے آپ ﷺ کی آنکھیں سرمیلی دکھائی دیتیں حالانکہ آپ ﷺ نے سرمہ نہیں ڈالا ہوتا تھا۔ ⑦

8 ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا آخری حصہ دکھائی دے آپ ﷺ کا ہنسنا صرف مسکراہٹ پر مشتمل ہوتا۔ ⑧

9 سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا میں رسول اللہ ﷺ اور چاند کو دیکھنے لگا آپ ﷺ نے سرخ جبہ پہنا ہوا تھا آپ

---

① بخاری ومسلم ② صحیح مسلم۔ ③ صحیح بخاری ④ صحیح بخاری
⑤ صحیح مسلم ⑥ بخاری ومسلم۔ ⑦ جامع ترمذی ⑧ صحیح بخاری

ﷺ مجھے چاند سے زیادہ حسین دکھائی دے رہے تھے۔ ①

10 رسول اللہ ﷺ کی توصیف میں کسی نے کیا خوب کہا

وَ اَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ

ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِّلْاَرَامِلِ

سفید رنگ جس کے چہرے کی بدولت بادل سے پانی طلب کیا جاتا ہے

یتیموں کو کھانا کھلانے والے اور بیواؤں کی حفاظت کرنے والے

یہ شعر ابو طالب کا ہے جسے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام نے اس وقت پڑھا جب مسلمان قحط سالی میں مبتلا ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں یہ دعا کی: ''اللھم اسقنا'' الٰہی ہمیں پانی عطا کر تو بارش نازل ہوئی۔ ②

اس کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لوگ یہ التجا کرتے کہ آپ اپنے چہرہ انور اور دعا سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان پر بارش نازل فرمادیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ طرز عمل رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تھا لیکن آپ ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ بارش کی دعا کریں وفات کے بعد نزول بارش کے لیے رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ نہیں بنایا۔

کنانہ کے ایک شخص نے یہ اشعار کہے

لَکَ الْحَمْدُ وَالْحَمْدُ مِمَّنْ شَکَرَ

سُقِیْنَا بِوَجْہِ النَّبِیِّ الْمَطَرَ

دَعَا اللّٰہَ خَالِقَہٗ دَعْوَۃً

اِلَیْہِ وَاَشْخَصَ فِیْہِ الْبَصَرَ

فَلَمْ یَکُ اِلَّا کَاِلْقَاءِ الرِّدَآءِ

① جامع ترمذی (حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔) ② صحیح بخاری۔

وَاَسْرَعَ حَتّٰی رَأَيْنَا الدُّرَرَ
وَكَانَ كَمَا قَالَ لَهٗ عَمُّهٗ
اَبُوْ طَالِبٍ اَبْيَضُ ذُوْ غُرَرَ
بِهِ اللّٰهُ يَسْقِيْ صَوْبَ الْغَمَامِ
وَهٰذَا الْعِيَانُ لِذَاكَ الْخَبَرِ
فَمَنْ يَّشْكُرِ اللّٰهَ يَلْقَ الْمَزِيْدَ
وَمَنْ يَّكْفُرِ اللّٰهَ يَلْقَ الْغِيَرَ①

۱ الٰہی تیرے لیے تمام تعریف ہے اور اس کی طرف سے بھی تعریف ہے جس نے شکر ادا کیا نبی اکرم ﷺ کے حسین چہرے کی بنا پر ہمیں بارش سے سیراب کیا گیا۔

۲ اس نے اپنے اللہ خالق سے اتنی توجہ سے دعا کی کہ اس میں اپنی نگاہ گاڑ دی۔

۳ چادر کے پلٹنے کی دیر تھی کہ ہم نے موتیوں کی مانند بارش کے قطرات دیکھے۔

۴ رسول اللہ ﷺ ویسے ہی تھے جیسا کہ ان کے بارے میں ان کے چچا ابو طالب نے کہا تھا سفید رنگ، حسین چہرے والے۔

۵ اس کے ذریعے اللہ بادل کی بارش سے سیراب کرتا ہے اس واقعے کی شاہد ہماری یہ آنکھیں ہیں۔

۶ جو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اسے اور زیادہ ملتا ہے اور جو اللہ کی ناشکری کرتا ہے وہ اس کے برعکس پاتا ہے یعنی اللہ کی نعمتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔

❁❁❁

① بحواله منال الطالب لابن كثير

۴ بابرکت رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کا غلام اوران دونوں کو راستے کی نشاندہی کرنے والا سبھی مکہ معظمہ سے روانہ ہوتے ہیں اور مدینہ منورہ کی طرف راستے پر چلتے ہوئے ام معبد نامی بوڑھی عورت کے خیمے کے پاس سے گزرے وہ خیمے کے قریب بیٹھی پانی پلا رہی تھی۔ انہوں نے ان سے گوشت اور کھجور کے بارے میں پوچھا تا کہ اس سے خرید لیں۔انہیں ان کے ہاں سے کوئی چیز نہ ملی۔رسول اللہ ﷺ خیمے کی ایک جانب ایک بکری کی طرف دیکھ رہے تھے۔ان مسافروں کے پاس زادِ راہ ختم ہو چکا تھا اور انہیں بھوک لگی ہوئی تھی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بکری کیسی ہے؟ام معبد نے کہا انتہائی کمزوری کی وجہ سے دیگر بکریوں کے ساتھ چرنے کے لیے نہ جا سکی اس لیے یہ یہاں ان سے پیچھے رہ گئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ام معبد نے کہا یہ تو بہت کمزور ہے اس نے بھلا دودھ کیا دینا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں؟ام معبد نے کہا جی صدقے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ اس میں دودھ دیکھ رہے ہیں تو بڑی خوشی سے دوہ لیجئے۔رسول اللہ ﷺ بکری کے پاس جاتے ہیں اس کے ہوانے کو ہاتھ لگاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور ام معبد کو اس کی بکری کے حوالے سے دعا دیتے ہیں اتنے میں بکری اپنی دونوں ٹانگیں کھول لیتی ہے اور دودھ دینے کے لیے تیار ہو جاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑا برتن منگوایا اور اس میں دودھ دوہیا یہاں تک کہ وہ برتن بھر گیا آپ ﷺ نے پہلے دودھ اس عورت کو پلایا یہاں تک کہ وہ خوب سیر ہوگئی پھر آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو دودھ پلایا وہ بھی سیر ہوگئے پھر آپ ﷺ نے خود دودھ پیا پھر دوسری مرتبہ آپ ﷺ نے برتن میں دودھ دوہیا یہاں تک کہ برتن بھر گیا اور وہ دودھ اس کے پاس چھوڑ دیا اور سفر پر روانہ ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد اس عورت یعنی ام معبد کا خاوند کمزور و لاغر بکریوں کو ہانکتا ہوا آیا بکریاں کمزوری کی وجہ سے لڑکھڑا رہی تھیں ابو معبد ام معبد کے پاس دودھ دیکھتا ہے تو حیرانی کے عالم میں پوچھتا ہے اے ام معبد! یہ

دودھ کہاں سے آ گیا؟ بکریاں تو یہاں سے دور فاصلے پر تھیں گھر میں کوئی دودھ نہ تھا یہ کیا ماجرا ہے؟ ام معبد نے کہا کیا بتاؤں؟ آج یہاں سے ایک بڑی بابرکت ہستی کا گزر ہوا وہ ایک ایسی برکتوں والی ہستی تھی کہ کچھ نہ پوچھئے؟ ابومعبد نے کہا کہ مجھے اس کے اوصاف بتاؤ؟

ام معبد رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کرتی ہے:

میں نے ایک حسین وجمیل شخص دیکھا جس کا چہرہ چمک رہا تھا وہ لاغر اور نحیف نہ تھا بلکہ نہایت جاذبِ نظر حسین وجمیل تھا، اس کی آنکھیں سرمیلی تھیں اور ان کی بھنویں دراز تھیں، اس کی آواز میں دبدبہ وطنطنہ تھا، اس کی گردن لمبی تھی، اس کی داڑھی بھاری تھی، اس کے ابرو باریک، لمبے اور آپس میں ملے ہوئے تھے اگر وہ خاموش ہوتا تو وہ باوقار لگتا، اگر گفتگو کرتا تو عظمت، رفعت اور رعب چھا جاتا، دور سے وہ سب لوگوں سے بڑھ کر حسین وجمیل دکھائی دیتا اور قریب سے وہ سب لوگوں سے بڑھ کر جلیل القدر اور خوبصورت لگتا، وہ شیریں کلام تھا، اس کی گفتگو میں نہ زیادہ اختصار تھا اور نہ ہی طوالت، اس کی زبان سے الفاظ اس طرح نکلتے جیسے موتی گر رہے ہوں اس کا قد درمیانہ تھا نہ زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی چھوٹا، یوں دکھائی دیتا جیسے دو ٹہنیوں کے درمیان ایک تیسری ٹہنی ہو اور وہ دیکھنے میں تینوں ٹہنیوں میں زیادہ سرسبز وشاداب لگے اور زیادہ حسین وجمیل دکھائی دے۔ اس کے ساتھی اسے اپنے گھیرے میں لیے رکھتے ہیں۔ وہ حد درجہ اس سے محبت کرتے ہیں۔ اگر وہ کچھ کہتا تو تمام ساتھی اس کی بات سننے کے لیے خاموش ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ کوئی حکم دیتا ہے تو سب ساتھی اس حکم کی تعمیل کرنے کے لیے جلدی کرتے ہیں۔ ساری جماعت اس کی فرمانبردار ہے وہ ہر ایک سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے اور ہر ایک کے ساتھ نہایت معقول انداز میں گفتگو کرتا ہے۔ ابومعبد نے یہ سب باتیں سن کر کہا: بخدا یہ تو وہی قریشی ہے جس کے بارے میں ہمیں مکہ معظمہ میں بتایا گیا میرا ارادہ ہے کہ میں اس سے ملوں۔ اگر میرے لیے اسباب پیدا ہو گئے تو میں ضرور اس سے ملاقات کروں گا ایک روز مکہ معظمہ میں اونچی آواز میں کوئی یہ شعر کہنے لگا مکہ والے سن رہے تھے لیکن پتہ نہیں چل رہا تھا کہ کہنے والا کون ہے؟

جَزَی اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ خَيْرَ جَزَائِهٖ
رَفِيْقَيْنِ قَالَا خَيْمَتَیْ اُمِّ مَعْبَدٍ
هُمَا نَزَلَا بِالْهُدٰی وَاهْتَدَتْ بِهٖ
فَقَدْ فَازَ مَنْ اَمْسٰی رَفِيْقَ مُحَمَّدٍ

اللہ رب العالمین دونوں ساتھیوں کو جزائے خیر عطا کرے
جنہوں نے ام معبد کے خیمے میں قیلولہ کیا۔
دونوں اس کے ہاں ہدایت لے کر فروکش ہوئے اور اس خاتون نے
ہدایت پائی جو سیدنا محمد ﷺ کا رفیق بن گیا وہ کامیاب ہوا۔

یہ حدیث حسن اور قوی ہے اسے حاکم نے روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا اور علامہ ذہبی نے اس کی موافقت کی حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ام معبد کی داستان بڑی مشہور و معروف ہے کئی طریقوں سے یہ داستان بیان کی جاتی ہے اور یہ سب طریقے ایک دوسرے کی مضبوطی کا باعث بنتے ہیں۔

٦ رسول اللہ ﷺ کے فضائل

1 اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ٥ وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ٥ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيرًا ٥ ﴾ [1]

اے نبی ہم نے تجھے گواہ بنا کر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اللہ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔ بشارت دے دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔

2 ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ٥ ﴾ [2]

لوگو! محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

3 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴾ [3]

اے نبی ﷺ ہم نے تو آپ کو دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

4 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ [4]

قیامت کے دن تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے اور سب سے پہلے میں جنت کے دروازے پر دستک دوں گا۔

---

① الاحزاب: ٤٥، ٤٦، ٤٧۔ ② الاحزاب: ٤٠ ③ الانبیاء: ١٠٧۔ ④ صحیح مسلم ۔

5 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَنَا اَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقَهُ مِنْ اُمَّتِهِ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ)) [1]

جنت میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا میں ہوں گا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں ہوگی جتنی میری تصدیق ہوئی، انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی ایسے بھی ہیں جس کی اس کی امت میں سے صرف ایک آدمی نے تصدیق کی۔

6 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَاَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَاَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّي اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا)) [2]

میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں تو اس نے دو مجھے دے دیں اور ایک چیز مجھ سے روک لی، میں نے اپنے رب سے التجا کی کہ وہ میری امت کو قحط سالی سے تباہ و برباد نہ کرے تو اس نے میری یہ دعا قبول کر لی۔ میں نے اس سے التجا کی کہ میری امت کو غرق کر کے تباہ نہ کرے تو اس نے میری یہ التجا قبول کر لی۔ میں نے اس سے یہ التجا کی کہ وہ میری امت کے درمیان لڑائی جھگڑا نہ ہونے دے تو اس نے میری اس دعا کو قبول نہیں کیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: ((فَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيهَا)) [3]

''میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی وہ میری امت کے افراد پر کسی غیر مسلم دشمن کو مسلط نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے میری اس دعا کو قبول کر لیا۔''

7 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے واقعہ معراج کی حدیث کے ضمن میں یہ واقعہ بیان کیا:

---

[1] صحیح مسلم۔ [2] ایضًا۔ [3] الترمذی والنسائی صححہ الالبانی سندہ۔

وَالنَّبِیُّ نَائِمَۃٌ عَیْنَاہُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ ①

نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سو جاتی ہیں اور آپ ﷺ کا دل نہیں سوتا۔

8 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ)) ②

''میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں سب سے پہلے ہوں گا جس کی قبر کھلے گی اور میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں اور میں ہی سب سے پہلے وہ خوش نصیب ہوں گا جس کی سفارش کو قبول کیا جائے گا۔''

9 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طُھُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ)) ③

مجھے انبیاء علیہم السلام پر چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی:

۱ مجھے جامع و مانع گفتگو کرنے کی صلاحیت دی گئی ہے۔

۲ رعب و دبدبے کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔

۳ میرے لیے غنیمت کے مال کو حلال کیا گیا ہے۔

۴ میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک بنا دیا گیا ہے۔

۵ مجھے ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

۶ مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

---

① صحیح البخاری۔ ② صحیح مسلم۔ ③ صحیح مسلم۔

10 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ)) ①

''مجھے بنو آدم کی بہترین صدی میں بھیجا گیا صدی بصدی گزرتی گئیں یہاں تک کہ وہ میری صدی آ گئی جس میں مجھے رسول بنا کر بھیجا گیا۔''

11 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيُعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ ؟ قَالَ :فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ)) ②

''میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک عمارت بنائی اور اسے نہایت خوبصورت بنایا مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی لوگ اس عمارت کا طواف کرنے لگے اور حیرانگی سے یہ کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔''

12 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُءْ يَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ تْ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ)) ③

میں اس وقت اللہ کے ہاں خاتم النبین لکھا ہوا تھا جبکہ آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں ملے ہوئے زمین پر پڑے تھے میں تمہیں اپنے بارے میں ابتدائی بات بتاتا ہوں، میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا، عیسیٰ علیہ

① صحيح البخاری۔ ② متفق عليه۔ ③ مستدرك حاكم۔

(حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔)

کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو اس نے مجھے جنم دیتے وقت دیکھا کہ اس کے جسم سے ایک نور کی لاٹ نکلی جس سے اس کے لیے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

13 غارِ حرا میں جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے کہا:

﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ﴾

اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے بعد گھر واپس آئے آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کو صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا: کہ مجھے اپنے بارے میں خطرہ محسوس ہو رہا ہے اس نے کہا یہ مت سوچیے کہ آپ کو کوئی خطرہ لاحق ہوگا اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، فقیروں اور ناداروں کے لیے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، مصائب میں مبتلا لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اس کے بعد سیدہ خدیجہ آپ ﷺ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئی اور اس سے کہنے لگی اے میرے چچا کے بیٹے ذرا اپنے بھائی کے بیٹے کی بات تو سنیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا من وعن اسے بتا دیا۔ ورقہ بن نوفل نے پوری بات سن کر فرمایا یہ تو وہی فرشتہ ہے جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا اگر میں اس وقت زندہ ہوا جب آپ کو آپ کی قوم مکہ سے نکال دے گی تو میں آپ کی مدد کروں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے بڑے تعجب سے پوچھا کیا میری قوم مجھے نکال دے گی؟ ورقہ بن نوفل نے کہا ہاں! تاریخ شاہد ہے جو بھی وہ دعوت لے کر آیا جو آپ لے کر آئیں ہیں اس کے ساتھ دشمنی کی گئی اگر وہ دن مجھے دیکھنا نصیب ہوا میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ [1]

۞۞۞

---

[1] صحیح بخاری: کتاب بدء الوحی۔

۷ رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت

1 "عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ" ①

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان سرخ رنگ کی ایک گلٹی دیکھی جو کبوتری کے انڈے کی مانند تھی جو آپ ﷺ کے جسم کے مشابہ تھی۔

2 عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَأَكَلْتُ مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرِبْتُ مِنْ شَرَابِهٖ وَرَأَيْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فِيْ نُغْضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى كَأَنَّهُ جُمْعٌ خَيْلَانَ سُوْدَ كَأَنَّهَا شَاكِيْلُ ②

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ کا کھانا کھایا اور پانی پیا، میں نے آپ ﷺ کے بائیں کندھے پر مہر نبوت دیکھی گویا کہ وہ کالے رنگ کا تل تھا۔

3 عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ وَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْءِهٖ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ ③

سیدنا جعد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے میری خالہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی، اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ میری بہن کا بیٹا بیمار رہتا ہے تو آپ ﷺ نے میرے سر پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور میرے حق میں

① صحيح مسلم۔ ② صحيح مسلم ۔ ③ متفق عليه ۔

برکت کی دعا کی۔آپ ﷺ نے وضو کیا میں نے وضو کا پانی پی لیا اور آپ ﷺ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، میں نے آپ ﷺ کندھوں کے درمیان دیکھا تو چکور کے انڈے کی مانند نشان دکھائی دیا یہ وہ مہر نبوت تھی۔

۸ رسول اللہ ﷺ کی خوشبو کی عمدگی

1 عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عِرْقُهُ اللُّؤْلُؤَ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَمَا مَسَسْتُ دِيْبَاجًا وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا وَّلَا عَنْبَرًا اَطْيَبَ مِنْ رَّائِحَةِ النَّبِيِّ ﷺ ①

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ کھلا ہوا تھا آپ کا پسینہ موتیوں کی مانند تھا، جب آپ ﷺ چلتے تو تیز قدم اٹھاتے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی قسم کی موٹی یا باریک ریشم کو بھی نہیں چھوا اور نہ ہی کسی کستوری یا عنبر کو سونگھا جو نبی اکرم ﷺ کی خوشبو سے عمدہ اور بہتر ہو۔

2 سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور دوپہر کے وقت آپ ﷺ سو گئے، سونے کے دوران آپ کے مبارک جسم سے پسینہ بہنے لگا، میری والدہ ایک شیشی میں آپ ﷺ کا پسینہ ڈالنے لگی، اسی دوران نبی کریم ﷺ بیدار ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم یہ تم کیا کر رہی ہو؟ اس نے کہا آپ کے پسینے کو ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے یہ خوشبو سے بھی زیادہ عمدہ اور خوشگوار ہے۔ ②

3 رسول اللہ ﷺ جب تشریف لاتے تو خوشبو سے پہچان لیے جاتے۔ ③

4 اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ ④

رسول اللہ ﷺ خوشبو کا تحفہ مسترد نہیں کرتے تھے۔

---

① متفق علیہ۔ ② صحیح مسلم۔ ③ صحیح الجامع للالبانی ④ صحیح البخاری۔

۹ رسول اللہ ﷺ کی نیند کا بیان

1 رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصے میں سوتے اور رات کے آخری حصے میں جاگتے تھے۔ ①

2 نبی اکرم ﷺ جب بستر پر دراز ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

"بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيَا"

الٰہی تیرے نام سے موت کی آغوش میں جاتا ہوں اور تیرے نام سے زندہ ہوں گا اور جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ" ②

"سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔"

3 نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر دراز ہوتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے:

"رَبِّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ" ③

میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچالینا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

4 نبی کریم ﷺ جب رات کے وقت اپنے بستر پر دراز ہونے لگتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور ﴿قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونک مارتے اور ان دونوں کو جہاں تک ہوسکتا اپنے جسم پر ملتے، اپنے جسم کے اگلے حصے پر بھی ہاتھ پھیرتے اپنے چہرے اور سر سے ابتدا کرتے یہ عمل آپ تین مرتبہ دھراتے۔ ④

5 نبی کریم ﷺ کا تکیہ جس پر سر رکھ کر آپ رات کے وقت سوتے چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ ⑤

---

① متفق علیہ۔ ② صحیح مسلم۔ ③ صحیح البخاری (یہ حدیث حسن ہے)

④ بخاری ومسلم۔ ⑤ مسند امام احمد۔

6 رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ ﷺ رات کے وقت سوتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ ①

7 ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ ②

۞ ۞ ۞

رسول اللہ ﷺ کی قرأت اور نماز

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ﴾ ③

''اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔''

2 نبی کریم ﷺ تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید ختم نہیں کرتے تھے۔ ④

3 رسول اللہ ﷺ ایک ایک آیت کر کے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے مثلاً:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ پڑھ کر ٹھہر جاتے، پھر

﴿ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھ کر ٹھہر جاتے تھے۔ ⑤

4 رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن مجید کو اپنی اچھی آوازوں سے آراستہ کرو اچھی آواز قرآن کے حسن و جمال میں اضافہ کرتی ہے۔ ⑥

5 نبی کریم ﷺ قرآن مجید کو پڑھتے وقت اپنی آواز کو قدرے لمبا کر دیا کرتے تھے۔ ⑦

6 نبی کریم ﷺ مرغ کی آواز جب سنتے تو کھڑے ہو جاتے۔ ⑧

7 نبی کریم ﷺ اپنے صاف جوتوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ ⑨

---

① صحیح مسلم۔ ② بخاری، مسلم۔ ③ سورة المزمل۔
④ طبقات ابن سعد۔ ⑤ جامع ترمذی۔ ⑥ سنن ابو داؤد۔
⑦ مسند امام احمد۔ ⑧ متفق علیه۔ ⑨ متفق علیه۔

8 نبی کریم ﷺ تسبیح اپنے دائیں ہاتھ سے کیا کرتے تھے۔ ①

9 نبی کریم ﷺ کو جب کبھی کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ نماز پڑھتے۔ ②

10 رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور آپ ﷺ انگوٹھے کے ساتھ ملی ہوئی دائیں انگلی اٹھا کر دعا کرتے۔

11 رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں انگلی کو حرکت دیتے اور اس کے ساتھ دعا کرتے۔ ③

رسول اللہ ﷺ نماز میں تشہد کے دوران بیٹھے ہوئے شہادت کی انگلی کو حرکت دیا کرتے تھے اور اس کے بارے میں آپ یہ ارشاد فرماتے کہ شہادت کی انگلی شیطان پر لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ ④

12 نبی کریم ﷺ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر اپنے سینے پر باندھتے۔ ⑤

13 چاروں آئمہ کرام اس قول پر متفق ہیں " اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ " جب صحیح حدیث آ جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔ شہادت کی انگلی کو حرکت دینا اور نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا بھی ان آئمہ کے مذہب کے مطابق ہے اور ایسا نماز کی سنتوں میں سے ہے۔

14 نماز میں شہادت کی انگلی کو حرکت دینا امام مالک اور دیگر آئمہ نے اسے سنت سمجھتے ہوئے اختیار کیا اور بعض شافعی علماء کا بھی یہی خیال ہے جس طرح کہ امام نووی رحمہ اللہ کی کتاب شرح مہذب جلد ۳ صفحہ نمبر ۴۵۴ میں مذکور ہے، جامع الاصول جلد ۵ صفحہ ۴۰۴ میں اسی طرح مذکور ہے۔

15 رسول اللہ ﷺ نے تشہد کے دوران شہادت کی انگلی کو حرکت دینے کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور اسے حرکت دینا شیطان کو لوہے کی سلاخ مارنے سے بھی زیادہ بھاری ہوتا ہے کیونکہ شیطان توحید کا منکر ہے۔ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرے اور آپ ﷺ کی سنت کا انکار نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ)) ⑥

تم نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

---

① ترمذی، ابو داؤد۔ ② مسند امام احمد و ابو داؤد ③ صحیح مسلم۔
④ سنن نسائی۔ ⑤ مسند امام احمد۔ ⑥ صحیح ابن خزیمہ، ترمذی۔

۱۱ نبی کریم ﷺ کا روزہ

1 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ①

جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اسکے پہلے سارے گناہ معاف کردیے گئے۔

2 رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصَوْمِ الدَّهْرِ)) ②

جس نے رمضان کے روزے رکھے اور ان کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے تو اس نے زمانہ بھر کے روزے رکھے۔

3 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مہینے میں ایام بیض کے تین روزے اور رمضان کے روزے رکھنے والا گویا زمانے بھر کا روزہ دار ہے۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنا ایسا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ اس سے پہلے پورے سال اور اس کے بعد پورے سال کے گناہ اللہ تعالیٰ مٹادے گا اور دس محرم کا روزہ رکھنے کا اتنا بڑا ثواب ہے میرے خیال میں اللہ تعالیٰ اس سے پہلے پورے سال کے گناہ مٹادے گا۔ ③

4 نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔ ④

5 رسول اللہ ﷺ سے سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا ان دودنوں میں اعمال اللہ رب العالمین کے حضور پیش کیے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس صورت میں پیش کیا جائے جبکہ میں روزے دار ہوں۔ ⑤

6 رسول اللہ ﷺ نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کو روزہ رکھنے سے منع کردیا۔ ⑥

---

① صحیح البخاری۔ ② متفق علیہ۔ ③ صحیح مسلم۔
④ صحیح مسلم۔ ⑤ صحیح مسلم۔ ⑥ سنن نسائی۔

7 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان المبارک کے علاوہ کسی دوسرے پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ ①

۱۲ رسول اللہ ﷺ کی عبادت

1 اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا﴾ ②

''اے اوڑھ لپیٹ کر سونے والے رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو مگر کم۔

2 ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور رمضان کے علاوہ دیگر دنوں میں نفل نماز گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے، آپ ﷺ پہلے چار رکعت پڑھتے، ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھیے، پھر آپ ﷺ چار رکعت پڑھتے، ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھیے، آپ ﷺ اس قدر حسین وجمیل اور لمبی رکعتیں پڑھتے کہ کیا کہنے! پھر آپ ﷺ تین رکعت پڑھتے، میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ ③

3 اسود بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ رات کے پہلے حصے میں سو جاتے تھے پھر آپ ﷺ اٹھتے، سحری کے وقت وتر پڑھتے پھر اپنے بستر پر آتے اگر کوئی ضرورت محسوس کرتے تو اپنی اہلیہ سے خلوت کرتے، جب آپ ﷺ اذان سنتے تو اٹھ کھڑے ہوتے، جنبی ہوتے تو غسل کرتے ورنہ وضو کرتے اور نماز کے لیے روانہ ہو جاتے۔ ④

4 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں سوجھ جاتے۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے گئے ہیں آپ ہر طرح سے معصوم ہیں تو پھر آپ ﷺ اتنا لمبا قیام کیوں کرتے

---

① متفق علیه۔ ② سورة المزمل۔ ③ متفق علیه۔ ④ بخاری ومسلم وغیرهما

ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟[1]

5 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ"[2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری دنیا میں سے عورتیں اور خوشبو پسند ہے اور نماز میں میری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔

۱۳ رسول اللہ ﷺ کی گفتگو کا بیان

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی ○ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی ○ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی○﴾[3]

"قسم ہے تارے کی جب وہ غروب ہو تمہارا رفیق نہ بھٹکا ہے اور نہ بہکا ہے وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔

2 رسول اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ((اُکْتُبْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا خَرَجَ مِنِّیْ اِلَّا الْحَقُّ))[4]

لکھ لیجیے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میرے منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلا۔

3 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا وَبَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِمَفَاتِحِ الْاَرْضِ فَتُلَّتْ فِیْ یَدِیْ))[5]

رعب و دبدبہ کے ساتھ میری مدد کی گئی، مجھے جامع گفتگو کرنے کا سلیقہ عطا کیا گیا، میرے لیے زمین کو مسجد اور پاکیزہ بنا دیا گیا میں سویا ہوا تھا کہ مجھے زمین کی چابیاں دے دی گئیں، یعنی وہ چابیاں میرے ہاتھ میں پکڑا دی گئیں۔

---

[1] صحیح بخاری، مسلم۔ [2] مسند امام احمد۔ [3] سورۃ النجم آیت: ۱، ٤۔
[4] سنن ابو داؤد۔ [5] صحیح بخاری۔

4 ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح تیز تیز گفتگو نہیں کیا کرتے تھے بلکہ آپ کی گفتگو میں ٹھہراؤ اور وضاحت ہوتی جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوتا وہ اچھی طرح آپ کی بات کو سمجھ جاتا۔ ①

5 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس انداز میں بات کرتے کہ اگر کوئی آپ کے الفاظ شمار کرنا چاہتا تو وہ شمار کرسکتا تھا۔ ②

6 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر خاموش رہا کرتے تھے۔ ③

7 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات کو تین بار دہراتے تاکہ اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ ④

8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے وقت جچے تلے الفاظ استعمال کیا کرتے تھے۔ ⑤

9 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطاب فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آپ کی آواز بلند ہو جاتی اور آپ کے غصے میں شدت آجاتی یوں محسوس ہوتا جیسے آپ کسی لشکر کو ڈرانے والے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ہدایات دے رہے ہیں۔ ⑥

❁❁❁

۱۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کا بیان

”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ مَاءُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا)) ⑦

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک ماہ کی مسافت کے مطابق وسیع وعریض ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر عمدہ ہے اور اس کے کوزے آسمان کے تاروں کی مانند ہیں جس نے اس سے ایک دفعہ پانی پی لیا اسے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔

---

① صحیح مسلم۔ ② بخاری، مسلم۔ ③ مسند امام احمد۔
④ صحیح بخاری۔ ⑤ مسند امام احمد۔ ⑥ صحیح مسلم۔ ⑦ صحیح بخاری۔

رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴾ ①

''اور تم نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو دنیوی زندگی کی اس شان وشوکت کی طرف جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے وہ تو ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کے لیے دی ہے اور تیرے رب کا رزق ہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔''

2 سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے یہ قسم کھالی کہ آپ ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے اور آپ ﷺ ان سے الگ ہوکر بالا خانہ میں تشریف فرما ہو گئے جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بالا خانہ میں گئے تو آپ ﷺ کے پاس تھوڑے سے کھانے، کیکر کے درخت کے پتوں اور تھوڑے سے جو اور تھوڑے سے سامان سفر کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ ایک چٹائی پر سوئے ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ کے جسم پر نشان پڑ چکے تھے۔ یہ دیکھ کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آنکھیں نم ہوگئیں اور کہنے لگے کہ میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں فرماتے ہیں کہ پھر میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ساری مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کے منتخب اور برگزیدہ بندے ہیں یہ کسریٰ و قیصر کس شان وشوکت سے رہتے ہیں؟ یہ بات سنتے ہی رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے آپ کا چہرہ سرخ تھا اور فرمایا اے ابن خطاب کسی شک وشبہ میں مبتلا ہو گئے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کے لیے ان کی عمدہ چیزیں جلدی سے ان کی زندگی میں ہی ان کو دے دی گئیں۔ ②

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے فرمایا: اے عمر کیا آپ کو پسند نہیں کہ ان کے لیے دنیا میں ہو اور ہمارے لیے آخرت میں ہو، میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ، آپ نے فرمایا کہ اللہ

---

① سورۃ طٰہٰ آیت: ۱۳۱۔ ② متفق علیہ۔

تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

3 علقمہ رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر لیٹ گئے، چٹائی کا نشان آپ کے جسم پر پڑ گیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ ہمیں اجازت دیں گے کہ ہم آپ کے لیے ایسا بستر بچھا دیں جس سے آپ کے جسم پر کسی قسم کا کوئی نشان نہ پڑے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے دنیا سے کیا لینا دینا؟ میں تو دنیا میں ایک مسافر کی مانند ہوں جس نے کسی درخت کے سائے میں تھوڑا سا آرام کیا اور پھر اسے چھوڑ کر چل دیا۔''①

4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میری ملکیت احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو مجھے اس بات سے خوشی ہوگی کہ میں اسے تین دن میں اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں اور اس میں سے اتنا ہی باقی رکھوں جس سے اپنا قرض ادا کر سکوں۔''②

5 عمر بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت کوئی دینار، درہم، غلام یا لونڈی وغیرہ کو وراثت میں نہیں چھوڑا، صرف ایک سفید رنگ کی خچر جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری کرتے تھے، اپنا ہتھیار اور وہ زمین جو اللہ کی راہ میں وقف کر دی تھی ورثہ میں چھوڑی۔③

---

① جامع ترمذی وقال حسن صحیح۔ ② صحیح بخاری۔ ③ ایضًا۔

۱۶ صحابہ کرام اور رسول اللہ ﷺ کی بھوک

ایک رات رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلے دیکھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے باہر بیٹھے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تم دونوں اپنے گھر سے باہر کیوں نکلے ہو؟ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم دونوں کو بھوک نے گھروں سے باہر نکلنے پر مجبور کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مجھے بھی اسی چیز نے گھر سے نکلنے پر مجبور کیا ہے جس چیز نے تم دونوں کو گھر سے نکالا۔ رسول اللہ ﷺ انہیں حکم دیتے ہیں کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں تو وہ دونوں کھڑے ہو کر آپ کے ساتھ ہو لیے۔ وہ سب ایک انصاری کے گھر تشریف لے گئے جس کا نام ابوالہیثم مالک بن التیہان تھا اس کو گھر میں نہ پایا، اس کی بیوی رسول اللہ ﷺ کو خوش آمدید کہتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ ابوالہیثم کہاں ہے؟ خاتون نے کہا وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے کے لیے گیا ہے، اتنے میں ابوالہیثم آ جاتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھتا ہے اور وہ نبی کریم ﷺ کی حد درجہ تعظیم و تکریم کرتے ہوئے عرض کرتا ہے میرے ماں باپ قربان ہوں اور ساتھ ہی ابوالہیثم خوشی سے نہال ہوتے ہوئے کہتا ہے میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں، میں بڑا ہی خوش قسمت ہوں آج پوری کائنات میں سب سے بڑھ کر معزز مہمان میرے گھر آئے ہیں۔ زہے قسمت یہ میری خوش نصیبی ہے پھر ابوالہیثم جاتا ہے اور کھجور کی ایک ٹہنی لے کر آتا ہے جس کے ساتھ خشک، تر غرضیکہ کھجور کے پکنے تک ہر قسم کی کھجور لگی ہوئی تھی۔ ابوالہیثم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ تناول فرمائیں پھر ابوالہیثم چھری پکڑ کر بکری ذبح کرنے کے لیے جاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھنا دودھ دینے والی بکری ذبح نہ کرنا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کھجوریں اور گوشت کھایا یہاں تک کہ خوب سیر ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم سے قیامت کے دن اس نعمت

کے بارے میں پوچھا جائے گا، بھوک نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، پھر تم گھروں کو نہیں لوٹے، یہاں تک کہ تمہیں یہ نعمت میسر آئی۔"①

فوائد الحديث

1 رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کو جب شدید بھوک لگتی تو اپنے گھروں سے نکلتے شائد کہ انہیں کھانا مل جائے۔

2 اگر کوئی اپنے کسی ساتھی کے گھر کھانا کھانے کے لیے جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

3 نعمت کے فضل وشرف سے آگاہی حاصل کی جائے، نعمت عطا کرنے والے خالق ومالک کا شکر ادا کیا جائے اور نعمت دینے والے سے کبھی انسان غافل نہ ہو۔

4 اجنبی خاتون سے پس پردہ سوال کرنا شرعاً جائز ہے۔

۱۷ رسول اللہ ﷺ کی زندگی

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنٰى ﴾ ②

اور اس نے تجھے تنگ دست پایا تو غنی کر دیا، یعنی آپ عیالدار تھے اللہ نے آپ کو غنی کر دیا۔

2 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم آل محمد ﷺ پر ایسا وقت بھی گزرتا کہ ہم چولہے میں آگ نہ جلاتے، بس ہمارا گزارہ کھجوروں اور پانی پر ہوتا، البتہ ہمارے قریب انصاریوں کے گھر تھے وہ رسول اللہ ﷺ کو اپنی بکریوں کا کبھی کبھار دودھ بھیج دیا کرتے تھے، وہ دودھ آپ ﷺ پیتے اور ہمیں بھی پلاتے۔ ③

---

① صحیح مسلم، مؤطا امام مالك، جامع ترمذی۔

② سورۃ الضحی بحواله تفسیر ابن کثیر۔ ③ متفق علیه۔

3 سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی باریک روٹی اور بھنی ہوئی بکری بچشم خود دیکھی ہو۔ ①

4 سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کی وجہ سے پیچ وتاب کھاتے ہوئے دیکھا، آپ کے پاس معمولی قسم کی کھجور بھی نہ تھی جس سے آپ اپنا پیٹ بھر لیتے۔ ②

5 عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَشٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ دِرْعَهٗ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَاَخَذَ لِاَهْلِهٖ شَعِيْرًا وَلَقَدْ سَمِعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُوْلُ: ((مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ)) ③

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو کی روٹی لے کر چلے اور تھوڑا سا گھی تھا جس کی خوشبو بدلی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درع ایک یہودی کے پاس گروی رکھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لیے تھوڑے سے جو لیے، میں نے ایک دن سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے ہیں: ''آل محمد کے پاس ایک صاع کھجور یا ایک صاع غلہ نہیں ہوتا۔''

6 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل خانہ پے در پے راتیں بھوکے گزارتے اور ان کی زیادہ تر روٹی جو کی ہوتی۔ ④

7 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ منورہ آئے انہیں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ لگا تار تین دن گندم کی روٹی کھائی ہو، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ ⑤

8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا))

''الٰہی آل محمد کو اتنا سا رزق دینا جس سے ان کی بھوک کا مداوہ ہو۔'' ⑥

---

① صحیح بخاری۔ ② صحیح مسلم۔ ③ صحیح بخاری۔
④ مسند امام احمد۔ ⑤ متفق علیه۔ ⑥ متفق علیه

۱۸ رسول اللہ ﷺ کا رونا

الحدیث الاول

رسول اللہ ﷺ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ آپ مجھے قرآن پڑھ کر سنائیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں جبکہ قرآن مجید آپ پر نازل کیا گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ میں قرآن مجید کسی سے سنوں! سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سورۂ نساء پڑھنے لگے جب اس آیت پر پہنچے:

﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴾ ①

''پھر سوچو کہ یہ اس وقت کیا کریں گے جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر تمہیں گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((حَسْبُكَ الْآنَ)) بس اب کافی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھتے ہیں کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ ②

فوائد الحدیث

۱ قرآن مجید سنتے وقت خشوع وخضوع رونے سے ہوتا ہے نہ کہ اونچی آواز میں دادِ تحسین دینے سے۔

۲ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید پڑھنے والے کو ''حَسْبُكَ الْآنَ'' فرمایا ''صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ'' نہیں فرمایا۔

۳ رسول اللہ ﷺ دوسروں سے قرآن مجید سننا پسند کرتے تھے۔

---

① سورة النسآء آیت ٤١۔ ② صحیح بخاری، مسلم۔

الحدیث الثانی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ کے ساتھ آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کے پاس آتے ہیں جبکہ وہ اپنی دودھ پلانے والی دایہ کے پاس تھا۔ رسول اللہ ﷺ اسے پکڑتے ہیں، اسے چومتے اور اس سے پیار کرتے ہیں پھر اس کے بعد صحابہ کرام اندر داخل ہوتے ہیں انہوں نے دیکھا کہ ابراہیم پر نزع کا عالم طاری ہے اور رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی رو رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّهَا رَحْمَةٌ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرٰهِيمُ؟ لَمَحْزُونُونَ))[1]

یہ شفقت ہے، آنکھ آنسو بہاتی ہے، دل غمگین ہے لیکن ہم زبان سے وہی بات کہیں گے جو ہمارے رب کو خوش کرے۔ اے ابراہیم ہم تیری جدائی میں غمگین ہیں۔

فوائد الحدیث

۱ میت پر رونا جائز ہے بشرطیکہ چیخ و پکار اور نوحہ گری نہ ہو۔

۲ میت پر غمگین ہونا جائز ہے بشرطیکہ تقدیر پر رضا مندی کا اظہار ہو اور ایسی گفتگو سے اجتناب کیا جائے جو خفگی اور ناراضگی پر دلالت کرتی ہو۔

[1] متفق علیہ۔

۱۹ رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنا

1 " قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ رَّآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِیْ)) ①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو گویا اس نے مجھے دیکھ لیا، شیطان میرا روپ نہیں اختیار کرسکتا۔''

2 " وَقَالَ ﷺ ((مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَزَيَّا بِیْ)) ②

''جس نے مجھے دیکھا اس نے حق سچ دیکھا بلاشبہ شیطان میرا روپ اختیار نہیں کرسکتا۔

3 وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((مَنْ رَّآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَيَرَانِیْ فِی الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانَ بِیْ))③

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو عنقریب وہ مجھے بیداری میں بھی دیکھ لے گا کیونکہ شیطان میرا روپ اختیار نہیں کرسکتا۔''

فوائد الحدیث

۱ رسول اللہ ﷺ کو خواب میں ان اوصاف کے ساتھ دیکھنا جو آپ ﷺ کے بارے میں وارد ہوئے ہیں یہ ممکن ہے، کیونکہ آپ کے قد، رنگ روپ، شکل وصورت اور داڑھی کے بارے میں تفصیلات مذکور ہیں۔

۲ علامہ مناوی رحمہ اللہ ان احادیث کی تشریح کے ضمن میں کہتے ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کو اپنے خواب میں کسی ایسی شکل وصورت میں دیکھتا ہے جو احادیث میں مذکور نہیں، مثال کے طور پر وہ آپ ﷺ کا قد زیادہ لمبا دیکھتا ہے یا زیادہ چھوٹا دیکھتا ہے یا آپ کا رنگ گندمی دیکھتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہی نہیں۔

---

① صحیح بخاری۔ ② متفق علیہ۔ ③ متفق علیہ۔

۳ علامہ مناوی رحمہ اللہ " فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ " کا مطلب ومفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کا قرب اور آپ کی شفاعت پائے گا۔

۴ بعض صوفیاء حدیث نمبر۳ سے دلیل لیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو بیداری کے عالم میں دیکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ان صوفیاء کی تردید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو بیداری کے عالم میں دیکھنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ کو دیکھنے والے صحابہ کرام ہوں اور صحبت قیامت تک باقی رہے یہ بات ناممکن ہے۔ کوئی مسلمان ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔

۵ میں نے تصوف کی ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ ابوالمواہب الشاذلی نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح اور بھی کتاب میں جھوٹ کا پلندہ نظر سے گزرا میں نے کتاب کے مؤلف سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے کیا وہ صحابی ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ اور ابو المواہب الشاذلی کے درمیان پانچ مشائخ کا واسطہ ہے۔ البتہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو بیداری کے عالم میں دیکھا۔ میں نے اس سے کہا کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات کے بعد بیداری کے عالم میں نہیں دیکھا، میری اس بات سے اس کی تسلی نہ ہوئی میں نے اپنے دل میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر صریحاً جھوٹ ہے جس سے آپ ﷺ نے محتاط رہنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) ①

''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

۶ شیخ الاسلام زکریا انصاری سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ جو خواب میں دیکھا کہ آپ اسے کسی کام کا حکم دے رہے ہیں! انہوں نے کہا یہ بات مکروہ بلکہ حرام ہے علماء کا یہ فیصلہ ہے کہ خواب سے احکام اخذ نہیں کیے جاسکتے۔

۷ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو بیداری میں دیکھنے کا دعویٰ کرتا ہے اس کے رد میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بڑی دلیل ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

① متفق علیه۔

﴿ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴾ [1]

اوران کے پیچھے اس دن تک جب وہ اٹھائے جائیں گے ایک پردہ ہے۔

۲۰ رسول اللہ ﷺ کی وفات

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴾ [2]

''اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کے لیے ہمیشگی نہیں رکھی اور اگر آپ فوت ہو جائیں تو کیا یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں؟''

2 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی امت پر رحمت کا ارادہ کرتے ہیں تو اس امت کے نبی کی روح قبض کر لیتے ہیں اور اسے اپنی امت کے لیے خوشی اور تحفہ بنا دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی امت کو ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیتے ہیں تو اس امت پر عذاب نازل کر دیتے ہیں جبکہ نبی وہ منظر دیکھ رہا ہوتا ہے اس امت کو ہلاک کر کے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں کیونکہ امت نے اسے جھٹلایا ہوتا ہے اور اس کی نافرمانی کی ہوتی ہے۔ [3]

3 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو دنیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے دونوں میں سے ایک پسند کرنے کا اختیار دیا تو اس بندے نے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اسے پسند کیا تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ [4]

4 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے آخری مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھا جب آپ نے سوموار کو کھڑکی سے پردہ ہٹایا، آپ ﷺ کا چہرہ مبارک دمک رہا تھا،

---

① سورة المؤمنون آیت :۱۰۰ ۔ ② سورة الانبياء آیت ٣٤۔

③ صحیح مسلم ۔ ④ صحیح بخاری ۔

لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے نماز ادا کر رہے تھے۔ لوگ بے چین ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اشارہ کیا اپنی جگہ جمے رہو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کرا رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ گرا دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن شام کو وفات پا گئے۔ ①

5 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ ②

6 سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی تکلیف محسوس کی تو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کہا ہائے مصیبت! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تیرے باپ کو کوئی مصیبت نہ ہوگی تیرے باپ کو آج وہ چیز لاحق ہوئی ہے جو کسی کو چھوڑنے والی نہیں اچھا اب قیامت کے دن ملاقات ہوگی۔ ③

7 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرا سال مکہ معظمہ میں رہے آپ کی طرف وحی آتی رہی اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ (63) سال کی عمر میں وفات پائی۔ ④

8 ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس وقت ابا جان (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) مدینہ منورہ کے بالائی مقام سنح پر واقع اپنے گھر میں تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے پردہ ہٹایا اور آپ کا بوسہ لیا اور یہ فرمایا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ نے زندگی بھی عمدہ گزاری اور موت بھی بہت عمدہ پائی، مجھے قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی دو موتیں نہیں دے گا پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نکلے اور فرمایا: اے حلف اٹھانے والے یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جلدی نہ کرو ذرا ٹھہرو۔ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خطاب کرنے لگے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

---

① متفق علیه۔ ② صحیح بخاری۔ ③ صحیح بخاری۔ ④ صحیح بخاری۔

" اَلَا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُاللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ "

خبردار لوگو آگاہ ہو جاؤ! جو سیدنا محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو سیدنا محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے وہ فوت نہیں ہوگا اور پھر یہ آیت تلاوت کی:

﴿ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴾ [1]

''اے نبی تمہیں بھی مرنا ہے اور ان لوگوں کو بھی مرنا ہے۔'' اس کے بعد یہ آیت پڑھی:

﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّاللّٰهَ شَيْئًا وَّسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴾ [2]

اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہے بیشک اس سے پہلے کئی رسول گزر چکے تو کیا اگر وہ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے اور جو اپنی ایڑیوں پر پھر جائے گا تو وہ اللہ کو ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو جلد جزا دے گا۔

راوی کہتا ہے کہ لوگ ڈھاریں مار کر رونے لگے۔ [3]

9 ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ درست ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی گئی جب تک کہ اس نے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ نہ لیا ہو، پھر اسے دنیا اور آخرت کے درمیان انتخاب کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت آیا تو اس وقت آپ کا سر مبارک میری گود میں تھا آپ پر غشی طاری ہوئی پھر ہوش آئی تو آپ ﷺ نے چھت کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھا پھر فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى))

میں نے دل میں کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پسند نہیں کیا۔ فرماتی ہیں یہی بات آپ ﷺ فرمایا

---

(1) سورۃ الزمر آیت :۳۰۔ (2) سورۃ آل عمران :۱٤٤۔ (3) صحیح بخاری۔

کرتے تھے اور آپ کی یہ بات بالکل درست تھی۔ ①

10 یہ بات مشہور و معروف ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سن ۱۱ ہجری سوموار کو اللہ کا پیغام امت تک پہنچانے کے بعد وفات پائی اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے دین کو مکمل کیا۔

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"

① صحیح بخاری۔

من الاخلاق النبوية

بنيت لهم من الاخلاق ركنا

فخانوا الركن فانهدم اضطرابا

وكان جنابهم فيها مهيبا

وللاخلاق اجدر ان تهابا

آپ نے لوگوں کے لیے اخلاق کا ایک مضبوط قلعہ بنا دیا انہوں نے قلعہ

میں خیانت کی تو وہ لرز کر گر گیا اس قلعے میں ان کا رعب و دبدبہ تھا زیادہ

مناسب یہی ہے کہ اخلاق سے مرعوب ہوا جاتا ہے۔

۲۱ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق

1 نبی کریم ﷺ نہایت عمدہ اخلاق کے مالک تھے ان کے اخلاق حسنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴾①

(اے پیغمبر ﷺ!) یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ آپ ان لوگوں کے لیے نرم مزاج واقع ہوئے ہیں ورنہ اگر کہیں آپ تندخو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب آپ کے گرد و پیش سے چھٹ جاتے ان کو معاف کر دیں ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں اور دین کے کام میں ان سے مشورے لیں اور جب عزم کسی رائے پر مستحکم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں یقیناً اللہ تعالیٰ بھروسہ کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے۔

2 سورہ قلم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴾②

اور بیشک آپ اخلاق کے بڑے مرتبے پر فائز ہیں۔

3 رسول اللہ ﷺ کی سیرت قرآن حکیم کے مطابق تھی۔③

4 جھوٹ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ نفرت تھی۔④

5 " لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّكَانَ يَقُوْلُ ((اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا))⑤

رسول اللہ ﷺ کوئی اخلاق سے گری ہوئی بات زبان سے نہیں نکالتے تھے اور آپ ﷺ یہ فرمایا

---

① سورة آل عمران: ۱۵۹ ② سورة القلم۔ ③ صحيح مسلم۔
④ بيهقى۔ ⑤ متفق عليه۔

کرتے تھے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

6 ''عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا، وَكَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهٗ تَرِبَتْ يَمِيْنُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ''[1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فحش کلامی کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی لعنت ملامت کرنے والے تھے اور نہ ہی گالی دینے والے تھے اور آپ کسی کو ڈانٹ پلانے کے وقت صرف یہ کہا کرتے تھے کہ اسے کیا ہوا، اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ ایک روایت میں آیا ہے اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

7 ''كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُمْ خُلُقًا''[2]

رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سب لوگوں سے بڑھ کر حسین وجمیل اور آپ کا اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تھا

8 ''عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ ((اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً))''[3]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ آپ مشرکوں کے خلاف دعا کریں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے لعنت ملامت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

9 رسول اللہ ﷺ اچھا شگون لیتے اور بدشگونی نہیں کیا کرتے تھے اور آپ کو اچھا نام پسند تھا۔[4]

10 سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بات کرتے ہوئے میری طرف پوری طرح متوجہ ہوتے یہاں تک کہ میں نے اپنے بارے میں گمان کرلیا کہ میں سارے لوگوں سے بہتر ہوں۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! میں بہتر ہوں یا ابوبکر صدیق؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ۔'' سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! میں بہتر ہوں یا عمر رضی اللہ عنہ؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمر رضی اللہ عنہ۔'' سیدنا عمرو بن العاص نے پوچھا

[1] صحیح بخاری۔ [2] صحیح بخاری۔ [3] صحیح مسلم۔ [4] مسند امام احمد۔

یارسول اللہ ﷺ! میں بہتر ہوں یا عثمان رضی اللہ عنہ ؟ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جو بھی میں نے پوچھا آپ ﷺ نے مجھے سچ بتایا میرے دل نے چاہا کہ میں نے آپ سے نہ پوچھا ہوتا۔[1]

11 عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی وہ صفات بتائیں جو تورات میں مذکور ہیں، اس نے کہا ٹھیک ہے اللہ کی قسم آپ کے بعض اوصاف تورات میں مذکور ہیں مثلاً:

﴿ يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴾[2]

اے نبی ﷺ! ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے آپ ﷺ ان پڑھوں کو حوصلہ دینے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو میرا بندہ اور رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھ دیا، آپ بازاروں میں اخلاق سے گری ہوئی بات کرنے والے اور سختی کا رویہ اختیار کرنے والے نہیں، نہ ہی آپ برائی کا بدلہ برائی میں دینے والے ہیں لیکن آپ معاف کر دیتے اور درگزر کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس وقت تک آپ کی روح کو قبض نہیں کیا یہاں تک کہ آپ نے ٹیڑھوں کو سیدھا نہ کر دیا کہ وہ "لا الہ الا اللہ" کہنے لگے۔ اور اس کلمے سے لوگوں کی اندھی آنکھیں کھل گئیں اور بہرے کان سننے لگے اور دلوں کے پردے چاک ہو گئے۔[3]

12 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی دو معاملوں کے درمیان کسی معاملے کو اختیار کرنا ہوتا تو آسان معاملے کو اختیار کرتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔ اگر آسان معاملہ گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ اس سے دور ہو جاتے، رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی اپنا ذاتی انتقام نہیں لیا مگر آنکہ کہ اللہ کی حرمت پامال ہو رہی ہو اس سلسلے میں اللہ کی خاطر انتقام لیتے اور ارتکاب کرنے والے کو سزا دیتے۔[4]

---

① جامع ترمذی (علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے) ② سورۃ الاحزاب :٤٥

③ صحیح بخاری ④ متفق علیہ۔

13 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص، کسی عورت اور کسی غلام کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا اور نہ ہی کسی غلطی کرنے والے سے بدلہ لیا مگر آنکہ کہ کسی نے اللہ تعالیٰ کی حرمت کو پامال کیا ہو اس صورت میں آپ اللہ کے لیے بدلہ لیتے، یعنی اس پر اللہ کی حد نافذ کرتے۔ ①

14 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق سب لوگوں سے بہتر تھا۔ ایک دن آپ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا میں نے کہا اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا لیکن دل میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے، لہٰذا میں جاؤں گا۔ میں گھر سے نکلا تو بچے کھیل رہے تھے میں بھی ان کے ساتھ کھیلنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے آکر پیچھے سے میرے سر کے بال پکڑ لیے میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ننھے انس! جہاں جانے کا میں نے تجھے حکم دیا تھا آپ وہاں گئے تھے؟'' انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جاتا ہوں۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پورے نو سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی میرے علم میں نہیں آیا کہ اس دوران میں نے کوئی کام کیا ہو اور آپ نے مجھے فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں کیا ہے اور نہ ہی کبھی میرے کسی کام میں آپ نے کوئی عیب نکالا اور اللہ کی قسم نہ ہی اس دوران کبھی آپ نے مجھے اف تک کہا۔ ②

15 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر لیا اور اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے تو اس پر نظر پڑی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ثمامہ کیسے ہو؟ اس نے کہا خیریت سے ہوں اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو ایک خون والے کو قتل کریں گے اور اگر آپ مجھ پر احسان کریں گے تو ایک قدر دان پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال چاہتے ہیں جتنا آپ مانگیں آپ کو دے دیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ثمامہ کو چھوڑ دیا جائے۔'' ثمامہ گیا اس نے غسل کیا اور پھر مسجد میں داخل ہوا اور بآواز بلند کہا

---

① صحیح مسلم ② صحیح مسلم

أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور اس کے بعد یہ کہا یارسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! آج سے پہلے آپ کا چہرہ روئے زمین پر رہنے والوں کے چہروں سے سب سے زیادہ بُرا محسوس ہوتا تھا لیکن آج آپ کا چہرہ سب چہروں سے زیادہ پیارا لگتا ہے۔

آج سے پہلے آپ کا دین سب دینوں سے زیادہ بُرا لگتا تھا۔ اور آج آپ کا دین سب دینوں سے زیادہ پیارا لگتا ہے۔ آج سے پہلے آپ کا شہر سب شہروں سے زیادہ بُرا لگتا تھا اور آج آپ کا یہ شہر سب شہروں سے زیادہ پیارا لگتا ہے۔

جب ثمامہ مکہ معظّمہ آیا ایک شخص نے اس سے کہا تم بے دین ہو گئے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں نہیں میں نے تو اسلام قبول کیا ہے۔ [1]

---

(1) متفق علیه

۲۲ اَخلاق کے بارے میں احادیث

حسن اخلاق ایک ایسی صفت ہے کہ قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں سب سے زیادہ وزن حسن اخلاق کا ہوگا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے۔

1 ''قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا))①

رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا اخلاق سب سے بہتر ہے۔

2 ((اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا))②

تم میں سب سے زیادہ مجھے وہ محبوب ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہے۔

3 ((اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ اَخْلَاقًا وَّخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآءِ هِمْ خُلُقًا))③

مؤمنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہے تم میں بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر اخلاق کے ساتھ پیش آتے ہیں۔

4 ((اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَاِنَّ خُلُقَ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ))④

ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔

5 ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ)) ⑤

بلاشبہ مؤمن اپنے حسن اخلاق کی بدولت روزے دار اور عبادت گزار کا درجہ پالیتا ہے۔

6 ((اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ اَخْلَاقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ))⑥

سب مؤمنوں سے بڑھ کر کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہو اور وہ اپنے اہل خانہ سے سب سے زیادہ نرم رویے سے پیش آئے۔

7 ((مَا مِنْ شَيْءٍ اَثْقَلَ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَاِنَّ

① صحیح بخاری۔ ② صحیح بخاری۔ ③ جامع ترمذی (یہ حدیث حسن صحیح ہے)
④ سنن ابن ماجہ (یہ روایت حسن ہے)۔ ⑤ سنن ابو داود (یہ حدیث صحیح ہے۔) ⑥ جامع ترمذی (یہ حدیث حسن ہے)

اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ))[1]

قیامت کے دن مومن کے ترازو میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ بھاری نہیں ہوگی بلا شبہ اللہ تعالیٰ بیہودہ گوئی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

8 ((اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا وَّاِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَلثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَیْهِقُوْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُتَفَیْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ))[2]

قیامت کے دن تم میں سب سے زیادہ مجھے محبوب اور مجلس کے اعتبار سے میرے قریب وہ ہوگا جس کا اخلاق سب سے اچھا ہوگا اور قیامت کے دن تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور مجلس کے اعتبار سے دور وہ ہوں گے جو زیادہ باتونی ہوں گے اور جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے دوسروں کو نصیحت کرنے والے ہوں گے۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ متفیہقون سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس سے مراد متکبر لوگ ہیں۔''

9 اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ "[3]

حسن اخلاق نیکی ہے۔

10 ((اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))[4]

تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرو، برائی کے پیچھے نیکی کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ حسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

11 ((اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ))[5]

بلاشبہ مجھے اس لیے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اخلاق کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دوں۔

---

① جامع ترمذی (یہ حدیث حسن صحیح ہے) ② جامع ترمذی۔ ③ صحیح مسلم۔

④ جامع ترمذی (یہ حدیث حسن ہے) ⑤ امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے اسکی موافقت کی ہے۔

12 ((اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يُحَرَّمُ عَلَى النَّارِ أَوْبِمَنْ تُحَرَّمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ))①

کیا میں تمہیں وہ شخص بتاؤں جو جہنم پر حرام اور جہنم کی آگ اس پر حرام ہے ہر وہ انسان جو نرم مزاج اور نرم خو ہے۔

13 ((أَحَبُّ عِبَادِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا))②

اللہ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہے۔

14 ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا اَلْمَطُوْنَ أَكْنَافًا الَّذِيْنَ يَأْلِفُوْنَ وَيُؤْلَفُوْنَ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلِفُ وَلَا يُؤْلَفُ))③

مؤمنوں میں کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق سب سے بہتر ہے اور وہ لوگ بہتر ہیں جو دوسروں سے الفت کرنے والے ہیں اور ان سے لوگ الفت کرتے ہیں اس شخص میں کوئی بہتری نہیں جو کسی سے الفت سے پیش نہیں آتا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی الفت سے پیش آتا ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

15 " سُئِلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ :((فَقَالَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ))④

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا زیادہ تر کون سا عمل لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا ڈر اور حسن اخلاق۔

16 "وَقَالَ ﷺ ((اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ))⑤

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن صاف طبیعت شریف ہوتا ہے اور فاجر فریبی اور کمینہ ہوتا ہے۔

17 ((فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْآنِفِ حَيْثُمَا قِيْدَ إِنْقَادَ))⑥

---

① احمد، ترمذی۔ ② رواه الحاکم۔ ③ طبرانی۔
④ جامع ترمذی۔ ⑤ مسنداحمد۔ ⑥ سنن ابن ماجہ۔

مؤمن اس نکیل ڈالے ہوئے اونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے ہانکا جائے تو چلنے لگتا ہے (بٹھایا جائے تو وہ بیٹھ جاتا ہے۔)

18 ((اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ))①

وہ مؤمن جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے اس مؤمن سے بہتر ہے جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر نہیں رہتا اور نہ ہی ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے۔

19 " اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ ؟ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ((خِیَارُکُمْ اَطْوَلُکُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا))②

کیا میں تمہیں تم سے بہتر انسان کے بارے میں نہ بتاؤں صحابہ کرام نے کہا کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں بہتر وہ ہیں جن کی عمریں لمبی ہوں اور ان کے اخلاق اچھے ہوں۔“

20 ((اَرْبَعٌ اِنْ کُنَّ فِیْکَ فَلَا عَلَیْکَ مَا فَاتَکَ مِنَ الدُّنْیَا حِفْظُ اَمَانَةٍ صِدْقُ حَدِیْثٍ وَحُسْنِ خَلِیْقَةٍ وَعِفَّةُ طُهْرٍ))③

چار عادتیں اگر تجھ میں ہوں تو پھر دنیا کی کوئی اور چیز تیرے ہاتھ نہ بھی آئے تو تیرے لیے کوئی حرج کی بات نہیں۔

۱۔ گفتگو کی صداقت۔ ۲۔ امانت کی حفاظت۔

۳۔ حسن اخلاق۔ ۴۔ پاکیزگی وطہارت۔

21 ((اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَبْعَثْنِیْ مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا وَلٰکِنْ بَعَثَنِیْ مُعَلِّمًا وَّمُیَسِّرًا))④

بلاشبہ اللہ نے مجھے مشکل میں ڈالنے والا اور تکلیف میں مبتلا کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ مجھے معلم اور آسانیاں بانٹنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

22 ((اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا وَبِبَیْتٍ

---

① مسند امام احمد۔ ② مسند امام احمد۔ ③ مسند امام احمد۔ ④ صحیح مسلم۔

فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَا مَازِحًا وَ بِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ))[1]

جو جھگڑا کرنا چھوڑ دے اسے میں جنت کے نشیبی حصے کی ضمانت دیتا ہوں، خواہ وہ حق پر ہی ہو۔ اور اسے جنت کے درمیانی حصے کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے، خواہ وہ مذاق کے لیے ہی ہو۔ اور اسے جنت کے بالائی حصے کی ضمانت دیتا ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔

۲۲ اخلاق کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی دعائیں

1 ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَ سَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ))[2]

''الٰہی! مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق اختیار کرنے کی راہنمائی کر۔ اچھے اعمال و اخلاق کی طرف راہنمائی تیرے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ الٰہی مجھے میرے اعمال اور بُرے اخلاق اختیار کرنے سے بچائے رکھنا بُرے اعمال اور بُرے اَخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا۔''

2 ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ))[3]

''الٰہی! میں تیری پناہ میں آتا ہوں بُرے اخلاق، بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے۔''

3 ((اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا))[4]

''الٰہی! ہمارے دلوں میں الفت پیدا فرما اور ہماری اصلاح فرما۔''

4 ((اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكٰوةً وَأَجْرًا))[5]

''الٰہی! میں ایک انسان ہوں جس مسلمان کو بھی میں نے کبھی بُرا بھلا کہا ہو تو وہ اس کے لیے

---

① سنن ابو داؤد۔ ② سنن نسائی۔ ③ جامع ترمذی۔
④ صحیح بخاری۔ ⑤ صحیح مسلم۔

پاکیزگی کا سبب اور اجر وثواب بنا دینا۔''

5 ((اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ بِهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ))[1]

''الٰہی! جو میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنا اور اس نے ان پر سختی کی تو بھی اس پر سختی کر دے اور جو میری امت کے کسی معاملے کا ذمے دار بنا اور اس نے ان پر نرمی کی تو بھی اس کے ساتھ نرمی کر دے۔''

6 ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ))[2]

الٰہی میں اس علم سے تیرے حضور پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے۔

7 ((اَللّٰهُمَّ كَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ))[3]

''الٰہی! (جس طرح) تو نے مجھے حسین وجمیل تخلیق کیا اسی طرح میرے اخلاق میں حسن پیدا کر دے۔'' (علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔)

۞۞۞

---

① صحیح مسلم۔ ② صحیح مسلم۔ ③ مسند امام احمد

۲۴ لڑائی کے وقت درگزر کرنا

لڑائی یا جھگڑے کے وقت درگزر کرنے کو شریعت نے عزم الامور کے نام سے موسوم کیا ہے اور یہ بہت ہی عمدہ صفات سے ہے۔

1 عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَابَكْرٍ وَالنَّبِیُّ ﷺ جَالِسٌ یَتَعَجَّبُ وَیَبْتَسِمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ فَغَضِبَ النَّبِیُّ ﷺ وَقَامَ فَلَحِقَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَشْتُمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ ، فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ !

قَالَ الرَّسُوْلُ ﷺ: كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ یَرُدُّ عَلَیْهِ ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَیْهِ وَقَعَ الشَّیْطَانُ (اَیْ حَضَرَ) یَا اَبَابَكْرٍ : ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ :مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ، فَیُغْضِیْ عَنْهَا لِلّٰهِ ، اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهَ بِهَا نَصْرَهٗ ، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ یُرِیْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً ①

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تعجب کرتے ہیں اور مسکراتے ہیں جب اس نے زیادہ زبان درازی کی تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور اٹھ کھڑے ہوئے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ملے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ وہ مجھے گالی دیتا تھا اور آپ بیٹھے رہے جب میں نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے ساتھ ایک فرشتہ اس کی باتوں کا جواب دے رہا تھا جب تو نے جواب دیا تو شیطان آ گیا اے ابوبکر تین چیزیں برحق ہیں کسی شخص پر اگر ظلم کیا گیا اور وہ اس سے اللہ کے لئے چشم پوشی اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے اور اس کی مدد کرتا ہے جو کوئی سوال کا دروازہ کھولے اللہ تعالیٰ اس کی کمی میں اضافہ کر دیتا ہے

① رواه احمد وحسنه الالبانی فی المشكوة رقم :۵۱۰۲

2 "قَالَ ﷺ ((اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئْ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ)) [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو گالم گلوچ کرنے والوں نے جو کچھ بھی کیا اس کا وبال آغاز کرنے والے پر ہوگا بشرطیکہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔''

مفهوم الحديث

اس حدیث سے یہ جواز ملتا ہے کہ جس انسان کو گالی گلوچ کے ذریعے اذیت دی جا رہی ہے اگر وہ اسی دائرے میں رہتے ہوئے گالی دینے والے کو اسی کی زبان میں جواب دے دے تو جائز ہے کیونکہ جواب دینے والے نے جو کہا اس کا سبب ابتدا کرنے والا بنا ہے، لہٰذا اسے اگر اسی کے انداز میں جواب دیا جائے تو جائز ہے، البتہ اگر جواب دینے والا زیادتی کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ [2]

برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے، پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

اگر کسی کی گالی کے جواب میں خاموشی اختیار کی جائے اور صبر کا مظاہرہ کیا جائے تو یہ افضل ہے۔ جس طرح کہ پہلے حدیث میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکور ہے۔

قَالَ ﷺ ((اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ اَلْاَلَدُّ الْخَصِمُ)) [3]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو مردوں میں سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔''

❁❁❁

---

[1] صحيح مسلم۔ [2] سورة الشورىٰ ٤٠۔ [3] متفق عليه۔

۲۵ رسول اللہ ﷺ کی انکساری

رسول اللہ ﷺ عاجزی وانکساری کا مجسمہ تھے، آپ نے اس باب میں عمدہ مثالیں قائم کی ہیں۔

1 ﴿ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴾ ①

''اور ایمان لانے والوں کی طرف جھکو۔''

2 انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر حسن اخلاق سے آراستہ تھے۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا اس کا نام ابوعمیر تھا اس کا دودھ چھڑایا ہوا تھا۔ اس کی ایک چڑیا تھی جس کے ساتھ اکثر وبیشتر وہ کھیلا کرتا تھا اس چڑیا کا نام نُغَیر تھا رسول اللہ ﷺ جب بھی ہمارے گھر تشریف لاتے تو آپ ﷺ فرماتے ''ابوعمیر! تیری چڑیا نے کیا کیا؟''

3 اسود بن یزید النخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ''اپنے اہل خانہ کے گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹایا کرتے تھے جب نماز کا وقت ہو جاتا تو وضو کرتے اور نماز کے لیے روانہ ہو جاتے۔'' ②

4 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مزاج میں اتنی تواضع اور انکساری تھی کہ کنیز بھی اگر اپنے کسی ذاتی کام کے لیے کہتی تو آپ اس کا کام نپٹانے کے لیے چل پڑتے۔ ③

5 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی زیادہ محبوب نہیں تھا۔ لیکن جب وہ آپ کو دیکھتے تو آپ کے لیے کھڑے نہیں ہوتے تھے اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اس کو پسند نہیں کرتے کہ کسی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہوا جائے۔ ④

6 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اتنی بڑھا چڑھا کر تعریف نہ کرو جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی تعریف کی میں تو ایک بندہ ہوں تم مجھے عبداللہ اور اس کا رسول کہو۔ ⑤

---

① سورۃ الحجر :۸۸۔ ② متفق علیہ۔ ③ صحیح بخاری۔ ④ ایضاً ⑤ جامع ترمذی۔

7 رسول اللہ ﷺ انصار مدینہ کی ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے ان کے بچوں کو سلام کہتے اوران کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے۔ ①

8 رسول اللہ ﷺ سے جب کچھ مانگا گیا تو آپ نے وہ چیز دے دی یا خاموشی اختیار کی۔ ②

9 رسول اللہ ﷺ کمزور مسلمانوں کے پاس تشریف لاتے ان سے ملاقات کرتے ان کے بیماروں کی تیمارداری کرتے اوران کے جنازوں میں شریک ہوتے۔ ③

10 رسول اللہ ﷺ چلنے میں پیچھے رہتے کمزور کو سہارا دے کر چلاتے۔سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیتے اور کمزوروں کے حق میں دعا کرتے۔ ④

11 رسول اللہ ﷺ کثرت سے ذکرِ الٰہی کرتے،کوئی فضول بات نہ کرتے۔کثرت سے نماز پڑھتے مختصر خطبہ دیتے۔رسول اللہ ﷺ کسی کو ناپسند نہیں کرتے تھے اور نہ کسی بیوہ اور مسکین یا کسی غلام کے ساتھ چلنے میں تکبر کا اظہار کرتے۔یہاں تک کہ آپ اس کا کام پورا کردیتے۔ ⑤

12 رسول اللہ ﷺ زمین پر بیٹھتے تھے زمین پر بیٹھ کر کھاتے تھے بکری وغیرہ کو خود باندھ دیا کرتے تھے۔غلام کی دعوت قبول کرتے اگرچہ وہ جو کی روٹی ہو۔ ⑥

13 رسول اللہ ﷺ کی آمد پر لوگوں کو دھکیلا نہیں جاتا تھا اور نہ ہی انہیں مارا جاتا تھا۔ ⑦

14 رسول اللہ ﷺ خوشبو کا تحفہ مسترد نہیں کیا کرتے تھے۔ ⑧

15 رسول اللہ ﷺ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کو لاڈ پیار سے زوینب کہہ کر پکارتے تھے۔ ⑨ یہ حدیث صحیح ہے۔

16 جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس پیدل چلتے ہوئے آتے۔ ⑩

---

① صحیح بخاری۔ ② سنن نسائی۔ ③ مستدرك حاكم۔ ④ مسند ابو یعلی۔
⑤ سنن ابو داؤد۔ ⑥ سنن نسائی۔ ⑦ طبرانی۔ ⑧ طبرانی۔
⑨ صحیح بخاری۔ ⑩ صحیح بخاری۔

17 سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے وہ کھیل رہے تھے آپ نے انہیں سلام کہا۔ ①

18 ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا سی لیا کرتے تھے۔ اپنا کپڑا بھی سی لیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کام اس طرح کرتے جس طرح تم میں سے کوئی ایک اپنے گھر میں کام کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے لیکن انسانوں میں سب سے بہتر تھے۔ آپ اپنا کپڑا دھو لیتے اپنی بکری کا دودھ دوھ لیتے اور اپنا کام خود کر لیتے۔ ② (علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔)

19 سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی جبکہ میری عمر آٹھ برس تھی۔ اگر کوئی چیز میرے ہاتھ سے گر کر ضائع ہو جاتی تو آپ نے مجھے کبھی ڈانٹا نہیں۔ اگر اہل خانہ میں سے کسی نے مجھے ڈانٹ پلائی تو آپ نے فرمایا: ''چھوڑیے جو ہونا تھا ہو گیا۔'' ③

---

① صحیح مسلم۔ ② جامع ترمذی۔ ③ بیہقی۔

٢٦ انکساری کے بارے میں احادیث

1 قَالَ ﷺ((اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخِرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ)) ①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ تم انکساری اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر زیادتی کرے۔''

2 وَقَالَ ﷺ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)) ②

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ مال کو کم نہیں کرتا درگزر کر دینے کی بنا پر اللہ تعالیٰ اس بندے کی عزت میں اضافہ کر دیتا ہے اور جس کسی نے اللہ کی رضا کی خاطر انکساری اختیار کی اللہ تعالیٰ نے اسے سربلندی عطا کی۔''

3 وَقَالَ ﷺ ((لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ اَوْ ذِرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ)) ③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے پائے یا دستی کی دعوت دی جائے تو میں قبول کرلوں گا اگر مجھے دستی یا پایا بطور تحفہ دیا جائے تو میں قبول کرلوں گا۔''

4 وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ اَوْلَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهٗ (جَمَلٌ) فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهٗ فَقَالَ الرَّسُوْلُ ﷺ((حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ)) ④

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک عضباء نامی اونٹنی تھی جو کسی کو

① صحیح مسلم۔ ② صحیح مسلم۔ ③ صحیح بخاری۔ ④ صحیح بخاری۔

آگے نہ گزرنے دیتی تھی۔ ایک بدوی شخص اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور وہ آپ کی اونٹنی سے آگے بڑھ گیا۔ مسلمانوں کو یہ صورت حال بڑی ناگوار محسوس ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پہچان لیا اور فرمایا: ”دنیا میں جو چیز بلند ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسے نیچا کر دیتے ہیں۔“

۞۞۞

۲۷ تکبر کرنے والوں کا انجام

تکبر کرنا بہت بڑا گناہ ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے سے تکبر کرنا قطعاً گوارہ نہیں کرتا۔

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا﴾ ①

زمین پر اکڑ کر نہ چلو۔ تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔ ان امور میں سے ہر ایک کا بُرا پہلو آپ کے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔

2 اللہ تعالیٰ نے سیدنا لقمان علیہ السلام کی نصیحتوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ﴾ ②

اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر۔ نہ زمین میں اکڑ کر چل۔ اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔ اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو اور اپنی آواز ذرا پست رکھ۔ سب آوازوں سے زیادہ بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔

3 وَقَالَ ﷺ ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلْعِزُّ اِزَارِيْ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ شَيْئًا مِنْهُمَا عَذَّبْتُهٗ)) ③

---

① سورۃ الاسریٰ۔ ② سورۃ لقمان۔ ③ صحیح مسلم۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عزت میرا تہبند اور کبریائی میری چادر ہے جس نے مجھ سے ان دونوں میں سے کسی چیز کو چھینا میں اسے عذاب میں مبتلا کر دوں گا۔''

اللہ تعالیٰ اپنی عزت اور کبرائی میں یکتا اور لاشریک ہے۔

4 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا جس کے دل میں ذرا برابر بھی تکبر ہو گا۔'' ایک شخص نے کہا کوئی آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو۔ اس کا جوتا اچھا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ حسین و جمیل ہے اور وہ حسن و جمال کو پسند کرتا ہے تکبر تو حق کو مسترد کرنے اور لوگوں کے حقیر جاننے کو کہتے ہیں۔''

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرا برابر بھی ایمان ہو۔ اور وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرا برابر تکبر ہو۔''[1]

مفہوم الحدیث

بطر الحق : حق کو مسترد کرنا۔

غمط الناس: لوگوں کو حقیر جاننا۔

۲ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں درجہ ذیل حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِيْ كِبْرٍ))

وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرا برابر تکبر ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے مرحلے میں ایسے شخص کو متقی مؤمنوں کے ہمراہ جنت میں داخل نہیں کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھے گا یا اس کا بدلہ دے دے گا یا اسے معاف کر دے گا۔

۳ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا:

((لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ))

جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ اس

---

[1] صحیح مسلم۔

کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہیں ڈالے گا۔

۴۔ وَقَالَ ﷺ ((يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهُ (بُوْلَسُ) تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ)) ①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن متکبرین کو چیونٹیوں کی مانند آدمیوں کی شکل میں اُٹھایا جائے گا۔ ہر طرف سے ذلت ورسوائی ان کو ڈھانپے ہوئے ہوگی۔ انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا جس قید خانے کا نام ''بولس'' ہے۔ ان پر آگ کے شعلے غالب آ رہے ہوں گے اور انہیں جہنمیوں کے زخموں کی پیپ پلائی جائے گی۔''

۵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے تکبر اور اپنے آباؤ اجداد پر فخر کرنے کو ختم کر دیا ہے۔ مؤمن متقی ہے اور فاجر بد بخت ہے لوگ آدم کے بیٹے ہیں اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔''② یہ حدیث حسن ہے۔

۶ وَقَالَ ﷺ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ يَخْتَالُ فِيْ مَشْيَتِهِ اِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)) ③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درآنکہ ایک شخص جبہ پہنے چلا جا رہا ہے۔ وہ خود پسندی کا انداز اپنائے ہوئے، سر پر کنگھی کیے ہوئے، اکڑتا ہوا چلا جا رہا ہے، اچانک اللہ اسے زمین میں دھنسا دیتا ہے اور وہ زمین میں قیامت کے دن تک دھنستا چلا جائے گا۔''

---

① جامع ترمذی۔ ② جامع ترمذی۔ ③ متفق علیہ۔

۲۸ نبی کریم ﷺ کی بردباری

بردباری، تحمل اور حلم بہت ہی عظیم صفات ہیں جو اللہ تعالیٰ صرف اپنے برگزیدہ بندوں کو ہی عطا فرماتا ہے۔

1۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ ①

''اے نبی! (ﷺ) درگزر کا طریقہ اختیار کرو معروف کا حکم دو اور جاہلوں سے گریز کرو۔''

2 عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى رَاَيْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ! مُرْلِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ ②

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ پیدل چل رہا تھا آپ نے موٹی بنتی والی نجرانی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ ایک بدوی شخص نے آپ ﷺ کے پاس جا کر آپ کی چادر کو زوردار جھٹکے سے کھینچا میں نے رسول اللہ ﷺ کے کندھے کے پہلو کی طرف دیکھا کہ اس پر بدوی کے زور سے چادر کو کھینچنے کی وجہ سے نشان پڑ گیا تھا اس بدوی نے کہا اے محمد! ﷺ تیرے پاس اللہ تعالیٰ کا جو مال ہے اس میں سے کچھ مجھے عطا کرنے کا حکم دیجیے رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس پڑے اور اسے مال عطا کرنے کا حکم دے دیا۔

(سبحان اللہ کیا کہنے آپ ﷺ کی بردباری کے۔)

3 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِالْقَيْسِ ((اِنَّ

---

① سورۃ الاعراف۔ ② متفق علیہ۔

فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ)) ①

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا: ''تجھ میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ پسند کرتا ہے بردباری اور خودداری۔''

4 نبی کریم ﷺ ایک درخت کے سائے تلے فروکش ہوئے اور اپنی تلوار لٹکا کر سو گئے۔ آپ کے پاس ایک آدمی آیا۔ آپ اسے جانتے نہیں تھے آپ ﷺ بیدار ہوئے تو وہ آپ کے پاس تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے میری تلوار کو پکڑا نیام سے باہر نکالا اور کہا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا ''اللہ'' اس نے تلوار کو نیام میں ڈال دیا وہ وہاں بیٹھ گیا پھر نبی کریم ﷺ نے اسے کچھ نہ کہا۔ ②

سبحان اللہ! قربان جائیں آپ کے اخلاقِ حسنہ کے۔

۲۹۔ غصہ اور اس کا علاج

غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے ایسے موقع پر کیا کرنا چاہیے شریعت نے اس کا بہت ہی مناسب حل بیان فرمایا ہے۔

1 اللہ تعالیٰ کا ارشاد عالی ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ﴾ ③

جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آ جائے تو درگزر کر جاتے ہیں۔

2 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعٰفِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ ④

① صحیح مسلم۔ ② متفق علیه۔ ③ سورة الشوریٰ۔ ④ آل عمران۔

جولوگ خوش حالی اور تنگ دستی میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

3 وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی سے اپنا ذاتی انتقام نہیں لیا ہاں اگر اللہ کی کسی حرمت کو پامال کیا گیا تو آپ نے اللہ کی خاطر اس سے انتقام لیا، یعنی اس پر حد نافذ کی۔

4 وَقَالَ ﷺ ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ اَنْ يُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ)) [2]

”جس شخص نے غصہ پی لیا، حالانکہ وہ قادر ہے کہ اسے نافذ کر دے، یعنی مدمقابل پر غصہ نکال لے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سب لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جونسی وہ حور اپنے لیے منتخب کرنا چاہتا ہے کرے۔“

5 وَقَالَ ﷺ ((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ)) [3]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ لے دراصل پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو پالے۔“

6 جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَوْصِنِيْ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّيْ اَحْفَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَغْضَبْ)) [4]

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: مجھے وصیت کیجیے اور مجھے زیادہ لمبی بات نہ بتائیں شاید کہ میں اسے زبانی یاد کرلوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غصہ نہ کیا کر۔“

---

① متفق علیہ۔ ② جامع ترمذی وسنن ابو داؤد۔ ③ متفق علیہ۔ ④ صحیح البخاری۔

7 وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اِسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضِبًا قَدْ اِحْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْقَالَهَا لَذَهَبَ عِنْدَ مَا يَجِدُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) فَقَالُوا لِلرَّجُلِ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ ﷺ؟ اَلرَّجُلُ الْغَاضِبُ: اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ ①

سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمی آپس میں ایک دوسرے کو گالم گلوچ کرنے لگے۔ ایک اپنے ساتھی کو غصے سے گالی دینے لگا اور اس کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے اور وہ کلمہ یہ ہے: '' أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ '' میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس شخص سے کہا کیا تم سن نہیں رہے جو نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں؟ غصہ کرنے والے شخص نے کہا میں کوئی دیوانہ نہیں ہوں۔

8 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے قرآن مجید کی درج ذیل آیت پڑھی:

﴿ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴾ ②

''تم برائی کو اس نیکی کے ذریعے دفع کرو جو بہترین ہو تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی دشمنی پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے۔''

مندرجہ بالا آیت پڑھنے کے بعد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

'' اَلصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ ''

غصے کے وقت صبر کرنا

وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ

---

① متفق علیہ۔ ② سورۃ فصلت۔

اور کسی کے برے سلوک کے وقت اسے معاف کر دینا۔ جب لوگ اس طرح کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرتا ہے اور ان کے لیے ان کے دشمن کو پسپا کر دیتا ہے، پھر وہ اس طرح ہو جاتا ہے، جیسے اس کا گہرا دوست ہو۔ ①

9 وَقَالَ ﷺ ((اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَآءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ)) ②

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غصہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ جب تم میں سے کسی ایک کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔''

10 وقال ﷺ ((اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ)) ③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اگر وہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اگر غصہ ختم ہو جائے (تو ٹھیک ہے) وگرنہ پھر لیٹ جائے۔''

---

① صحیح بخاری تعلیقًا۔ ② سنن ابو داؤد (علامہ ارناؤوط نے اپنی کتاب شرح السنہ میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)
③ حوالہ سابقہ

۳۰ رسول اللہ ﷺ کے معجزات

معجزات خلافِ عادت واقعات کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لیے نبی کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے معجزے کا صادر ہونا یہ نبی کے اختیار میں نہیں ہوتا بلکہ یہ اللہ کے اختیار میں ہوتا ہے۔

1 عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّ نُعِدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تُعِدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَآءُ

اَلرَّسُوْلُ ﷺ: اُطْلُبُوْا لِيْ فَضْلَةً مِنْ مَآءٍ

اَلصَّحَابَةُ يَجِيْئُوْنَ بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَآءٌ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُ الرَّسُوْلُ ﷺ يَدَهٗ فِي الْإِنَاءِ

اَلرَّسُوْلُ ﷺ حَيَّ عَلَى الطُّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ

اِبْنُ مَسْعُوْدٍ: لَقَدْ رَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَقَدْ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ ①

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم معجزات کو برکت شمار کرتے تھے اور تم ان معجزات کو ڈرانے کی چیز شمار کرتے ہو۔

ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ ساتھ تھے پانی کی کمی ہوگئی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے تھوڑا سا بچا ہوا پانی لاؤ۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسا برتن تلاش کرنے لگے جس میں تھوڑا سا پانی ہو۔

رسول اللہ ﷺ اس پانی میں ایک ہاتھ داخل کر دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب پاکیزہ اور بابرکت پانی لینے کے لیے آؤ۔ یہ برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے

---

① صحیح بخاری۔

درمیان سے پھوٹ رہا ہے ہم کھانے کی تسبیح بھی سنا کرتے تھے جبکہ اسے کھایا جاتا تھا۔

2 عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک سفر پر روانہ ہوئے انہیں دورانِ سفر شدید پیاس لگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام میں سے دو آدمیوں کو بھیجا میرا خیال ہے کہ وہ دو آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: ''تم فلاں جگہ پر ایک عورت کو پاؤ گے اس کے پاس اونٹ ہے جس پر دو پانی کے چمڑے والے مٹکے لدے ہوئے ہوں گے۔ اسے میرے پاس بلا لاؤ۔

دونوں صحابی عورت کے پاس آتے ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ عورت دو مٹکوں کے درمیان اونٹ پر سوار ہے۔ دونوں نے عورت سے کہا کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں۔ اس نے کہا: کون رسول اللہ وہ جس نے اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا ہے دونوں نے کہا: وہ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی ہے آپ حکم دیتے ہیں کہ اس عورت کے دونوں مٹکے لے لیے جائیں ان دونوں مٹکوں کا پانی ایک برتن میں ڈالا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی پر جو اللہ نے چاہا وہ پڑھا، پھر دوبارہ اس پانی کو مٹکوں میں ڈال دیا گیا، پھر آپ نے حکم دیا کہ ان دونوں مٹکوں کے منہ کھول دیے جائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے برتن بھر لیں۔ کوئی برتن یا مشکیزہ باقی نہ رہا سب میں پانی بھر لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے ہیں کہ عورت کا کپڑا زمین پر بچھایا جائے، پھر آپ اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ اپنا تھوڑا تھوڑا سامان اس کپڑے میں ڈالیں عورت کا کپڑا بھر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے کہا یہ لے جائیے ہم نے آپ کے پانی سے کچھ نہیں لیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانی پلا دیا وہ عورت زادِ راہ اور دونوں پانی کے مٹکے لے کر اپنے گھر آتی ہے۔ اس عورت نے اپنے اہل خانہ سے کہا میں تمہارے پاس ایسے شخص کے پاس سے آرہی ہوں جو سب لوگوں سے بڑھ کر جادوگر ہے یا وہ اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہے۔ اس عورت کی بات سن کر اس محلے کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سب کے سب مسلمان ہو گئے۔[1]

(1) متفق علیہ۔

فوائد الحدیث

۱۔ رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پانی کو پھوٹتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ اپنی امت کے لوگوں کو توحید کی طرف توجہ دلائی جائے آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ تصور دیا کہ یہ اللہ کی طرف سے برکت کا نزول ہے۔ یہ اللہ وحدہ لا شریک کی طرف سے برکت ہے جس نے اس معجزے کو پیدا کیا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کبھی کبھار کسی مصلحت کے پیشِ نظر اپنے رسول مقبول ﷺ کو بعض چھپی چیزوں سے آگاہ کر دیتا جس طرح اس بات سے آگاہ کر دیا فلاں جگہ پر ایک عورت پانی لے کر جا رہی ہے۔

۳۔ مشرکین کا یہ وطیرہ تھا کہ جو اسلام قبول کر لیتا اس کو وہ صابی کہتے کہ اس نے اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا ہے۔ لوگ اسے اپنے دین کی طرف پھیرنے کی کوشش کرتے اس کی مذمت کرتے۔ آج ہمارے دور میں یہ صورتِ حال ہے کہ جو شخص توحید کی دعوت دے ایک اللہ سے مانگنے کا حکم دے اور غیر اللہ سے مانگنے سے روکے۔ لوگ اسے وہابی کہنے لگتے ہیں ان کی نظر میں وہابی بھی صابی کی مانند ہوتا ہے، حالانکہ معنوی اعتبار وہابی کی نسبت وہاب کی طرف اور یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں ایک نام ہے۔

۴۔ اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ احسان کا بدلہ دینا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اس عورت کو اچھا بدلہ دینا چاہیے جس نے انہیں تھوڑا سا پانی مہیا کیا۔ اس کا کپڑا ازادِ راہ سے بھر گیا اور اسے اس کا پانی بھی واپس لوٹا دیا اس کی کسی چیز میں کمی نہ آنے دی۔ اور آپ نے اسے یہ کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پانی پلایا ہے۔

۵۔ وہ عورت رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حسن اخلاق اور عمدہ حسن سلوک کو دیکھ کر حد درجہ متاثر ہوئی اور اپنی قوم سے جا کر کہا کہ وہ واقعی سچے رسول ہیں اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کا خاندان اور دیگر لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

۶۔ توحید کی اس لگن اور اخلاقِ حسنہ کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کی اور کرۂ ارض پر اسلام پھیلا اور جس دن سے مسلمانوں نے توحید باری تعالیٰ اور عمدہ اخلاق چھوڑے۔ ذلیل و خوار ہو گئے جب تک یہ توحید اور اخلاق حسنہ کی طرف رجوع نہیں کریں گے یہ اسی طرح ذلیل و خوار ہوتے رہیں گے ان کو عزت و سرفرازی اسی صورت میں مل سکتی ہے کہ یہ توحید کی طرف رجوع کریں اور اخلاق حسنہ سے آراستہ ہوں اللہ تعالیٰ نے بھی یہ ارشاد فرمایا ہے۔

﴿ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴾[1]

اور اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے گا، یقیناً اللہ طاقتور اور غالب ہے۔

---

[1] سورۃ الحج۔

۳۱ نبی کریم ﷺ کا صبر

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۝ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ ۝﴾[1]

(اے نبی! ﷺ) صبر سے کام کیے جاؤ اور تمہارا یہ صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔ ان لوگوں کی حرکات پر رنج نہ کرو اور نہ ان کی چالبازیوں پر تنگ دل ہو یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقوٰی اختیار کرتے ہیں اور احسان کرنے والے ہیں

2 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا آپ پر غزوہ اُحد سے بھی سخت دن آیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طائف میں جب میں ابن یالیل بن عبد کلال کو دعوت دینے کے لیے گیا انہوں نے مجھ پر احد کے دن سے زیادہ سختی کی انہوں نے میری دعوت کو قبول نہیں کیا۔ زخموں کی وجہ سے مجھ پر غنودگی طاری ہوگئی میں طائف اور مکہ کے درمیان واقع قرن الثعالب جگہ پر تھا جہاں مجھے ہوش آئی۔ میں نے آسمان کی طرف اپنا سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل مجھ پر سایہ فگن ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو جبرئیل علیہ السلام دکھائی دیے۔ جبرئیل علیہ السلام باآواز بلند کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے وہ سب کچھ سن لیا ہے جو آپ کی قوم نے آپ کو کہا ہے اور وہ سب کچھ دیکھ لیا ہے جو سلوک اس نے آپ کے ساتھ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ اپنی منشا کے مطابق اسے حکم دیں۔

اتنے میں پہاڑوں کا فرشتہ رسول اللہ ﷺ کو سلام کرتا ہے اور یہ عرض کرتا ہے اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے وہ باتیں سن لی ہیں جو آپ کی قوم نے آپ کو کہیں ہیں۔ میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں۔ آپ کے رب نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے آپ مجھے حکم دیں اگر آپ کہیں تو میں مکہ کے دو پہاڑوں کو آپس میں ملا کر ان لوگوں کا کچومر نکال کر رکھ دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] سورة النحل ـ

((بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا))[1]

بلکہ میں تو یہ چاہتا اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگوں کو پیدا کر دے جو ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

3 وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَسْمًا رَجُلٌ يَقُوْلُ: مَا اُرِيْدَ بِهٰذَا وَجْهَ اللّٰهِ ، اِبْنِ مَسْعُوْدٍ يَذْكُرُ كَلَامَ الرَّجُلِ لِلرَّسُوْلِ ﷺ فَيَتَمَعَّرُ وَجْهُهٗ ، اَلرَّسُوْلُ ﷺ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِیَ بِمَا هُوَ اَشَدُّ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ [2]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کچھ مال تقسیم کر کے دیا وہ شخص کہنے لگا اس تقسیم سے اللہ کی رضا کا ارادہ نہیں کیا گیا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ یہ شخص اس ارادے کا اظہار کر رہا ہے یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

4 اَلرَّسُوْلُ ﷺ فِیْ غَزْوَةِ اُحُدٍ تُكْسَرُ رُبَاعِيَتُهٗ وَيُشَجُّ فِیْ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ الرَّسُوْلُ ﷺ : كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوْا رُبَاعِيَتَهٗ وَيَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ﴾ [3]

جنگ اُحد کے دوران رسول اللہ ﷺ کا رباعی دانت شہید کر دیا گیا اور آپ کا سر مبارک زخمی کر دیا گیا اور آپ ﷺ کا خون بہنے لگا اور آپ ﷺ اپنے آپ سے خون صاف کر رہے تھے اور فرمانے لگے:

((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوْا رُبَاعِيَتَهٗ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ))

وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا اور آپ کا رباعی دانت شہید کر دیا گیا،

---

[1] متفق علیہ۔ [2] متفق علیہ۔ [3] آل عمران بحوالہ صحیح مسلم۔

حالانکہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہوتا ہے:

﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ﴾ ①

فیصلے کے اختیارات میں آپ کا کوئی حصہ نہیں اللہ کو اختیار ہے چاہے انہیں معاف کرے چاہے سزا دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

5 سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکوہ کیا جبکہ آپ چادر لپیٹے ہوئے کعبہ کی دیوار کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ ہمارے لیے دعا نہیں کریں گے؟ کیا آپ ہمارے لیے مدد طلب نہیں کریں گے؟ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یک دم اُٹھ کر بیٹھ گئے آپ کا رنگ سُرخ تھا یا آپ کے چہرے کا رنگ غصے سے سرخ تھا آپ نے ہمیں فرمایا: ”آپ سے پہلے ایسے حالات گزر چکے ہیں کہ ایک شخص کو پکڑ کر زمین میں گڑھا کھود کر گاڑ دیا جاتا۔پھر آرا لایا جاتا اور اسے اس کے سر پر رکھ کر اسے دو ٹکڑے کر دیا جاتا یہ سختی بھی اسے دین سے نہ پھیرتی۔کسی کے جسم پر لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتیں اور جسم کے گوشت اور اعصاب کو ادھیڑ کر رکھ دیا جاتا صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ باقی رہ جاتا یہ اذیت بھی اسے اس کے دین سے پھیر نہ سکتی۔اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور مکمل کریں گے۔ اور امن وامان کی یہ صورت حال ہوگی کہ صنعاء سے حضرت موت تک ایک مسافر چلے گا اور اسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا ڈر نہیں ہوگا لیکن تم بڑی جلد بازی کرتے ہو۔“②

---

① آل عمران۔ ② صحیح بخاری۔

۳۲ رسول اللہ ﷺ کی نرمی

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو جہاں اور بہت سے اوصاف حمیدہ عطا فرمائے وہاں نرمی والی صفت بھی آپ کو وافر عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ ①

''دیکھو تمہارے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر دشوار ہے تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے۔ مؤمنوں کے ساتھ شفقت کرنے والا، رحم کرنیوالا ہے۔''

الحديث الاول

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک بدوی شخص آیا اور وہ مسجد میں کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ کرام اسے جھڑکنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو پیشاب کرنے سے نہ روکو۔ صحابہ کرام بدوی کو چھوڑ دیتے ہیں تا کہ وہ پیشاب کر لے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ بدوی شخص کو بلاتے ہیں رسول اللہ ﷺ بدوی سے فرماتے ہیں کہ مساجد پیشاب کرنے یا گندگی کے لیے نہیں بنائی جاتیں بلکہ یہ مساجد اللہ کے ذکر، نماز اور قرآن مجید کی تلاوت کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے کہا تمہیں آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجا ہے اور تمہیں مشکلات میں مبتلا کرنے والے بنا کر نہیں بھیجا۔ اس پیشاب پر پانی کا ایک ڈول انڈیل دو بدوی یہ بات سن کر کہنے لگا:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا

الٰہی مجھ پر اور سیدنا محمد ﷺ پر رحم فرما ہمارے علاوہ کسی اور پر رحم نہ کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ارے تو نے تو وسعت میں تنگی پیدا کر دی۔'' یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت تو بڑی وسیع ہے۔ ②

---

① سورة التوبة ۔ ② متفق عليه ۔

الحدیث الثانی

معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ نمازیوں میں ایک آدمی نے چھینک لی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے چھینک لینے والے کے جواب میں "یرحمك الله" کہا نمازی میری طرف حیرانگی سے دیکھنے لگے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگے وائے ناکامی تم میری طرف کیوں دیکھ رہے ہو؟ نمازی اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے۔ تاکہ وہ خاموش ہو جائے۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ اسے چپ کرا رہے ہیں تو وہ خاموش ہو گئے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے ماں باپ قربان ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا معلم نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ کے بعد۔ اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ڈانٹا نہیں اور نہ ہی مجھے مارا اور نہ ہی مجھے گالی دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز میں لوگوں کا بات کرنا درست نہیں یہ نماز تسبیح و تکبیر یا قرآن کی تلاوت کے لیے ہوتی ہے۔'' معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دورِ جاہلیت میں تھا اللہ تعالیٰ نے قبولِ اسلام کا شرف عطا کیا۔ ہم میں سے کچھ لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں؟ یہ شرعاً کیسا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے پاس مت جایا کرو۔'' معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہم میں سے کچھ لوگ بدشگونی پکڑتے ہیں۔؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ اَيْ لَا يَمْنَعُهُمْ ذٰلِكَ عَنْ وَجْهِهِمْ) فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يُؤَثِّرُ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا))[1]

''یہ ایک ایسی چیز ہے جو وہ اپنے سینوں میں محسوس کرتے ہیں وہ انہیں نہ روکیں اس سے نہ فائدہ ہوتا اور نہ ہی نقصان۔''

---

[1] صحیح مسلم۔

الحدیث الثالث

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ ایک دن یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''السلام علیکم'' کی بجائے ''السام علیکم'' کہا، یعنی آپ پر موت واقع ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صرف ''وعلیکم'' کہا: یعنی آپ لوگوں پر بھی۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ سنا تو غصے سے ان یہودیوں سے کہا تم پر موت واقع ہو تم پر اللہ کی لعنت اور اللہ کا غضب وارد ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ ذرا ٹھہریے نرمی اختیار کیجیے۔ ترش روئی اور بدزبانی سے اجتناب کیجیے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میں نے ان کو جواب دیا کیا آپ نے وہ نہیں سنا؟ میری دعا کو قبول کیا جاتا ہے اور میرے بارے میں ان کی دعا کو قبول نہ کیا جائے گا۔''[1]

مسلم شریف کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

((لَا تَكُونِي فَاحِشَةً فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ))

بیہودہ گوئی نہ کرو اللہ تعالیٰ بے ہودہ گوئی کو پسند نہیں کرتا۔

❀ ❀ ❀

[1] صحیح بخاری۔

نرمی کے بارے میں احادیث

1 قَالَ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى سِوَاهُ))[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نرم خو ہے اور نرم خوئی کو پسند کرتا ہے اور وہ نرم خوئی پر اتنا دیتا ہے جتنا ترش روئی پر نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی اور کو اتنا عطا کرتا ہے۔''

2 وَقَالَ ﷺ لِعَائِشَةَ ((عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ وَاِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ))[2]

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: '' نرمی کو لازم پکڑو، ترش روئی اور فحش کلامی سے اجتناب کرو، کسی چیز میں نرمی اس چیز کو خوبصورت بنا دیتی ہے اور کسی چیز سے جب نرمی کو کھینچ لیا جاتا ہے تو وہ چیز معیوب بن جاتی ہے۔''

3 وَقَالَ ﷺ يَا عَائِشَةُ ((اِرْفِقِيْ فَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ اَهْلَ بَيْتٍ خَيْرًا اَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ))[3]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ نرمی اختیار کر اللہ تعالیٰ جب کسی اہل خانہ پر بہتری کا ارادہ کرتا ہے تو ان میں نرمی پیدا کر دیتا ہے۔''

4 وَقَالَ ﷺ ((مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ))[4]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ تمام بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔''

5 وَقَالَ ﷺ ((مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَ مَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ))[5]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو نرمی سے اس کا حصہ عطا کیا گیا اسے اپنے حصے کی بھلائی عطا

---

[1] صحیح مسلم۔ [2] صحیح مسلم۔ [3] مسند امام احمد۔
[4] صحیح مسلم۔ [5] مسند امام احمد، جامع ترمذی۔

کی گئی اور جونرمی سے محروم کردیا گیا وہ خیر و بھلائی سے محروم کردیا گیا۔

6 كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ ((بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا))[1]

رسول اللہ ﷺ جب اپنے صحابہ کرام میں سے کسی کو کوئی ذمہ داری دے کر بھیجتے تو فرماتے: ''خوشخبری دو، نفرت نہ پھیلاؤ، آسانی پیدا کرو کسی کو مشکل میں مبتلا نہ کرو۔''

7 وَقَالَ ﷺ ((اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُطِيْلَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ))[2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نماز شروع کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ اسے لمبا کروں تو بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں چونکہ میں بچے کے رونے کی وجہ سے اس کی والدہ کے غم کو جانتا ہوں۔

---

① متفق علیہ۔ ② متفق علیہ۔

۳۴ رسول اللہ ﷺ کی شجاعت

رسول اللہ ﷺ شجاعت و بہادری میں اپنی مثال آپ تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

1 ﴿فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [1]

''تو تم اللہ کی راہ میں لڑو تم اپنی ذات کے سوا اور کسی کے ذمہ دار نہیں ہو البتہ اہل ایمان کو لڑنے کے لیے اکساؤ۔''

2 رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک سب لوگوں سے بڑھ کر حسین و جمیل تھا۔ آپ ﷺ سب لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ کے باشندے گھبرا گئے لوگ آواز کی طرف چل نکلے تو رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ ﷺ واپس تشریف لا رہے تھے آپ آواز سن کر سب سے پہلے اس کی ٹوہ میں نکل کھڑے ہوئے۔

ایک روایت میں آیا ہے رسول اللہ ﷺ صورت حال معلوم کرنے کے لیے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی برہنہ پیٹھ پر سوار ہوئے۔ آپ کے گلے میں تلوار لٹک رہی تھی۔ آپ یہ فرما رہے تھے: ''گھبراؤ نہیں سب ٹھیک ہے۔'' راوی کہتا ہے کہ ہم نے دیکھا کہ گھوڑا بڑا ہی تیز رفتار ہے حالانکہ وہ سست رفتار ہوا کرتا تھا۔ [2]

3 ایک شخص براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوعمارہ! کیا تم جنگ حنین میں پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تھے۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ بھاگے نہیں تھے آپ لوگوں سے چھپتے ہوئے چلے تاکہ ہوازنی قبیلے سے قدرے اوٹ میں آجائیں! وہ تیز انداز لوگ تھے، وہ تیروں کے بوچھاڑ کر رہے تھے۔ تیر ٹڈی دل کی طرح برس رہے تھے، کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے ابوسفیان بن حارث آپ کی خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے آپ ﷺ سواری سے اترے دعا کی اور مدد طلب کی رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے:

---

[1] سورة النسآء آيت ٨٤۔ [2] متفق عليه ۔

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

میں سچا نبی ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ نَصْرَكَ))

الٰہی اپنی مدد نازل فرما۔[1]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! جب لڑائی گرم ہوئی تو ہم اس سے بچ رہے تھے اور ہم سب سے بہادر وہ تھا جو نبی کریم ﷺ کے شانہ بشانہ کھڑا تھا۔[2]

4 سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے جنگ بدر میں اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی پناہ لیے ہوئے ہیں آپ ہماری نسبت دشمن کے زیادہ قریب تھے رسول اللہ ﷺ اس دن سب لوگوں سے بڑھ کر سخت جان تھے۔[3] (اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

5 سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم خندق کھود رہے تھے ہمارے آگے ایک سخت چٹان آ گئی۔ صحابہ کرام نبی کرم ﷺ کی طرف آئے صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے یہ چٹان ہمارے سامنے آ گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں خندق میں اُترتا ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ خندق میں اتر کر کھڑے ہوئے بھوک کی وجہ سے آپ ﷺ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا آپ نے کدال پکڑی اور چٹان پر زور سے ماری اور وہ چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی۔[4]

---

① متفق علیه۔ ② متفق علیه۔ ③ شرح السنة۔ ④ متفق علیه

۳۵ رسول اللہ ﷺ کی رحمت وشفقت

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے سراپہ رُحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

1 ﴿ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾[1]

''اور ہم نے آپ کو دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

2 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُعِثْتُ بِالرَّحْمَةِ))[2]

''مجھے رحمت کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔''

3 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ))[3]

''میں ہدایت عطا کردہ رحمت ہوں۔''

4 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ))[4]

''اللہ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔''

5 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ))[5]

''بدبخت سے شفقت چھین لی جاتی ہے۔''

6 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرّٰحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ))[6]

---

① سورۃ الانبیاء۔ ② صحیح مسلم۔ ③ مستدرك حاكم۔
④ متفق علیه۔ ⑤ جامع ترمذی۔ ⑥ مسند امام احمد۔

''شفقت کرنے والوں پر رحمان تبارک وتعالیٰ بھی رحم کرتا ہے۔تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان پر اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔''

7 وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَعِنْدَهُ الاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِیْمِی فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِیْ عَشْرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا منہ چوما۔ آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ بیٹھا ہوا تھا۔اقرع رضی اللہ عنہ نے کہا میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں کسی ایک کا بھی کبھی منہ نہیں چوما۔رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، پھر فرمایا:

((مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ))

''جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔''

8 وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُقَبِّلُوا الصِّبْیَانَ وَلَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ)) ②

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ ایک بدوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا کہ تم چھوٹے بچوں کے منہ چومتے ہو ہم تو ان کے منہ نہیں چومتے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ نے اگر تیرے دل سے شفقت چھین لی ہے تو میں کیا کرسکتا ہوں۔''

9 کَانَ ﷺ رَحِیْمًا لَا یَأْتِیْهِ اَحَدٌ اِلَّا وَعَدَهُ وَاَنْجَزَ لَهُ اِنْ کَانَ عِنْدَهُ ③

رسول اللہ ﷺ بڑے رحم دل تھے کوئی اگر آپ کے پاس آتا جو آپ اس سے وعدہ کرتے اسے پورا کر دیتے بشرطیکہ آپ کے پاس دینے کے لیے چیز میسر ہوتی۔

10 وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَاَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَرْحَمَ

---

① متفق علیہ۔ ② متفق علیہ۔ ③ صحیح بخاری۔

بِالْعَيَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ①

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو اپنے اہل وعیال پر رحم دل نہیں دیکھا۔

❁❁❁

۳۴ رسول اللہ ﷺ کا جانوروں پر شفقت کرنا

رسول اللہ ﷺ جس طرح انسانوں کے لیے رحم دل تھے اسی طرح آپ جانوروں پر بھی بڑی شفقت فرمایا کرتے تھے۔

1 سہیل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک اونٹ کے پاس سے گزر ہوا جس کی پیٹھ پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ یعنی وہ بہت لاغر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَّكُلُوْهَا صَالِحَةً)) ②

''تم ان گونگے جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ ان پر سواری کرو اس حال میں کہ یہ ٹھیک ہوں، یعنی تندرست اور انہیں کھاؤ اس حال میں کہ یہ ٹھیک ہوں۔''

2 عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے ہم نے ایک چڑیا کو دیکھا کہ اس کے ساتھ دو بچے ہیں ہم نے ان دونوں بچوں کو پکڑ لیا۔ وہ چڑیا ہمارے سروں پر پھڑ پھڑانے لگی۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: ''اس چڑیا کو کس نے گھبراہٹ میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اس کے بچے اس کی طرف لوٹا دو۔'' رسول اللہ ﷺ نے چیونٹیوں کی ایک بستی دیکھی جس کو ہم نے جلا دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس بستی کو کس نے جلایا ہے؟'' ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اسے ہم نے جلایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لیے یہ لائق نہیں کسی کو آگ کا عذاب دے۔'' ③

---

① صحیح مسلم۔ ② ابو داؤد۔ ③ مسند امام احمد۔

3 كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصْغِي لِلْهِرَّةِ الْمَاءَ فَتَشْرَبُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا[1]

رسول اللہ ﷺ بلی کی طرف برتن جھکا دیتے وہ اس سے پانی پیتی، پھر اس کے بچے ہوئے پانی سے آپ وضو کر لیتے۔

4 وَقَالَ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ))[2]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ نے ہر چیز کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو فرض کر دیا ہے جب تم مقابلے میں آنے والے کافر کو قتل کرو تو اچھا طریقہ اپناؤ اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور اپنی چھری کو اچھے طریقے سے تیز کر لیا کرو تاکہ ذبح ہونے والے جانور کو آسانی ہو۔''

5 عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے بکری کی گردن پر اپنا پاؤں رکھا ہوا تھا اور چھری تیز کر رہا تھا اور وہ بکری اس چھری کی طرف دیکھ رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے دو دفعہ مارنا چاہتے ہو؟'' آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''بکری کو لٹانے سے پہلے چھری کو تیز کیوں نہیں کیا؟''[3]

6 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت نے بلی کو گرفتار کر رکھا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ اس جرم کی وجہ سے وہ عورت جہنم میں داخل ہوئی نہ تو وہ اسے کھلاتی پلاتی تھی اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی کہ وہ کہیں سے جا کر زمین کے کیڑے مکوڑے کھا پی لے۔''[4]

---

[1] طبرانی۔ [2] صحیح مسلم۔ [3] مستدرك حاكم۔ [4] صحيح بخاری۔

۳۷ رسول اللہ ﷺ کا عدل وانصاف

رسول اللہ ﷺ نے عدل وانصاف کے بھی ایسے نادر نمونے چھوڑے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾ ①

''بلاشبہ اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔''

2 ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ﴾ ②

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں۔''

3 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ قریش نے اس مخزومی عورت کے معاملے کو بڑی اہمیت دی جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا وہ کہنے لگے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون بات کر سکے گا؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب صحابی اُسامہ بن زید ہی آپ ﷺ سے اس بارے میں بات کرسکتا ہے۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے؟'' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے:

((إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَأَيْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)) ③

''تم سے پہلے وہ لوگ تباہ و برباد ہو گئے جب ان میں کوئی چودھری چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں کوئی کمزور چوری کرتا تو وہ اس پر حد لگا دیتے اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔'' پھر نبی کریم ﷺ نے اس عورت کے

① سورة النحل ٩٠ ـ ② سورة الشورىٰ ـ ③ متفق عليه ـ

بارے میں حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس عورت نے بڑے ہی احسن انداز میں توبہ کی اور شادی کی۔ وہ اس کے بعد میرے ہاں آیا کرتی تھی اگر اس کی کوئی ضرورت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتی تاکہ اس کا کام ہو جائے۔

۞۞۞

۳۸ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جود و کرم

1 كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيُعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر مال و دولت کی سخاوت کرنے والے تھے سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں سخاوت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ مہینہ بیت جاتا۔ رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیدنا جبرئیل علیہ السلام آتے تھے آپ پر قرآن مجید پیش کرتے، یعنی آپ سے دہرائی کرتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا جبرئیل علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیز آندھی کی مانند مال و دولت کو اللہ کی راہ میں سخاوت کرتے۔

2 وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُسْأَلْ شَيْئًا عَلَى الْإِسْلَامِ اِلَّا اَعْطَاهُ: قَالَ: فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَمَرَ لَهُ بِشَاءٍ كَثِيْرٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ مِنْ شَاءِ الصَّدَقَةِ قَالَ: فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ: يٰقَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِيْ عَطَآءً مَنْ لَّا يَخْشَى الْفَاقَةَ [2]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام قبول کرنے پر جو بھی اسلام قبول کرنے والا مانگتا آپ اسے عطا کر دیتے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک ایسے ہی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر تعداد میں بکریاں دینے کا حکم دیا جو دو پہاڑوں کے درمیان پھیلی ہوئی تھیں اور یہ سب بکریاں صدقے کی تھیں۔ وہ شخص اپنی قوم کی طرف واپس آیا اس نے کہا۔ اے میری قوم! اسلام قبول کر

[1] صحیح بخاری۔ [2] صحیح مسلم۔

لو۔ سیدنا محمد ﷺ اتنا دیتے ہیں کہ فقر و فاقہ کا اندیشہ ہی نہیں رہتا۔

3 وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَتٰی قَوْمَهٗ فَقَالَ: اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا یُعْطِیْ عَطَآءً مَا یَخَافُ الْفَاقَةَ فَاِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیَجِیْءُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا یُرِیْدُ اِلَّا الدُّنْیَا: فَمَا یُمْسِیْ حَتّٰی یَکُوْنَ دِیْنُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ وَاَعَزَّ عَلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ①

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان چرنے والی سب بکریاں عطا کر دیں تو وہ اپنی قوم کے پاس آیا تو اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم: اسلام قبول کر لو بلا شبہ سیدنا محمد ﷺ اتنا عطا کرتے ہیں کہ فقر و محتاجی کا اندیشہ نہیں رہتا۔ اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس صرف دنیوی غرض لے کر آتا تو شام تک اس کی کایا پلٹ جاتی، پھر اسے دین دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب اور معزز دکھائی دیتا۔

4 ابن شہاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا پھر غزوہ حنین کے لیے روانہ ہوئے اللہ نے اپنے دین اور مسلمانوں کی مدد کی رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کو سو مویشی دیے، پھر ایک سو اور پھر ایک سو اور دیے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے بتایا کہ صفوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس قدر نوازا کہ آپ ﷺ مجھے تمام لوگوں سے محبوب لگنے لگے۔ ②

5 لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ حُنَیْنٍ تَبِعَهُ الْاَعْرَابُ لَیَسْاَلُوْنَهٗ فَالْجَؤُوْهُ اِلٰی شَجَرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَآئَهٗ وَهُوَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ فَقَالَ ((رُدُّوْا عَلَیَّ رِدَآئِیْ اَتَخْشَوْنَ عَلَیَّ الْبُخْلَ؟ فَوَاللّٰهِ لَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاةِ نِعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَیْنَکُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَلَا جَبَانًا وَلَا کَذَّابًا)) ③

جب رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین سے واپس پلٹے تو آپ کے پیچھے بدوی لگ گئے انہوں نے

① صحیح مسلم۔ ② صحیح مسلم۔ ③ صحیح بخاری۔

آپ ﷺ کو ایک درخت کی اوٹ میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا اور آپ کی چادر اچک لی آپ ﷺ اپنی سواری پر براجمان تھے۔آپ نے فرمایا:''میری چادر تو واپس کر دو کیا تم مجھ پر بخل کا اندیشہ کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس ان کانٹوں کی مقدار میں چوپائے ہوتے تو وہ میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا تم مجھے بخیل، بزدل اور جھوٹا نہ پاؤ گے۔''

6 بَايَعَ الرَّسُوْلُ ﷺ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ فِيْ جَمَلٍ لَهُ كَانَ قَدْ كَلَّ فِي السَّفَرِ فَبَاعَهُ إِيَّاهُ بِكَذَا دِرْهَمًا وَلَمَّا جَاءَ يَتَقَاضَاهُ الثَّمَنَ أَعْطَاهُ الثَّمَنَ وَالْجَمَلَ مَعًا [1]

رسول اللہ ﷺ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدا جو سفر میں تھک چکا تھا۔اس نے آپ ﷺ کو ایک درہم میں بیچ دیا جب وہ آپ ﷺ کے پاس قیمت کا تقاضا کرنے کے لیے آیا تو آپ نے اسے اونٹ اور اس کی قیمت دونوں ہی چیزیں عطا کر دیں۔

۞۞۞

۳۹ رسول اللہ ﷺ کی حیا

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ إِنٰهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَأْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِ مِنْكُمْ وَاللهُ لَا يَسْتَحْيِ مِنَ الْحَقِّ ﴾ [2]

''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں بلا اجازت داخل نہ ہوا کرو نہ کھانے کا وقت تاکتے رہو ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور آؤ مگر جب کھانا کھا لو تو منتشر ہو جاؤ۔باتیں کرنے میں نہ لگے رہا کرو۔تمہاری یہ حرکتیں نبی کو تکلیف دیتی ہیں مگر وہ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔''

---

[1] متفق علیہ۔ [2] سورۃ الاحزاب۔

2 كَانَ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهٖ ①

رسول اللہ ﷺ کنواری دوشیزہ سے بھی بڑھ کر حیا والے تھے جب آپ ﷺ کسی چیز کو ناپسند کرتے تو ہم اسے آپ کے چہرہ مبارک سے پہچان لیتے۔

3 وَقَالَ ﷺ ((اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ وَالْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ)) ②

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا ایمان میں سے ہے اور حیا تمام تر خیر و بھلائی ہے۔''

4 وَقَالَ ﷺ ((اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ وَالْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَآءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)) ③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں جائے گا اور فحش کلامی جفا ہے اور جفا جہنم میں جائے گی۔'' یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

5 وَقَالَ ﷺ ((اَلْحَيَاءُ وَالْإِيْمَانُ قُرَنَا جَمِيْعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ)) ④

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا اور ایمان آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں جب ایک کو اُٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرے کو بھی اُٹھا لیا جاتا ہے۔''

6 وَقَالَ ﷺ ((اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ)) ⑤

''حیا خیر و بھلائی کو لاتی ہے۔''

7 وَقَالَ ﷺ ((اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ وَالْجَفَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ)) ⑥

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا اختیار کرنا اور بیہودہ گوئی سے اجتناب کرنا دونوں ایمان کی شاخیں ہیں فحش کلامی اور چرب لسانی دونوں نفاق کی شاخیں ہیں۔'' اس کا مطلب و مفہوم یہ ہے

---

① متفق علیہ۔ ② صحیح مسلم۔ ③ جامع ترمذی۔ ④ مستدرک حاکم، بیہقی۔
⑤ متفق علیہ۔ ⑥ مسند امام احمد۔ (امام ذہبی اور علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔)

کہ حیا اور کم گوئی ایمان کی علامت ہے اور بیہودہ اور چرب لسانی نفاق کی علامت ہے۔

8 عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَاى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ (أَيْ بِالْفَضَاءِ) فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالتَّسَتُّرَ ،فَإِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ)) ①

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کھلی فضا میں غسل کرتے دکھا تو آپ منبر پر چڑھے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: ''اللہ حیادار ہے اور پردہ دار ہے حیا اور پردے کو پسند کرتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی نہائے تو پردہ کرلیا کرے۔''

(علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔)

9 قَالَ ﷺ ((إِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَإِنَّ خُلُقَ الْإِسْلَامِ حَيَاءٌ)) ②

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔''

10 قَالَ ﷺ ((إِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)) ③

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلے نبوت کے کلام میں سے لوگوں کو جو بات ملی وہ یہ تھی جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے سو کر۔''

11 قَالَ ﷺ ((اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَ سَبْعُوْنَ أَوْ بِضْعٌ وَ سِتُّوْنَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ)) ④

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان کی ستر یا ساٹھ سے کچھ زائد شاخیں ہیں ان میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم تر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے اور حیا ایمان کی شاخ ہے۔''

---

① مسند امام احمد۔ ② سنن ابن ماجہ۔ ③ صحیح بخاری۔ ④ صحیح مسلم۔

12 عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ يَقُوْلُ : إِنَّهُ لَيَسْتَحْيِي يَعْنِيْ كَأَنَّهُ يَقُوْلُ: قَدْ أَضَرَّ بِكَ الْحَيَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ)) ①

سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو حیا کے حوالے سے ڈانٹ پلا رہا تھا وہ اسے کہہ رہا تھا یہ شرمیلا ہے گویا اسے اس پر سرزنش کر رہا تھا کہ اس شرم وحیا نے تجھے نقصان پہنچایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا اسے چھوڑ دو بلاشبہ ایمان میں سے ہے۔

13 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ)) ②

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی چیز میں بے حیائی اسے معیوب بنا دیتی ہے اور کسی چیز میں حیا اسے مزین کر دیتی ہے۔''

❀ ❀ ❀

---

① متفق علیہ۔ ② جامع ترمذی۔

آدابِ اسلامیہ

دِیْنٌ يُشَيَّدُ آيَةً فِيْ آيَةٍ
لَبِنَاتُهُ السُّوَرَاتُ وَالْاَضْوَاءُ

دین ایک ایک آیت سے مضبوط ہوتا ہے سورتیں اس دین کی اینٹیں اور روشنی ہیں۔

❁❁❁

اَلْحَقُّ فِيْهِ هُوَ الْاَسَاسُ وَكَيْفَ لَا
وَ اللّٰهِ مَنْزِلُهُ هُدًى وَ ضِيَاءُ

دین میں حق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور ایسا کیوں نہ ہو اللہ اس کو ہدایت اور روشنی بنا کر اُتارنے والا ہے۔

❁❁❁

اَمَّا حَدِيْثُكَ لِلْعُقُوْلِ فَمَشْرَعٌ
وَالْعِلْمُ وَالْحِكَمُ الْغَوَالِيَ الْمَاءُ

آپ کی بات عقلوں کو روشنی بہم پہنچانے والی علم اور قیمتی حکمت و دانائی پانی کی مانند سیراب کرنے والی ہے۔

❁❁❁

۴۰ آدابِ رسول ﷺ

1 كَانَ إِذَا اَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ فِي تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ وَيَقُوْلُ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ))①

رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم کے دروازے پرتشریف لاتے تو دروازے کے سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے دروازے کی دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور فرماتے ''السلام علیکم۔''

2 كَانَ إِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِي بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ ((بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا))②

رسول اللہ ﷺ جب کسی کو اپنے صحابہ میں سے کہیں بھیجتے تو فرماتے ''خوش خبری دو اور نفرت میں مبتلا نہ کرو۔''

3 كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا③

آپ ﷺ ہدیہ قبول کرتے اور اس کا اچھا بدلہ دیتے۔

4 كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ④

رسول اللہ ﷺ بُرے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔

5 كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهٗ قَالَ ((لَا بَأْسَ طُهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ))⑤

رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کے پاس جاتے اس کی تیمارداری کرتے اور اس کے حق میں خیر سگالی کے یہ کلمات کہتے ''کوئی حرج نہیں اگر اللہ نے چاہا تو شفا ہوگی۔''

6 كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ ((هُوَ اَهْنَاءُ وَاَمْرَاُ وَ اَبْرَاُ))⑥

رسول اللہ ﷺ جب پانی پیتے تو تین بار سانس لیتے اور فرماتے: ''یہ زیادہ نرم، زیادہ خوشگوار اور زیادہ صحت بخش ہے۔''

---

① مسند امام احمد۔ ② سنن ابو داؤد۔ ③ صحیح بخاری۔
④ صحیح بخاری۔ ⑤ صحیح بخاری۔ ⑥ سنن ابن ماجہ۔

7 كَانَ اِذَا مَشٰى مَشٰى اَصْحَابُهٗ اَمَامَهٗ وَتَرَكُوْا ظَهْرَهٗ لِلْمَلَآئِكَةِ ①

رسول اللہ ﷺ جب چلتے تو آپ کے صحابہ کرام آپ کے آگے چلتے اور پچھلی جانب فرشتوں کے لیے چھوڑ دیتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

8 كَانَ لَا يُصَافِحُ النِّسَآءَ فِي الْبَيْعَةِ وَلَا غَيْرِهَا ②

رسول اللہ ﷺ بیعت لیتے وقت یا اس کے علاوہ عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے۔

9 كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهٗ لِاَكْلِهٖ وَشُرْبِهٖ وَوُضُوْئِهٖ وَثِيَابِهٖ وَأَخْذِهٖ وَعَطَائِهٖ وَشِمَالَهٗ لِمَا سِوٰى ذٰلِكَ ③

رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اپنے کھانے، پینے، وضو کرنے، کپڑا پہننے، کوئی چیز پکڑنے اور دینے کے لیے استعمال کرتے اور بایاں ہاتھ اس کے علاوہ دوسرے کاموں کے لیے۔

10 كَانَ اِذَا اِطَّلَعَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَذَبَ كَذْبَةً لَمْ يَزَلْ مُعْرِضًا عَنْهُ حَتّٰى يُحْدِثَ تَوْبَةً ④

رسول اللہ ﷺ اپنے اہل خانہ میں سے جب اس بات پر آگاہ ہوتے کہ اس نے کوئی جھوٹ بولا ہے آپ اس وقت تک اس سے روگردانی کیے رکھتے جب تک وہ توبہ نہیں کر لیتا۔

11 وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ رَجُلٌ فَقَالَ ((اِئْذَنُوْا لَهٗ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ)) فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ: ((اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهٗ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ)) ⑤

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اجازت دے دو یہ اپنے قبیلے کا بہت برا فرزند یا بھائی ہے۔'' جب وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ بڑی نرمی سے بات کی میں نے عرض

① سنن ابن ماجہ۔ ② مسند امام احمد۔ ③ ایضا۔ ④ ایضا۔ ⑤ صحیح بخاری۔

کی یارسول اللہ ﷺ! آپ نے اس شخص کے بارے پہلے ناگوار تاثرات کا اظہار کیا، پھر آپ نے اس کے ساتھ بڑے ہی نرم لہجے میں بات کی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام ومرتبے کے اعتبار سے وہ شخص بہت بُرا ہے جسے لوگ اس کی فحش کلامی سے بچنے کی بنا پر چھوڑ دیں۔''

علمائے کرام نے مندرجہ بالا نبی کریم ﷺ کے ارشادِ گرامی سے یہ استدلال لیا ہے کہ ایک واقعی شر پسند شخص کو اس کی غیر حاضری میں بُرا بھلا کہنا اور اس کی موجودگی میں اس کے ساتھ نرم لہجے سے بات کرنا جائز ہے تاکہ اس کے شر سے بچا جا سکے۔

❁❁❁

۴۱ رسول اللہ ﷺ کا طرزِ عمل

1 كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْاَمْرُ يَسُرُّهُ قَالَ:((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ)) وَاِذَا اَتَاهُ الْاَمْرُ يَكْرَهُهٗ قَالَ:((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ))①

رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی ایسا معاملہ پیش آتا جو آپ کو خوش کرتا تو آپ یہ کہتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ))

''شکر ہے اس اللہ تعالیٰ کا جس کے فضل واحسان سے اچھے کام پایۂ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔''

اور جب آپ ﷺ کو کوئی ایسا معاملہ پیش آتا جو آپ کو ناگوار گزرتا تو آپ یہ کلمات کہتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ))

ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔

2 كَانَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ②

رسول اللہ ﷺ کو جب بخار محسوس ہوتا تو آپ اپنے اوپر اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر پھونک مارتے اور اپنے ہاتھ کو جسم پر پھیرتے۔

---

① مستدرك امام حاكم۔ ② متفق عليه۔

3 كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ يَسُرُّبِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى ①

رسول اللہ ﷺ کو جب کبھی ایسا معاملہ پیش آتا جو آپ کے دل کو خوش کرتا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے سجدے میں گر جاتے۔

4 كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ ((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ)) ②

رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے اندیشہ محسوس کرتے تو یہ کہتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ))

''اے اللہ ہم تجھے ان کے سامنے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔''

5 كَانَ إِذَا رَاعَهُ شَيْءٌ قَالَ : ((اَللّٰهُ رَبِّيْ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ)) ③

جب آپ ﷺ کو کوئی چیز خوف زدہ کرتی تو آپ کہتے: ''اللہ میرا رب ہے اللہ میرا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔''

6 كَانَ إِذَا كَرَبَهٗ أَمْرٌ قَالَ: ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ)) ④

رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی معاملہ پریشان کرتا تو آپ یہ کہتے۔

((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ))

''اے زندہ اور سنبھالا دینے والے! ہم تیری رحمت کی بھیک مانگتے ہیں۔''

7 رسول اللہ ﷺ جنات اور انسان کی نظر لگنے سے پناہ مانگا کرتے تھے جب ((قل اعوذ برب الفلق)) اور ((قل اعوذ برب الناس)) دونوں سورتیں نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان دونوں سورتوں کا ورد شروع کر دیا ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ ⑤

8 كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ ⑥

---

① سنن ابو داؤد۔ ② مسند امام احمد۔ ③ سنن نسائی۔
④ جامع ترمذی۔ ⑤ جامع ترمذی۔ ⑥ متفق علیہ۔

رسول اللہ ﷺ پناہ مانگا کرتے تھے۔ مصیبت کی دشواری، بدبختی کے ادراک، بُری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

9 رسول اللہ ﷺ خطبہ جمعہ میں سورۃ قٓ کو تلاوت کیا کرتے تھے۔ [1]

10 رسول اللہ ﷺ جب کوئی جنگ لڑتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَصِیْرِیْ بِكَ اَجُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ)) [2]

''الٰہی تو میرا بازو رہے، تو میرا مددگار ہے، تیری مدد سے چلتا پھرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ آور ہوتا ہوں اور تیری مدد سے میں دشمن سے لڑائی کرتا ہوں۔''

11 رسول ﷺ جب اپنی مجلس سے اُٹھتے تو یہ دعا پڑھتے:

((سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ رَبِّیْ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ)) [3]

''تو پاک ہے اے اللہ میرے رب اپنی تعریف کے ساتھ، نہیں کوئی معبودِ حقیقی تیرے سوا، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنی مجلس سے اُٹھتے وقت یہ کلمات کہہ لے تو اس کے وہ تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں جو اس سے مجلس میں سرزد ہوئے۔''

12 کَانَ یَنْھَانَا عَنْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاهِ اَیْ اَلتَّنَعُّمِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَأْمُرُنَا اَنْ نَحْتَفِیَ اَحْیَانًا [4]

رسول اللہ ﷺ ہمیں ناز ونخرہ اختیار کرنے سے منع کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ کبھی کبھار ہم ننگے پاؤں چلا کریں۔

13 رسول اللہ ﷺ اکثر وبیشتر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) [5]

---

[1] سنن ابو داؤد۔ [2] مسند امام احمد۔ [3] مستدرك حاكم۔
[4] سنن ابو داؤد۔ [5] صحيح مسلم۔

''الٰہی! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا کر اور آخرت میں اچھائی عطا کرنا اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچائے رکھنا۔''

۞۞۞

۴۲ رسول اللہ ﷺ کا مزاح

1 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِأَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ كَانَ لَهُ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ فَمَاتَ ①

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ میرے چھوٹے بھائی سے مزاح کے طور پر کہتے ابوعمیر! چڑیا نے کیا کیا؟ اس کی ایک نغیر نامی چڑیا تھی جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا تو وہ مرگئی۔

2 وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكَ لَقَدْ لَتُدَاعِبُنَا قَالَ ((إِنِّيْ لَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا)) ②

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا، یارسول اللہ ﷺ آپ ہمارے ساتھ ہنسی مذاق کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔''

3 سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوار ہونے کا مطالبہ کیا آپ نے فرمایا: ''میں آپ کو اونٹ کے بچے پر سوار کرتا ہوں۔'' اس نے کہا میں اونٹ کے بچے کو کیا کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' ہر اونٹنی بچے ہی کو تو جنم دیتی ہے۔''③

یعنی جس پر تم سوار ہو گے وہ کسی نہ کسی اونٹ کا بچہ ہی تو ہوگا۔

4 وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ يَاذَا الْأُذُنَيْنِ ④

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: ''اے دو کانوں والے۔''

---

① متفق علیہ۔ ② جامع ترمذی۔ ③ ابو داؤد، جامع ترمذی۔ ④ جامع ترمذی۔

یہ رسول اللہ ﷺ کا انتہائی مشفقانہ مزاج کا انداز تھا۔

5 وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اِسْمُهٗ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّهٗ وَكَانَ دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ لَا يُبْصِرُهٗ:

زَاهِرُ بْنُ حَرَام : اَرْسِلْنِي مَنْ هٰذَا ؟ يَلْتَفِتُ زَاهِرٌ فَيَرَى النَّبِيَّ ﷺ فَيَجْعَلُ يَلْزِقُ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ عَرَفَهٗ

اَلرَّسُوْلُ ﷺ لِلنَّاسِ : ((مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ؟))

زَاهِرُ بْنُ حَرَامٍ لِلرَّسُوْلِ ﷺ: اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا الرَّسُوْلُ ﷺ :((لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ اَوْ قَالَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْتَ غَالٍ)) [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص جس کا نام زاہر بن حرام تھا وہ نبی کریم ﷺ کے لیے دیہات سے تحائف لایا کرتا تھا۔ جب وہ روانگی کے لیے ارادہ کرتا تو رسول اللہ ﷺ بھی اسے سامان عطا کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''زاھر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔'' نبی کریم ﷺ اس سے محبت کیا کرتے تھے وہ بدشکل تھا۔ ایک دن نبی کریم ﷺ اس کے پاس آئے وہ اپنا سامان فروخت کر رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے پیچھے سے اسے اپنی گود میں لے لیا۔ اس طرح کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ زاہر بن حرام نے کہا مجھے چھوڑ دیجیے کون ہے؟ زاہر جھانکتا ہے تو نبی کریم ﷺ کو دیکھتا ہے جب اس نے آپ ﷺ کو پہچان لیا تو اپنی پیٹھ رسول اللہ ﷺ کے سینے سے لگانے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے کہا یہ غلام کون خریدے گا؟

زاھر بن حرام رسول اللہ ﷺ سے کہتا ہے اللہ کی قسم آپ مجھے کم قیمت پائیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں کم قیمت نہیں بلکہ قیمتی ہیں۔

[1] مسند امام احمد والترمذی۔

مِزاح

کی میم مکسور ہوتی ہے۔ مزاح اس خوش طبعی کو کہتے ہیں جو دوسرے کے ساتھ کی جاتی ہے۔ اور اس میں تنقیص یا تحقیر کا پہلو نہیں ہوتا۔ اور اس طرح کا مزاح، یعنی خوش طبعی کرنا جائز ہے اور جس مزاح سے منع کیا گیا ہے وہ اس نوعیت کی خوش طبعی اور مذاق ہوتا ہے جس میں جھوٹ اور زیادتی کا عنصر پایا جاتا ہے اور مذاق کرنے والا اکثر و بیشتر یہ عادت اپنائے رکھتا ہے۔ اس نوعیت کا مذاق زیادہ ہنسی اور دل کی سختی کا باعث بنتا ہے۔ اس سے بغض اور کینہ پیدا ہوتا ہے اور انسان کا رعب و دبدبہ اور وقار ختم ہو جاتا ہے۔

❁❁❁

۴۲ وہ اشعار جو رسول اللہ ﷺ نے بطورِ مثال پیش کیے

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ﴾ ①

''اور ہم نے انہیں شعر نہیں سکھایا اور نہ ہی شاعری انہیں زیب دیتی ہے۔''

2 شریح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ شعر کے حوالے سے کسی چیز کی مثال دیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے شعر کو مثال کے طور پر پیش کیا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ یہ کہا کرتے تھے۔

يَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَا لَمْ تُزَوِّدُ

وہ آپکے پاس ایسے واقعات لے کر آئے گا جن کو تو نے زادِ راہ نہیں بنایا

یہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے معلقے کا ایک عمدہ شعر تھا۔ ②

---

① سورۃ یٰسین۔ ② جامع ترمذی۔

3 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لبید شاعر نے کس قدر سچی بات کہی۔'' اور ساتھ ہی اس کا یہ شعر پڑھ دیا۔

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ①

خبر دار اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے

اور فرمایا: ''قریب ہے کہ امیہ بن ابی الصلت اسلام قبول کر لے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کی جب آپ نے اس کا شعر سنا۔

4 جندب بن سفیان البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی پر پتھر لگا جس سے انگلی خون آلود ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ شعر کہا

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ
وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

نہیں ہے تو مگر صرف ایک انگلی جو خون آلود ہوئی ہے
اور تجھے یہ زخم اللہ کی راہ میں لگا ہے

یہ شعر عبداللہ بن ابی رواحہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ②

5 سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا اے ابو عمارہ! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھاگ گئے؟ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو میدان سے فرار اختیار نہیں کیا، البتہ لوگ جلدی سے پیٹھ پھیر کر بھاگے، اس لیے کہ بنو ھوازن ان پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب نے خچر کی لگام کو تھام رکھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شعر کہہ رہے تھے۔

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ③

---

① متفق علیہ۔ ② متفق علیہ۔ ③ متفق علیہ۔

میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں۔

6 براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق میں مٹی منتقل کر رہے تھے۔ یہاں تک آپ کا پیٹ خاک آلود ہو چکا تھا اور آپ اس دوران یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

وَ اللّٰهِ لَوْ لَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَ لَا تَصَدَّقْنَا وَ لَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا
وَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
اِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا

اللہ کی قسم اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے
نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ ہی نماز پڑھتے
الٰہی! ہم پر سکینت نازل فرما جب ہماری دشمن سے
نبرد آزمائی ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھنا
اور مشرکین نے ہم پر ظلم کیا ہے جب وہ ہمیں
فتنے میں مبتلا کرنا چاہیں گے تو ہم انکار کر دیں گے۔

اس کے ساتھ ہی آپ بلند آواز سے ابینا ابینا کہتے انکار کیا ہم نے انکار کیا ہم نے۔ [1]

7 سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار خندق کھودنے لگے۔ اور مٹی منتقل کرنے لگے اور ساتھ ہی یہ شعر پڑھنے لگے۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

---

[1] متفق علیہ۔

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے سیدنا محمد ﷺ کی بیعت کی
راہ جہاد پر ہم ہمیشہ گامزن رہیں گے

نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے یہ شعر کہہ رہے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةَ[1]

الٰہی آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں
مہاجرین اور انصار کو بخش دے

---

① متفق علیہ۔

۴۴ سیدنا حسان بن ثابت رسول اللہ ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہیں

1 أَغَرُّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ
مِنَ اللّٰهِ مَشْهُوْدٌ يَلُوْحُ وَ يَشْهَدُ
2 وَضَمَّ الْاِلٰهُ اِسْمُ الَّذِىْ اِلَى اسْمِهٖ
اِذْ قَالَ فِىْ خَمْسٍ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ
3 وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ
فَذُوا الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدُ
4 نَبِىٌّ أَتَانَا بَعْدَ يَاْسٍ وَفَتْرَةٍ
مِنَ الرُّسُلِ وَالْاَوْثَانُ فِى الْاَرْضِ تُعْبَدُ
5 فَاَمْسٰى سِرَاجًا مُسْتَنِيْرًا وَ هَادِيًا
يَلُوْحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيْلُ الْمُهَنَّدُ
6 وَأَنْذَرَنَا نَارًا وَ بَشَّرَ جَنَّةً
وَعَلَّمَنَا الْاِسْلَامَ فَاللّٰهَ نَحْمَدُ
7 وَاَنْتَ اِلٰهُ الْحَقِّ رَبِّىْ وَ خَالِقِىْ
فَذٰلِكَ مَا عَمَّرْتُ فِى النَّاسِ اَشْهَدُ
8 تَعَالَيْتَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ قَوْلِ وَ عَنْ دَعَا
سِوَاكَ اِلٰهًا اَنْتَ اَعْلٰى وَ اَمْجَدُ
9 لَكَ الْخَلْقُ وَالنُّعْمَاءُ وَالْاَمْرُ كُلُّهٗ
فَاِيَّاكَ نَسْتَهْدِىْ وَاِيَّاكَ نَعْبُدُ

10 بِطَيْبَةَ رَسْمٌ لِلرَّسُوْلِ وَ مَعْهَدٗ
مُنِيْرٌ وَقَدْ تَعْفُو الرُّسُوْمُ وَتُهْمَدُ
11 عَرَفْتُ بِهَا رَسْمَ الرَّسُوْلِ وَ عَهْدَهٗ
قَبْرًا بِهٖ وَارَاهُ التُّرَابُ وَمَلْحَدُ
12 أَعْنِي الرَّسُوْل فَاِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَهٗ
عَلَى الْبَرِيَّةِ بِالتَّقْوٰی وَ بِالْجُوْدِ
13 فِيْنَا الرَّسُوْلُ وَفِيْنَا الْحَقُّ نَتَّبِعُهٗ
حَتَّى الْمَمَاتِ وَنَصْرٌ غَيْرُ مَحْدُوْدِ[1]

1 رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت آپ پر چمکتی ہے آپ اللہ کی جانب سے گواہی دیے گئے ہیں، مہر نبوت چمکتی اور گواہی دیتی ہے۔

2 معبود حقیقی نے نبی ﷺ کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا دیا جبکہ مؤذن پانچ وقت کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں۔

3 اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نام سے رسول اللہ ﷺ کو نکالا عرش والا محمود ہے اور آپ ﷺ محمد ہیں۔

4 بڑی دیر اور ناموری کے بعد رسولوں میں سے ایک نبی ہمارے پاس آئے جبکہ زمین میں بتوں کی پوجا کی جاتی تھی۔

5 آپ روشن چراغ اور ھادی بن کر چمکنے لگے، جیسے ہندی تلوار چمکتی ہے

6 آپ ﷺ نے ہمیں جہنم سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور ہمیں اسلام کی تعلیم دی ہے ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں

[1] دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ۔

7 میرے رب اور میرے خالق ! تو کائنات کا معبود حقیقی
ہے میں عمر بھر لوگوں میں اس کا گواہ رہوں گا
8 اے لوگوں کے رب! تو اس کی بات سے بلند و بالا ہے جس
نے تیرے سوا کسی دوسرے معبود کو پکارا تو اعلیٰ اور بزرگ تر ہے
9 کائنات، نعمتیں اور حکم تمام تر تیرا ہے ہم تجھ سے ہدایت
طلب کرتے ہیں اور خاص تیری عبادت کرتے ہیں
10 مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی قبر اور تعلیمی مرکز
روشن ہے جبکہ قبریں مٹ جایا کرتی ہیں
11 میں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی قبر کو اور عہد کو
پہچان لیا قبر کو مٹی نے چھپا لیا اور آپ لحد میں ہیں
12 رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات پر تقویٰ
اور جودو و سخاوت کے ساتھ فضیلت عطا کی
13 ہم میں رسول اللہ ﷺ اور دین حق موجود ہیں ہم مرتے دم
تک آپ کی پیروی کریں گے اور غیر محدود مدد کریں گے۔

۴۵ مسلمان شخص کا لباس

مسلمان لباس کیسا اور کہاں تک پہنے؟ شریعت نے اس بارے پوری رہنمائی فرمائی ہے۔

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ ①

''اور اپنے کپڑے پاکیزہ رکھیے۔''

اور اس کا مطلب ومفہوم یہ بھی ہے کہ اپنا دل گناہوں اور معصیات سے پاک کر لیجیے۔

2 سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ کو قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔ ②

3 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ)) ③

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نہیں دیکھیں گے۔ جس نے اپنے کپڑے کو تکبر کی وجہ سے گھسیٹا۔''

4 وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ)) ④

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹخنوں سے نیچے تہبند وغیرہ جہنم میں جائے گا۔''

5 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ ﷺ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عَمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ⑤

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پگڑی باندھتے تو اپنی پگڑی کے ایک کنارے (شملے) کو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا لیتے۔

---

① سورة المدثر۔ ② جامع ترمذی۔ ③ متفق علیه۔

④ صحیح بخاری۔ ⑤ جامع ترمذی۔

6 وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْإِسْبَالُ فِی الْاَزَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالعَمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَیْئًا خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)) ①

سیدنا سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''تہبند، قمیص اور پگڑی میں اسبال ہوتا ہے۔ جس نے ان میں سے کسی چیز کو تکبر و نخوت سے کھینچا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھیں گے۔''

7 وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰی اَنْصَافِ سَاقَیْهِ لَا جُنَاحَ عَلَیْهِ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْکَعْبَیْنِ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِی النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا یَنْظُرُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا)) ②

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں: ''مؤمن کا ازار بند اس کی نصف پنڈلی تک ہو۔ اس کی پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ازار بند کے ہونے میں کوئی حرج نہیں اس کے نیچے، یعنی ٹخنوں کے نیچے جہنم میں جائے گا۔ یہ آپ نے تین مرتبہ کہا کہ جس شخص نے اپنا ازار بند تکبر کی بنا پر گھسیٹا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھیں گے۔''

8 وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِیْ اِزَارِیْ اِسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ ((یَاعَبْدَاللّٰهِ اِرْفَعْ اِزَارَكَ)) فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَالَ ((زِدْ)) فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّهَا بَعْدُ فَقَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ اِلٰی أَیْنَ؟ قَالَ اِلٰی ((اَنْصَافِ السَّاقَیْنِ)) ③

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا میرا تہبند ڈھیلا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ اپنا تہبند اوپر اُٹھاؤ۔'' میں نے اسے اوپر کر

---

① سنن ابو داؤد والنسائی۔ ② سنن ابو داؤد۔ ③ صحیح مسلم۔

لیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور زیادہ اُٹھاؤ۔'' میں نے اور زیادہ اُٹھالیا اس کے بعد میں اس کا خاص خیال رکھتا لوگوں میں سے کسی نے کہا تہبند کہاں تک اونچا ہونا چاہیے۔ کہا: ''نصف پنڈلیوں تک۔''

9 وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ)) ①

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سفید کپڑے پہنا کرو، یہ پاکیزہ تر اور عمدہ تر ہوتے ہیں اور سفید کپڑوں میں ہی اپنے مردوں کو کفن پہنایا کرو۔''

10 وَقَالَ ﷺ ((مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذِلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) ②

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت و رسوائی کا لباس پہنائیں گے۔''

11 وَقَالَ ﷺ ((كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَأَتْكَ اِثْنَتَانِ سَرَفٌ وَمَخِيْلَةٌ)) ③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ جو تم چاہتے ہو اور پہنو جو تم چاہتے ہو، البتہ دو چیزوں سے اجتناب کرو۔ اسراف اور تکبر۔''

خلاصہ

1 امام نووی رحمہ اللہ لباس کے بارے میں احادیث ذکر کرنے کے بعد یہ خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ اسبال تہبند، قمیص، پگڑی اور کپڑے وغیرہ میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ٹخنوں کے نیچے تک تکبر کی بنا پر لٹکاتا ہے تو یہ شرعاً ناجائز ہے اگر تکبر نہیں تو مکروہ ہے۔ مستحب یہ ہے کہ پنڈلیوں کے درمیان تک ہو، البتہ ٹخنوں تک جائز ہے اس میں شرعاً کوئی کراہت نہیں، لیکن ٹخنوں کے نیچے تک کپڑے کو لٹکانا شرعاً ممنوع ہے۔

① مسند امام احمد۔ ② مسند امام احمد۔ ③ صحیح بخاری۔

2 حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری میں اپنی رائے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ٹخنوں کے نیچے لباس کو لٹکانا جائز نہیں ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہے۔ مردوں کے ٹخنوں کے نیچے کپڑے کو لٹکانا جائز نہیں ہے، البتہ عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں، پھر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حاصل کلام یہ ہے کہ مردوں کے لیے دو صورتیں ہیں ایک صورت تو مستحب ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرد اپنا تہبند نصف پنڈلیوں تک رکھیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ ان کے لیے تہبند کو ٹخنوں تک رکھنا جائز ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے کلام کا مفہوم یہ ہے کہ تہبند کی لمبائی یا شلوار کی لمبائی ٹخنوں کے نیچے تک جائز نہیں ہے۔

3 وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا)) [1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر دو زرد رنگ کے کپڑے دیکھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ کافروں کے کپڑے ہیں انہیں نہ پہنو۔''

فوائد الحدیث

ا کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کافروں کے کپڑے پہنے یا ان جیسا لباس زیب تن کرے رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں یہ ارشاد فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) [2]

جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ ان میں سے ہے۔

آج کل اسلامی ممالک میں کافروں سے مشابہت کرتے ہوئے تنگ پتلون پہننے کا عام رواج ہے۔ میں نے ایک عالم دین کی زبان سے سنا ان سے ایک نوجوان نے سوال کیا کہ تنگ پتلون پہننا شرعاً کیسا ہے انہوں نے اسے جواب دیا کہ یہ حرام ہے کیونکہ اس میں جسم کا ستر ظاہر ہوتا ہے

---

[1] صحیح مسلم۔ [2] سنن ابو داؤد۔

اور کافروں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔

۲ سر کا لباس اقوامِ عالم میں شعار اور علامت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔بعض لوگ سر پر ہیٹ پہنتے ہیں ۔بعض دولت مند یا کارکن دھوپ سے بچاؤ کے لیے ہیٹ پہنتے ہیں مسلمان اگر ہیٹ کی بجائے ٹوپی یا پگڑی پہنیں یا رومال پہنیں تو یہ ان کے سروں کے لیے زیادہ مناسب ہے۔ اس طرح مسلمان کافروں کے ساتھ مشابہت سے بچ جائیں گے کافروں کے ساتھ مشابہت بہت عام ہو چکی ہے ہمارے مسلمان بھائیوں کا احساس ہی ختم ہو چکا ہے۔ کہ اس میں شریعت کی مخالفت ہوتی ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ہم بھلا کافروں کے ساتھ لڑائی کس طرح کریں گے ہم تو ان کی لباس اور عادات میں مشابہت اختیار کرنے پر فخر کرتے ہیں۔ ہمیں تو یہ چاہیے تھا مفید کاموں میں ان کی نقل کرتے۔ مثلاً ہوائی جہاز، ٹینک توپ اور دیگر اسلحہ بنانے میں ان سے استفادہ کرتے تاکہ ان چیزوں سے ہم اپنے دین اور وطن کا دفاع کرتے۔لیکن ہم تو فضولیات میں کافروں کے نقال بن کر رہ گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

۴۶ مسلمان عورت کا لباس

اسلام کے مطابق لباس کے اصول جیسے مرد کے لیے بیان ہوئے ہیں ایسے ہی عورتوں کے لیے بھی بیان ہوئے ہیں۔

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يَاۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ ①

''اے نبی! (ﷺ) اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔''

2 وَقَالَ ﷺ ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَآءُ بِذُيُوْلِهِنَّ ؟ قَالَ ((يُرْخِيْنَ شِبْرًا)) قَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ ((فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ)) ②

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے کپڑے کو تکبر کی وجہ سے گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھیں گے۔'' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ عورتیں اپنے دامنوں کے بارے میں کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ وہ ایک بالشت لٹکا لیا کریں۔'' اس نے کہا کہ اس طرح تو ان کے پاؤں ننگے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو وہ ایک ہاتھ لٹکا لیں اس سے زیادہ نہ کریں۔''

فوائد القرآن والحدیث

1 عورت کا لباس کھلا اور لمبا ہو جس سے عورت کے پاؤں بھی دکھائی نہ دیں۔ اس کے برعکس مردوں کو رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ وہ اپنے تہبند یا شلوار وغیرہ نصف پنڈلیوں تک رکھیں۔

---

① سورة الاحزاب۔ ② جامع ترمذی۔

ٹخنوں سے نیچے بالکل لٹکنے نہ دیں لیکن ہمارے اس دور میں معاملہ بالکل برعکس ہے۔ مرد اپنا لباس ٹخنوں سے نیچے تک رکھتے ہیں اور اس طرح جہنم میں داخلے کے درپے ہوتے ہیں، جبکہ عورتیں اپنا لباس گھٹنوں کے اوپر تک مختصر کر دیتی ہیں اور اس طرح وہ اپنے آپ کو جنت میں داخل ہونے سے محروم کر لیتی ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا:

((نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا)) [1]

"عورتیں بظاہر لباس زیب تن کیے ہوئے لیکن دراصل برہنہ، دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والی، خود دوسروں کی طرف مائل ہونے والی ان کے سر اونٹ کی ایک جانب جھکی ہوئی کوہان کی مانند، وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پا سکیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو دور کے فاصلے سے آ رہی ہوگی۔"

اس حدیث کا مطلب و مفہوم یہ ہے کہ جو عورت اپنی پنڈلی یا جسم کے کسی حصے کو برہنہ رکھتی ہے اور ناز و نخرے سے چلتی ہے اور اپنے سر کے بالوں کی چوٹی اونٹ کی کوہان کی مانند بناتی ہے، اس وقت تک وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گی جب تک وہ اپنے ان جرائم کی سزا نہ پالے۔

2 سوچنے کی یہ بات ہے کہ اگر عورت کا پاؤں برہنہ رکھنا جائز نہیں تو اس کا چہرہ تو بدرجہ اولیٰ چھپا کر رکھنا ضروری ہے کیونکہ چہرے کے برہنہ رکھنے میں زیادہ فتنہ ہے۔

عورت کی بے پردگی کافروں کی تقلید ہے اور سراسر انکی نقالی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) [2]

جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ ان میں سے ہے۔

کاش کہ ہم ایجادات میں ان کی پیروی اور نقالی کرتے جو فائدہ دیں لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ کسی شاعر نے کہا:

---

[1] صحیح مسلم۔ [2] صحیح بخاری۔

قَلَّدُوا الْغَرْبِيَّ لٰكِنْ بِالْفُجُوْرِ
وَعَنِ اللُّبِّ اِسْتَعَاضُوْا بِالْقُشُوْرِ

انہوں نے مغرب کی تقلید کی لیکن صرف بے حیائی میں مغز کے بدلے صرف چھلکے پر اکتفا کیا۔
ان کو دیکھ کر اپنے دفاع کے لیے جدید اسلحہ بناتے اور آبدوزیں تیار کرتے جو ہمارے لیے مفید ہوتیں۔

3 ذمے دار باپ، خاوند اور بھائی ہے یہ اپنے خاندان کی عورتوں کے نگران ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ)) ①

''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تمہارا ہر ایک اپنی رعیت کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔''

۴۷ سونا اور انگوٹھی پہننے میں شریعت کے احکام

1 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ②

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنائی جس میں محمد رسول اللہ (ﷺ) کے الفاظ منقش کرائے۔

2 وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ③

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

---

① متفق علیہ۔ ② ایضًا۔ ③ ایضًا

3 وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ وَطَرَحَهُ وَقَالَ:((يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ)) فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ مِنْ خَاتَمِكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ [1]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ ﷺ نے وہ اُتار کر پھینک دی اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص آگ کا انگارا اپنے ہاتھ میں لینے کا قصد کرتا ہے اور اسے ہاتھ میں رکھتا ہے؟'' رسول اللہ ﷺ جب تشریف لے گئے تو اس شخص سے کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی اُٹھالو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ اس نے کہا یہ ہرگز نہیں ہوسکتا جسے رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا میں اسے کبھی نہیں پکڑوں گا۔

4 وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَلْبَسَ خَاتَمِيْ فِيْ هٰذِهٖ أَوْ فِي الَّتِيْ تَلِيْهَا وَاَشَارَ اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا [2]

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا اور درمیانی اور اس کے ساتھ والی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

سنن نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى

رسول اللہ ﷺ نے مجھے شہادت اور درمیانی کی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا۔

5 وَقَالَ ﷺ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ حَرِيْرًا وَلَا ذَهَبًا)) [3]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ریشم اور سونا نہ پہنے۔''

---

[1] صحيح مسلم۔ [2] ايضا۔ [3] مستدرك حاكم۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی تصدیق کی۔

6 وَقَالَ ﷺ ((عَنِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ هٰذَانِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ حِلٌّ لِإِنَاثِهَا))[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونا اور ریشم میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہے اور اس کی عورتوں کے لیے حلال ہے۔“

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

ملاحظہ: وہ ریشم ممنوع ہے جو ریشم کے کیڑے سے برآمد ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں جو سلک کا کپڑا ہے وہ ریشم کے زمرے میں نہیں آتا۔

7 وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى عَلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ هٰذَا شَرٌّ هٰذَا حِلْيَةُ اَهْلِ النَّارِ فَأَلْقَاهُ فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ (فِضَّةٍ) فَسَكَتَ عَنْهُ[2]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک صحابی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ نے اس سے منہ پھیرا۔ اس نے لوہے کی انگوٹھی بنالی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی بری ہے یہ جہنمیوں کا زیور ہے۔“ اس نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنالی آپ ﷺ چاندی کی انگوٹھی دیکھ کر خاموش ہو گئے۔

8 وَقَالَ ﷺ ((مَنْ لَبِسَ الذَّهَبَ مِنْ أُمَّتِيْ فَمَاتَ وَهُوَ يَلْبَسُهٗ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ذَهَبَ الْجَنَّةِ))[3]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے جس نے سونا، پہنا اور وہ اسے پہنے ہوئے مر گیا اللہ تعالیٰ اس پر جنت کا سونا حرام کر دے گا۔“

فوائد الحدیث

1 سونے کا زیور مردوں کے لیے حرام ہے، اور عورتوں کے لیے حلال ہے۔ ہر مسلمان پر یہ

---

[1] سنن ابو داؤد والنسائی۔ [2] مسند امام احمد۔ [3] ایضًا۔

واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول علیہ السلام کے احکامات کو تسلیم کرے۔

۲ مردوں کے لیے منگنی کے موقع پر سونے کی انگوٹھی پہنا کبیرہ گناہ ہے۔ یہ حرام ہے یہ دین اسلام کی صریحاً مخالفت ہے۔ اس شخص نے کافروں اور نصرانیوں کی تقلید کی جنہوں نے منگنی کی انگوٹھی کی بدعت کو ایجاد کیا۔ جو کسی قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہی میں سے ہوتا ہے۔ سونے کی انگوٹھی پہننے میں عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔

لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ ①

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں۔

۳ مردوں کے لیے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ منگنی کی مناسبت سے نہ ہو کیونکہ مسلمان کے لیے کافروں کی مشابہت کرنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

۞۞۞

۴۸ لباس میں زینت کا مسئلہ

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ ②

حافظ ابن کثیر اس آیت کریمہ کی تفسیر کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے کپڑوں کو دھولیں اور اپنے نفس کو گناہوں اور نافرمانیوں سے پاک کرلیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

2 ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ ③

''اے بنی آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کریم کی تفسیر کے ضمن میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ان کا فرمان ہے کہ لوگ بیت اللہ کا طواف برہنہ کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ

---

① جامع ترمذی۔ ② سورۃ المدثر۔ ③ سورۃ الاعراف۔

نے ان کو زینت اختیار کرنے کا حکم دیا، یعنی انہیں لباس پہن کر طواف کرنے کا حکم دیا۔ جس سے ستر چھپ جائے اور انہیں یہ حکم دیا کہ ہر مسجد میں لباس زیب تن کر کے زیب و زینت کے ساتھ جایا کرو حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ یہ بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس سے یہ دلیل بنتی ہے کہ نماز ادا کرنے کے لیے خوبصورت لباس پہننا مستحب ہے۔

اور خاص طور پر جمعہ کے دن اور عید کے دن خوبصورت لباس پہننا اور خوشبو رگانا زینت اختیار کرنے کے زمرے میں آئے گا۔ مسواک کرنا اس سے بھی افضل ہے اور افضل لباس سفید رنگ کا ہے۔

3 وَقَالَ ﷺ ((اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَإِنَّهَا اَطْهَرُ وَ اَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ)) ①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفید کپڑے پہنا کرو۔ یہ پاکیزہ تر اور عمدہ تر ہوتے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔''

4 وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرْبُوعًا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ ②

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے میں نے آپ کو سرخ رنگ کے جبے میں دیکھا میں نے آپ ﷺ سے زیادہ حسین و جمیل کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔

5 وَ قَالَ ﷺ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ)) ③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔'' ایک آدمی نے کہا کہ ایک شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو، اس کا جوتا اچھا ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بلا شبہ اللہ حسین اور حسن و جمال کو پسند کرتا

---

① مسند امام احمد۔ ② متفق علیه۔ ③ صحیح مسلم۔

ہے۔تکبر تو حق کو مسترد کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کو کہتے ہیں۔''

6 ابوالاحوص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا میں نے معمولی سے کپڑے پہن رکھے تھے رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''تیرے پاس مال ہے؟''میں نے کہا جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون سا مال ہے؟'' آدمی نے کہا اونٹ، گائے، بکریاں، گھوڑے اور غلام۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے فضل وکرم کا اثر تجھ پر ظاہر ہونا چاہیے۔''[1]

7 وَقَالَ ﷺ ((مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ))[2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت اور فضل وکرم کیا ہو تو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے پر اس نعمت کا اثر دکھائی دے۔''

۴۹ نماز اور لوگوں کے لیے زینت

1 قَالَ ﷺ ((مَا عَلٰى أَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَوْمَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَّجَدْتُّمْ اَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ))[3]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کے لیے کوئی ہرج نہیں کہ وہ جمعہ کے دن کے لیے اپنے خاص دو کپڑے بنالے جو عام محنت مزدوری کے کپڑوں کے علاوہ ہوں۔''

2 عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ بَنِيْ اَنْمَارٍ فَبَيْنَمَا اَنَا تَحْتَ شَجَرَةٍ اِذَا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

جَابِرٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلُمَّ اِلَى الظِّلِّ

---

[1] مسند امام احمد۔ [2] مسند امام احمد۔ [3] سنن ابو داؤد۔

اَلرَّسُوْلُ ﷺ :((یَأْتِیْ وَیُسَلِّمُ وَیَنْزِلُ)) فَیَأْتِیْ جَابِرٌ بِصِغَارِ الْقِثَّاءِ وَیُقَرِّبُهٗ اِلَی الرَّسُوْلِ ﷺ

اَلرَّسُوْلُ ﷺ ((مِنْ اَیْنَ لَکُمْ هٰذَا ؟))

جَابِرٌ : خَرَجْنَا بِهٖ مِنَ الْمَدِیْنَةِ یَخْرُجُ رَاعٍ لِجَابِرٍ وَعَلَیْهِ بُرْدَانٌ قَدْ اَخْلَقَا فَنَظَرَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اَلرَّسُوْلُ:((اَمَا لَهٗ ثَوْبَانِ غَیْرَ هٰذَیْنِ ؟))

جَابِرٌ بَلٰی : لَهٗ ثَوْبَانِ فِی الْعَیْبَةِ کَسَوْتُهٗ اِیَّاهُمَا :

اَلرَّسُوْلُ ﷺ ((فَادْعُهٗ فَیَلْبَسْهُمَا)) یَأْتِی الرَّاعِیْ : وَیَلْبَسُ ثَوْبَیْنِ وَیَذْهَبُ

اَلرَّسُوْلُ ﷺ ((مَالَهٗ ؟ ضَرَبَ اللّٰهُ عُنُقَهٗ اَلَیْسَ هٰذَا خَیْرًا ؟))

اَلرَّاعِیْ یَسْمَعُ کَلَامَ الرَّسُوْلِ ﷺ

اَلرَّاعِیْ یَتَفَاءَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ !

اَلرَّسُوْلُ ﷺ ((فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)) اَلرَّجُلُ یُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم غزوہ بنی انمار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ میں درخت کے سائے تلے بیٹھ گیا تو رسول اللہ ﷺ بھی وہاں تشریف لے آئے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ سائے میں تشریف رکھیے۔ رسول اللہ ﷺ آتے ہیں، سلام کہتے ہیں اور وہاں تشریف رکھ لیتے ہیں، تو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ چھوٹی چھوٹی ککڑیاں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ دریافت کرتے ہیں کہ یہ کہاں سے لائے؟ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم یہ مدینہ منورہ سے لائے۔ اتنے میں جابر رضی اللہ عنہ کا چرواہا باہر نکلا اس نے دو پھٹی پرانی چادریں پہن رکھی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''کیا اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی کپڑے نہیں؟''

[1] مؤطا امام مالك ومستدرك حاكم۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیوں نہیں اس کے پاس دو کپڑے ہیں جو میں نے اسے پہننے کے لیے دیے ہیں اس نے وہ صندوق میں رکھے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو بلاؤ'' چرواہا آجاتا ہے۔ وہ دو نئے کپڑے پہنتا ہے اور چلا جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے کیا ہوا اس کی گردن ماری جائے کیا یہ اس کے لیے بہتر نہیں؟'' چرواہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنتا ہے اور اس سے اللہ کی راہ میں لڑنے کی تعبیر سمجھتا ہے اور عرض کرتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! تم اللہ کی راہ میں لڑو گے۔'' اور وہ شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا۔

۞۞۞

۵۰ نظافت اسلام سے ہے

صاف ستھرا رہنا، اچھے کپڑے پہننا اور صفائی رکھنے کو اسلام نے قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے اور کچھ چیزوں کو فطرت قرار دیا ہے، یعنی وہ مسلمان کو عادت اور فطرت کے طور پر اپنانی چاہییں۔

1 عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرًا فِيْ مَنْزِلِنَا فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ: ((أَمَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ؟)) وَرَأَى رَجُلًا اٰخَرَ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: ((أَمَا كَانَ هٰذَا يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ))[1]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر ملاقات کے لیے تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پراگندا حال ہے اور اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے اپنے بالوں کو درست کر لیتا؟'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے شخص کو دیکھا جس نے میلے کچیلے کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اسے پانی نہیں ملا کہ اس سے اپنے کپڑے دھو لیتا؟''

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

---

① مسند امام احمد۔

2 وَقَالَ ﷺ ((مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ)) ①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے بال ہوں اسے چاہیے کہ وہ ان کی تعظیم کرے۔''

3 وَ قَالَ ﷺ ((عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ وَ إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَ السِّوَاكُ وَ اسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَ قَصُّ الْاَظَافِرِ وَ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَ نَتْفُ الْإِبِطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ إِنْتِقَاصُ الْمَاءِ وَ الْمَضْمَضَةُ)) ②

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دس چیزیں فطرت سے ہیں:

۱۔ مونچھوں کا کترنا۔	۲۔ داڑھی کا بڑھانا۔
۳۔ مسواک کرنا۔	۴۔ ناک میں پانی چڑھانا۔
۵۔ ناخن کاٹنا۔	۶۔ انگلیوں کے پورے دھونا۔
۷۔ بغلوں کے بال نوچنا۔	۸۔ زیرناف بال مونڈھنا۔
۹۔ استنجا کرنا۔	۱۰۔ کلی کرنا۔''

4 وَقَالَ ﷺ ((خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ اَلْخَتَّانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَتَقْلِيْمُ الْاَظَافِرِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ)) ③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔''

۱ ختنہ۔	۲ زیرناف بال صاف کرنا۔
۳ ناخن کاٹنا۔	۴ بغلوں کے بال نوچنا۔
۵ مونچھوں کا کترنا۔	

5 وَقَالَ ﷺ ((لَوْلَا اَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ اَوْ عَلَى النَّاسِ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ)) ④

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت کے لیے دشوار نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے وقت

---

① سنن ابو داؤد ۔ ② صحیح مسلم ۔ ③ متفق علیه ۔ ④ متفق علیه ۔

مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“

6 وَقَالَ ﷺ ((اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ)) ①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسواک منہ کی طہارت اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔“

۞۞۞

۵۱ سلام کے آداب

السلام علیکم کہنا اور اس کا جواب دینا شعائر اسلام سے ہے اور اسے مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

1 ﴿وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا﴾ ②

”جب تمہیں سلامتی کی دعا دی جائے تو تم بھی اس سے اچھی سلامتی کی دعا دو یا جواب میں وہی کہہ دو۔“

2 وَقَالَ ﷺ ((اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ)) ③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل وہ ہے جس نے پہلے سلام کیا۔“

3 وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ ((قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَ تُقْرِءُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ)) ④

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اسلام کے کون سے اعمال زیادہ بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کھانا کھلاؤ اور سلام کہو، جس کو جانتے ہو اور جس کو نہیں جانتے۔“

4 وَقَالَ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا

① سنن نسائی۔ ② سورۃ النساء ③ سنن ابو داؤد۔ ④ متفق علیہ۔

حَتّٰى تَحَابُّوا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)) ①

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تم ایمان نہ لے آؤ اور تم مؤمن نہیں بن سکتے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت والفت سے پیش نہ آؤ، کیا میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں اگر تم اس پر عمل پیرا ہو جاؤ تو تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت، شفقت اور پیار سے رہنے لگو؟ ایک دوسرے کے ساتھ سلام خوب کیا کرو۔“

5 وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)) ②

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سوار پیدل چلنے والے کو سلام کہے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کہیں۔“

6 وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلَى الصِّبْيَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ③

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔

7 وَقَالَ ﷺ ((اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتٰبِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكُمْ)) ④

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تمہیں اہل کتاب سلام کہیں تو تم انہیں ”وعلیکم“ کہہ دیا کرو۔“

8 وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((عَشْرٌ)) ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ ((عِشْرُوْنَ)) ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ ((ثَلَاثُوْنَ)) اَيْ حَسَنَةً ⑤

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے کہا السلام علیکم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے

---

① صحیح مسلم۔ ② متفق علیہ۔ ③ ایضًا۔ ④ ایضًا ⑤ جامع ترمذی وابو داؤد

دس نیکیاں ملیں۔'' پھر دوسرا آدمی آیا تو اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔آپ ﷺ نے اسے جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا:''اسے بیس نیکیاں ملیں۔'' پھر تیسرا آدمی آیا تو اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہا۔آپ ﷺ نے اسے بھی جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا،تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''اسے تیس نیکیاں ملیں۔''

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

9 وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ)) ①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اس گھر کے رہنے والوں کو سلام کہو۔ اور جب تم نکلو اس گھر کے رہنے والوں کو سلام کے ساتھ الوداع کہو۔''

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

10 وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ یَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَیْكَ وَ عَلٰی اَهْلِكَ)) ②

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کہو۔تو یہ تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے باعث برکت ہوگا۔''

11 وَ قَالَ ﷺ ((مَنْ بَدَأَ بِالْكَلَامِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِیْبُوْهُ)) ③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس نے سلام کہنے سے پہلے ہی گفتگو شروع کر دی تو تم اسے جواب نہ دو۔''

12 وَ قَالَ ﷺ ((اِذَا لَقِیَ اَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَهٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ)) ④

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی سے ملے تو سلام کہے اگر

① بیہقی۔ ② جامع ترمذی۔ ③ مستدرك حاکم۔ ④ سنن ابو داؤد۔

دونوں کے درمیان کوئی درخت ،کوئی دیوار یا کوئی پتھر وغیرہ حائل ہو جائے پھر وہ اس سے ملے تو اسے سلام کہے۔''

13 وَقَالَ ﷺ ((يُجْزِىءُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا اَنْ يُسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِىءُ عَنِ الْجُلُوسِ اَنْ يُرَدَّ اَحَدُهُمْ)) ①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جماعت اگر گزر رہی ہو اور ان میں سے ایک فرد سلام کہہ دے تو کافی ہوگا اور بیٹھے لوگوں سے ایک ہی فرد اس کا جواب دے دے تو سب کی طرف سے کافی ہوگا۔''

14 وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنِي لِحَاجَةٍ ثُمَّ اَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يَسِيْرُ (قَالَ قُتَيْبَةُ يُصَلِّيْ) فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِيْ فَقَالَ: ((اِنَّكَ سَلَّمْتَ اٰنِفًا وَاَنَا اُصَلِّيْ)) وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِيْنَئِذٍ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ②

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا میں آپ سے ملا تو آپ چل رہے تھے۔قتیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ ﷺ کو سلام کہا آپ ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا جب آپ فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا: ''آپ نے ابھی ابھی مجھے سلام کہا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔'' آپ ﷺ نے مشرق کی طرف رُخ کیا ہوا تھا۔

15 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ رَاَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ؟ قَالَ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَبَسَطَ كَفَّهُ ③

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ نے نبی کریم ﷺ کو کیسے دیکھا کہ وہ کس طرح جواب دیتے ہیں جب لوگ آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے؟ انہوں نے کہا آپ اس طرح کرتے تھے ساتھ ہی انہوں نے اپنی ہتھیلی کو پھیلا دیا۔

---

① سنن ابو داؤد۔ ② صحیح مسلم۔ ③ سنن ابو داؤد۔

اس حدیث سے یہ دلیل ملتی ہے کہ اگر کوئی نماز پڑھنے والے کو سلام کہے تو نماز پڑھنے والا اسے ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دے منہ سے نہ بولے۔ جب نماز پڑھنے والے کو سلام کیا جا سکتا ہے تو قاری، ذکر کرنے والے اور مدرس کو سلام کرنا بالا ولی جائز ہے۔

❁❁❁

۵۲ مصافحہ کرنا کہ بوسہ لینا

مصافحہ کرنے کا بہت اجر ہے ملاقات کے وقت سلام کے ساتھ مصافحہ کرنا بھی مشروع ہے لیکن بوسہ کرنا جائز نہیں۔

1 عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ نَعَمْ ①

ابوخطاب قتادہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں مصافحہ تھا؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔

2 قَالَ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَلَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَّتَفَرَّقَا)) ②

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو مسلمان جب آپس میں ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ان کو بخش دیا جاتا ہے۔''

3 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس کل کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو اسلام کے حق میں تمہاری نسبت نرم دل ہوں گے۔''

اشعری لوگ آ گئے ان میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے جب وہ مدینہ منورہ کے قریب آئے تو یہ شعر پڑھنے لگے۔

غَدًا نَلْقِي الْأَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَصَحِبَهُ

''کل ہم پیاروں سے ملیں گے سیدنا محمد ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملیں گے''

---

① صحیح بخاری۔ ② سنن ابو داؤد۔

جب وہ آئے تو انہوں نے مصافحہ کیا، سب سے پہلے انہوں نے مصافحہ کیا۔ [1]

4 وَ قَالَ ﷺ ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا لَقِيَ الْمُؤْمِنَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَأَخَذَ بِيَدِهٖ فَصَافَحَهٗ تَنَاثَرَتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرَةِ)) [2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن جب دوسرے مؤمن سے ملتا ہے اور اسے سلام کہتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔''

5 وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ مِنَّا يَلْقِيْ أَخَاهُ أَوْ صَدِيْقَهٗ اَيَنْحَنِيْ لَهٗ ؟ قَالَ :((لَا)) قَالَ :((اَفَيَلْتَزِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ ؟ قَالَ :((لَا)) قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدِهٖ وَ يُصَافِحُهٗ قَالَ :((نَعَمْ)) [3]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی اپنے بھائی یا دوست کو ملتا ہے کیا اس کے لیے جھک سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے پوچھا کیا اس سے چمٹ کر اس کا بوسہ لے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے پوچھا کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' یہ حدیث حسن ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب سفر سے واپس آتے تو ایک دوسرے سے معانقہ کیا کرتے تھے۔

کسی عالم دین یا بزرگ کا احتراماً ہاتھ چومنا جائز ہے بشرطیکہ وہ تکبر اور تبرک کی بنا پر اپنا ہاتھ آگے نہ بڑھائے، البتہ ہاتھ چومنے کو اپنی عادت نہ بنالے اور نہ ہی مصافحہ کرنے سے گریز کرے اور نہ ہی کسی کو سلوٹ مارے کیونکہ اس میں کفار کی مشابہت پائی جاتی ہے۔

---

[1] مسند امام احمد۔ [2] الترغیب والترھیب۔ [3] جامع ترمذی۔

۵۳ میں عورتوں کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا

مصافحہ کرنا سنت ہے مگر عورتوں سے مصافحہ کرنا حرام ہے اس سے رکنا چاہیے۔

1 وَقَالَ ﷺ: ((اِنِّیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِائَةِ اِمْرَءَ ةٍ كَقَوْلِیْ لِاِمْرَءَ ةٍ وَاحِدَةٍ)) ①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں عورتوں کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا میرا ایک سو عورت سے کوئی بات کہنا ایسا ہی ہے جیسے کسی ایک عورت سے بات کہنا ہو۔''

2 وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ اِمْرَءَ ةً قَطُّ فِی الْمُبَايَعَةِ مَا بَايَعَهُنَّ اِلَّا بِقَوْلِهٖ قَدْ بَايَعْتُكِ عَلٰی ذٰلِكِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں اللہ کی قسم کسی اجنبی عورت کو کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے بیعت کرتے وقت نہیں چھوا۔ آپ ﷺ نے عورتوں سے زبانی بیعت کا کہا آپ نے اس موقع پر صرف یہ کہا کہ میں نے ان شرائط پر تیری بیعت لی۔

3 وَقَالَ ﷺ: ((لِاَنْ يُّطْعَنَ فِیْ رَأْسِ اَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِّنْ حَدِيْدٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمَسَّ اِمْرَءَ ةً لَا تَحِلُّ لَهٗ)) ②

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کے سر پر لوہے کی سوئی کا چبھویا جانا کہیں بہتر ہے اس بات سے کہ وہ کسی ایسی عورت کو ہاتھ لگائے جو اس کے لیے حلال نہیں۔''
سلسلہ صحیحہ میں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

---

① جامع ترمذی۔ ② طبرانی۔

۵۴ چھینک اور جمائی کے آداب

1 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَہُ التَّثَاءُ بَ فَاِذَا عَطِسَ اَحَدُکُمْ وَحَمِدَ اللّٰہَ کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاَمَّا التَّثَاءُ بُ فَاِنَّمَا ھُوَ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَ بَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّہٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَثَاءَ بَ ضَحِکَ مِنْہُ الشَّیْطٰنُ)) ①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی لینے کو ناپسند کرتا ہے جب تم میں سے کوئی ایک چھینک مارے اور الحمد للہ کہے، ہر اس مسلمان کا حق ہے جو اسے سنے وہ اس کے حق میں یرحمک اللہ کہے۔ رہا جمائی لینا تو یہ شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی ایک کو جمائی آئے تو وہ حسب استطاعت روکے بلاشبہ تم میں سے کوئی ایک جب جمائی لیتا ہے تو اس پر شیطان ہنستا ہے۔''

مسلم کی ایک روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک ''ہا'' کہتا ہے تو اس سے شیطان ہنس پڑتا ہے۔''

2 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو وہ یہ کہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' (اللہ کا شکر ہے۔) اس کا بھائی یا ساتھی کہے: '' یَرْحَمُکَ اللّٰہُ '' (اللہ تجھ پر رحم کرے)، تو چھینک لینے والا اس کے جواب میں کہے: '' یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ '' اللہ تجھے ہدایت دے اور تیرے حال کو بہتر کرے۔''②

3 وَقَالَ ﷺ ((اِذَا عَطِسَ اَحَدُکُمْ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتُوْہُ وَاِنْ لَّمْ یَحْمَدِ اللّٰہَ فَلَا تُشَمِّتُوْہُ)) ③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے اور وہ '' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہے تو تم اس کے جواب میں ''یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ''کہو اور اگر وہ '' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' نہ کہے تو تم بھی اسے

---

① صحیح بخاری۔ ② ایضا۔ ③ صحیح مسلم۔

"یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" نہ کہو۔"

4 وَقَالَ ﷺ ((إِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى فَمِهٖ فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ))[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی ایک کو جمائی آئے تو وہ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ لے، اس لیے کہ شیطان داخل ہو جاتا ہے۔"

5 وَكَانَ ﷺ إِذَا عَطِسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْ ثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ [2]

رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تھی تو آپ اپنا چہرہ اپنے ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لیتے تھے اور اس سے آپ کی آواز پست ہو جاتی۔

6 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر کسی کو تین مرتبہ چھینک آئے تو اس کا جواب دیا جائے اور اگر تین مرتبہ سے زیادہ مرتبہ آئے تو اس کی مرضی ہے اسکا جواب دیا جائے یا نہ دیا جائے۔"[3]

7 سیدنا نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منہ کر کے چھینک ماری اور اس نے کہا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر میں بھی جواب میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" کہوں ایسی تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تعلیم نہیں دی۔ ہمیں تو رسول اللہ ﷺ نے یہ سکھلایا ہے کہ ہم یہ کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ [4]

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کے مطابق عمل پیرا ہونا زیادہ افضل اور مناسب ہے۔

❁❁❁

---

[1] صحیح مسلم۔ [2] جامع ترمذی۔ [3] ابو داؤد، ترمذی۔ [4] جامع ترمذی۔

۵۵ سفید بالوں کو رنگ کرو لیکن سیاہ رنگ سے اجتناب کرو

1 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ ①

''جو رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے تمہیں روک دے اس سے باز آ جاؤ۔''

2 وَقَالَ ﷺ ((جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى خَالِفُوا الْمَجُوْسَ)) ②

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مونچھوں کو کٹاؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مجوس کی مخالفت کرو۔''

3 وَقَالَ ﷺ ((إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبَغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ)) ③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ بالوں کو رنگتے نہیں تم ان کی مخالفت کرو۔''

4 وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ بِأَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَلِحْيَتُهُ وَرَأْسُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((غَيِّرُوْهٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ)) ④

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا ان کی داڑھی اور سر ثغامہ کی مانند سفید تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو کسی چیز سے بدلو لیکن کالے رنگ سے اجتناب کرو۔''

5 وَقَالَ ﷺ ((يَكُوْنُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُوْنَ رِيْحَ الْجَنَّةِ)) ⑤

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخر زمانے میں کچھ لوگ سیاہ رنگ سے بالوں کو رنگیں گے جیسا کہ کبوتر کے پوٹے ہوتے ہیں وہ جنت کی خوشبو نہیں پا سکیں گے۔''

6 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چمڑے کا جوتا پہنتے تھے۔ اور اپنی داڑھی کو زرد رنگ اور زعفران سے رنگتے تھے اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا

---

① سورۃ الحشر ۵۹۔ ② صحیح مسلم۔ ③ صحیح بخاری۔

④ صحیح مسلم۔ ⑤ ابو داؤد، سنن نسائی۔

کرتے تھے۔ ①

7 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَاءِ فَقَالَ ((مَا أَحْسَنَ هٰذَا؟)) قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ الْحِنَاءَ وَالْكَتَمَ فَقَالَ: ((هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا)) ثُمَّ مَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ: ((هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ)) ②

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک شخص گزرا اس نے بالوں کو مہندی سے رنگا ہوا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کس قدر اچھا لگتا ہے؟'' کہتے ہیں کہ ایک دوسرا شخص گزرا اس نے بالوں کو مہندی اور وسمے کی آمیزش سے رنگا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس شخص سے بھی زیادہ اچھا لگتا ہے۔'' کہتے ہیں کہ وہاں سے ایک اور شخص گزرا اس نے بالوں کو زرد رنگ کیا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واہ کیا کہنے یہ سب سے اچھا لگتا ہے۔''

8 وَقَالَ ﷺ ((غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا الْيَهُودَ)) ③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفید بالوں کا رنگ بدلو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو۔''

9 عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے بال نکال کر دکھلائے وہ رنگین تھے۔ ایک دوسری روایت میں مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیوی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے رسول اللہ ﷺ کے بال دکھلائے جو سرخ رنگ کے تھے۔ ④

10 خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَشْيَخَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِيضٌ لِحَاهُمْ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ حَمِّرُوْا أَوْ صَفِّرُوْا وَخَالِفُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ)) ⑤

رسول اللہ ﷺ انصار کے چند بوڑھے لوگوں کی طرف نکلے ان کی داڑھیاں سفید تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے خاندان انصار! بالوں کو سرخ کردیا زرد کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔''

① سنن نسائی۔ ② سنن ابو داؤد۔ ③ سنن نسائی
④ صحیح بخاری۔ ⑤ مسند امام احمد۔

11 امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ زندگی میں بالوں کو ایک مرتبہ رنگنا واجب ہے۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ پسند ہے کہ بالوں کو رنگنا چھوڑا نہ جائے اہل کتاب کی تشبیہ سے ہر صورت اجتناب کرنا ضروری ہے۔

شوافع کے نزدیک بالوں کو رنگ دینے کے حوالے سے دو قول ہیں ایک تو یہ ہے کہ وہ بالوں کو کالا رنگ دینے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ بالوں کو کالا رنگ دینے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ ①

۵۶ رسول اللہ ﷺ کا ہم پر حق

بلا شبہ رسول اللہ ﷺ کے ہم پر حقوق و واجبات ہیں مسلمان جب ان حقوق و واجبات کو ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے فائدہ دیتا ہے اور اسے آپ کی شفاعت کی سعادت بخشے گا۔ اور اسے رسول اللہ ﷺ کے حوضِ کوثر پر وارد ہو کر سیراب ہونے کی سرفرازی عطا کرے گا۔

1 رسول اللہ ﷺ کا ہم پر پہلا یہ حق ہے کہ آپ کے ساتھ جان، مال، خاندان اور اولاد سے بڑھ کر محبت کی جائے۔

2 دوسرا حق یہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی توحید، اس سے مدد حاصل کرنے، صداقت، امانت، حسنِ اخلاق اختیار کرنے کا جو بھی حکم دیا اس کی اطاعت کی جائے۔ آپ ﷺ کے یہ تمام احکام قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں موجود ہیں۔

3 رسول اللہ ﷺ کا تیسرا حق یہ ہے کہ ہم شرک سے کلی طور پر اجتناب کریں جس سے رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو ڈرایا ہے اور وہ یہ ہے کہ غیر اللہ کی عبادت اختیار کرنا مثال کے طور پر انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کو مدد کے لیے پکارنا یہ شرک ہے۔ جس سے بچنا ہر اُمتی کے لیے ضروری ہے۔ اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ)) ②

---

① فتح الباری ۳۳۵/۱۰۔ ② صحیح بخاری۔

جواس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

4 رسول اللہ ﷺ کا ہم پر چوتھا حق یہ ہے کہ صفات کے حوالے سے قرآن وسنت میں جو کچھ خبر دی گئی اس پر ہم ایمان لائیں۔ جیسا کہ اللہ کا عرش پر بلند ہونا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴾ ①

''تسبیح بیان کر اپنے اعلیٰ رب کے نام کی۔''

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ)) ②

بلاشبہ اللہ نے ایک کتاب لکھی اور وہ اس کے پاس عرش پر ہے۔

اور اس بات پر ہم ایمان لائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی سماعت، بصارت اور علم کے اعتبار سے اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قَالَ لَا تَخَافَا اِنَّنِيْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴾ ③

''فرمایا تم دونوں نہ ڈرو میں تم دونوں کے ساتھ ہوں میں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔''

5 مسلمانوں پر یہ واجب ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور آپ کی سنت پر عمل پیرا ہوں، اور ان تمام سنتوں میں سے ایک یہ ہے کہ سوموار کا روزہ رکھیں کیونکہ سوموار کے روزے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ وَفِيْهِ بُعِثْتُ وَعَلَيَّ اُنْزِلَ)) ④

یہ وہ دن ہے جس میں مجھے پیدا کیا گیا اور اسی دن مجھے منصبِ رسالت پر فائز کیا گیا اور اسی دن مجھ پر قرآن مجید نازل کیا گیا۔

6 جہاں تک رسول اللہ ﷺ کی نسبت سے محفل میلاد منانے کا تعلق ہے اسے بعد میں آنے والے لوگوں نے ایجاد کیا۔ رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام اور تابعین عظام سے یہ ثابت نہیں۔

---

① سورة الاعلىٰ۔ ② متفق عليه۔ ③ سورة طٰهٰ آيت ٤٦۔ ④ صحيح مسلم۔

اگر محفل میلاد منانا خیر و بھلائی کا کام ہوتا تو یہ قدسی نفوس ہستیاں اس کو منانے کا ضرور اہتمام کرتیں، رسول اللہ ﷺ اس کے بارے میں حکم دیتے جیسا کہ پہلی حدیث میں سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرماتے ہوئے ہمیں بتایا کہ اس دن کی اہمیت یہ ہے کہ مجھے اس میں پیدا کیا گیا اور یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سوموار کو ہی وفات پائی۔ اگر خوشی اور غم ایک ہی دن اکٹھے ہو جائیں تو انسانی معاشرے میں خوشی منانے کی بجائے غم کو ترجیح دی جاتی ہے۔

7 وہ مال و دولت جو محفلِ میلاد کے منعقد کرنے میں صرف کیا جاتا ہے اگر یہ مال و دولت رسول اللہ ﷺ کی سیرت، اخلاق، ادب، تواضع، انکساری، معجزات اور فرامین کی نشر و اشاعت اور توحید کی نشر و اشاعت پر صرف کیا جائے جس سے سیدنا محمد ﷺ نے اپنی رسالت کا آغاز کیا۔ اگر مسلمان ان مفید کاموں میں اپنا مال و دولت صرف کرنا شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اسی طرح سربلندی و سرفرازی عطا کریں گے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ مقبول کی مدد کی۔

8 بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو آپ ﷺ کے جملہ احکامات کی پیروی کرتے ہیں اور آپ کی تمام سنتوں پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ قرآن مجید کی روشنی میں فیصلے کرتے ہیں اور کثرت کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں۔

۞۞۞

۵۷ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کو اپنانا

اگر آپ رسول اللہ ﷺ کے سچے محب ہیں تو آپ ﷺ کے جملہ اخلاق واطوار کو اپنائیں۔

1 بیہودگی کو چھوڑ دیں یہ بیہودگی خواہ قول میں ہو یا فعل میں۔

2 اپنی آواز پست رکھیں، بولتے وقت آہستہ بولیں، اور خاص طور پر عام اجتماعات جو بازار، مساجد یا مختلف محفلوں میں ہوں آرام اور سکون سے گفتگو کریں، ہاں! البتہ خطبہ اور وعظ کی صورت میں بہ آواز بلند لوگوں سے مخاطب ہوں۔

3 برائی کا بدلہ نیکی سے دیں۔ برا سلوک کرنے والے کو معاف کر دیں اس کا مواخذہ نہ کریں۔اس سے درگزر کریں اسے ڈانٹ ڈپٹ نہ کریں۔

4 اگر خادم، دوست، اولاد، شاگرد یا بیوی سے تیری خدمت میں کوئی کوتاہی رہ جائے تو اسے ڈانٹ نہ پلائیں۔

5 اپنے فرائض میں کوتاہی نہ کریں۔اپنے غیر کے حق میں کمی نہ کریں اور اسے یہ کہنے پر مجبور نہ کریں کہ وہ تجھے یہ کہے: کہ تو نے ایسے کیوں کیا؟ یا تو نے ایسے کیوں نہیں کیا؟ کوئی تجھے ملامت کرنے اور ڈانٹ پلانے پر مجبور نہ ہو۔

6 زیادہ ہنسا ترک کر دیں رسول اللہ ﷺ خوشی کے موقع پر صرف مسکرایا کرتے تھے۔

7 کمزور، مسکین اور لاچار کی ضرورت پوری کرنے میں تاخیر نہ کیا کریں اور ان کی مدد کے لیے ان کے ساتھ تکبر اور نخوت مانع نہ ہو۔

8 گھر والوں کی گھریلو کاموں میں مدد کیا کریں۔مثال کے طور پر بکری کا دودھ دوہنا یا کھانا وغیرہ پکانے میں مدد دینا۔

9 جو آپ کے پاس عمدہ لباس ہے وہ زیب تن کریں اور خاص طور پر نماز عید یا کسی محفل میں شریک ہوتے وقت اچھا لباس پہنا کریں۔

10 زمین پر بیٹھ کر کھانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں جو ملے کھالیں اور تھوڑا کھایا کریں۔

11 کام کرنے والوں کے ہاتھ بٹایا کریں، خواہ وہ کام زمین کی کھدائی، مٹی کو منتقل کرنے کا ہو،

خوشی سے ان کاموں میں حصہ لیں تکبر اور نخوت آڑے نہ آئے۔

12 زیادہ تعریف کرنے پر خوش نہ ہوا کریں اور نہ ہی کسی کی تعریف میں مبالغہ آرائی کریں۔ وہی بات کیا کریں جو حقیقت پر مبنی ہو جو کسی انسان میں خوبی ہو، فضیلت یا بہتری ہو اس کا تذکرہ کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔

13 بیہودہ گوئی، ترش کلامی، فحش کلامی، یا مذاق پر مبنی بات نہ کیا کریں۔

14 نہ کوئی بُری بات کہیں اور نہ ہی کوئی بُرا کام کریں۔

15 یعنی بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ برا سلوک نہ کریں۔

16 زبان کی سلامتی اور شیریں کلامی کو اختیار کریں۔

17 زیادہ مذاق نہ کیا کریں اور ہمیشہ سچی بات کیا کریں۔

18 انسان اور حیوان پر رحم کریں تا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے۔

19 بخل سے قطعی اجتناب کریں نہ اللہ کے ساتھ بخل کا اظہار اور نہ لوگوں کے ساتھ۔

20 جلدی سو جایا کریں عبادت، اجتہاد اور عمل کے لیے جلدی بیدار ہو جایا کریں۔

21 مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے سے تاخیر نہ کیا کریں۔

22 غصے سے اجتناب کریں اور جب کبھی غصہ آ جائے تو " **اعوذ بالله من الشيطان الرجيم** " پڑھ لیا کریں

23 خاموشی کو لازم پکڑیں زیادہ باتیں نہ کیا کریں اس لیے کہ تیری ہر بات کو لکھ لیا جاتا ہے۔

24 قرآن مجید کو سوچ سمجھ کر پڑھا کریں اور اس کی تلاوت دوسروں سے سنیں۔

25 خوشبو کا تحفہ مسترد نہ کیا کریں خوشبو ہمیشہ استعمال کریں اور خاص طور پر نماز پڑھتے وقت خوشبو کا استعمال کریں۔

26 مسواک استعمال کریں یہ بہت زیادہ مفید ہے اور خاص طور پر نماز کے وقت مسواک ضرور استعمال کریں۔

27 بہادر بنو، حق بات کہو، خواہ تمہارے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

28 ہر انسان سے نصیحت کو قبول کرو اور اسے مسترد کرنے سے اجتناب کرو۔

29 اپنی بیویوں اور اولاد نیز اپنے تمام کاموں میں عدل وانصاف بروئے کار لاؤ۔

30 لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر کرو اور ان سے درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ تجھ سے درگزر کریگا۔

31 لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو تجھے اپنے لیے پسند ہے۔

32 آتے جاتے اور بازاروں میں لوگوں سے ملتے وقت کثرت سے سلام کیا کرو۔

33 جو حدیث میں سلام کا طریقہ وارد ہے وہ اپناؤ، اور وہ یہ ہے

" السلام علیکم ورحمة الله وبركاته "

اس کی جگہ " صباح الخیر، مساء الخیر" یا " اَهْلًا وَ سَهْلًا" کہنا کافی نہیں ہوگا۔

ہاں! البتہ مسنون سلام یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کے بعد آپ یہ کلمات کہہ سکتے ہیں۔

34 صاف ستھرا لباس پہنا کرو۔

35 اپنے بالوں کو زرد یا سرخ کیا کرو، کالے رنگ سے اجتناب کرو، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے۔

36 رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو مضبوطی سے تھام لو۔ یہاں تک کہ تم رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مصداق بن جاؤ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ لِلْتَّمَسُّكِ فِيْهِنَّ بِمَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ)) قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللهِ أَوَ مِنْهُمْ قَالَ ((بَلْ مِنْكُمْ)) ①

''بلا شبہ تمہارے بعد صبر کرنے کے دن آنے والے ہیں، ان دنوں میں مضبوطی سے تم جیسا عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں جتنا اجر وثواب ملے گا۔'' صحابہ کرام نے عرض کی، اے اللہ کے نبی ﷺ کیا وہ پچاس آدمی ان کے مراد لیے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ تمہارے پچاس آدمیوں جتنا۔''

37 الٰہی ہمیں اپنی کتاب اور اپنے نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا کر اور ہمیں رسول اللہ ﷺ کی محبت، اطاعت، اور شفاعت سے سرفراز فرما۔ آمین یارب العلمین۔

---

① ابن نصر وصححه الالبانی۔

۵۸ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اعلیٰ اخلاقِ حسنہ

یامن له الأخلاق ما تهوی العلا
منها وما يتعشق الكبرآء

اے وہ عظیم ہستی! جس کے اخلاق کو اپنا کر بلندیوں اور رفعتوں کا قصد کیا جاتا ہے اور بڑے بڑے لوگ والہانہ محبت و عقیدت رکھتے ہیں

لو لم تقم دينا لقامت وحدها
دينا يُضِيئُ بنوره الآنآءُ

اگر آپ دین لے کر کھڑے نہ ہوتے تو یہ اخلاق عالیہ دین کہلاتے جس سے اطراف و اکناف روشن ہو جاتے ہیں

زَانتك في الخلق العظيم شمائل
يغرى بهن و يُوْلَعُ الكرمآء

خلق عظیم کے حوالے سے آپ کو اوصافِ حمیدہ نے آراستہ کر رکھا ہے جن سے شرفاء اور معززین بہت زیادہ پیار کرتے ہیں۔

و اذا سخوت بلغت بالجود المدى
و فعلت ما لم تفعل الأنواءُ

جب آپ سخاوت کرتے ہیں تو سخاوت کی انتہا کو جا پہنچتے ہیں پھر سخاوت کے وہ شگوفے پھوٹتے ہیں جو گٹھلیوں سے بھی نہیں پھوٹتے

واذا عفوت فقادرا و مقدّرًا
لا يستهين بعفوك الجهلآء

اور جب آپ بدلہ لینے کی قدرت رکھنے کے باوجود درگزر کر دیتے ہیں تو آپ کی معافی سے جہلا بھی اپنی توہین محسوس نہیں کرتے

و اذا رحمت فانت اُمٌّ او اَبٌ
هذان في الدنيا هما الرحمآء
جب آپ شفقت کرتے ہیں تو ماں باپ کی طرح شفقت، محبت اور پیار سے پیش آتے ہیں دنیا میں یہ دونوں رشتے ہی شفقت کرنے والے ہیں

و اذا غضبت فانما هي غضبة
في الحق لا ضغن ولا بغضآءُ
اور جب آپ ناراض ہوتے ہیں تو برحق ناراض ہوتے ہیں کسی کینے اور بغض کی بنا پر ناراض نہیں ہوتے

و اذا رضيت ففي مرضاته
و رضى الكثير تحلم وريآء
جب آپ خوش ہوتے ہیں تو آپ کی خوشی میں بردباری ہوتی ہے جبکہ اکثر لوگوں کی خوشی میں ریا کا عنصر پایا جاتا ہے

و اذا خطبت فللمنابر هزة
تعرو النَّدِيَّ و للقلوب بكآءُ
جب آپ خطاب کرتے ہیں تو منبروں پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے آنسو بہنے لگتے ہیں اور دل رونے لگتے ہیں

و اذا قضيت فلا ارتياب كأنما
جاء الخصوم من السمآء قضآءُ
جب آپ کوئی فیصلہ دیتے ہیں تو اس میں کوئی شک وشبہ کی آمیزش نہیں ہوتی گویا کہ جھگڑا کرنے والے کے لیے آسمان سے فیصلہ آیا ہے

و اذا أخذت العهد أو اعطيته
فجميع عهدك ذِمَّة ووفآءُ

اور جب آپ کسی سے وعدہ لیتے ہیں یا اسے وعدہ دیتے ہیں تو اس میں ذمہ داری اور وفا ہوتی ہے

بك یا ابن عبدالله قامت سمحةٌ
بالحق من ملل الهدى غَرّآءُ

اے عبداللہ کے فرزند! رشد و ہدایت کی اقوام میں حق کی سخاوت آپ کے دم قدم سے چمکی

بُنیت علی التوحید وهی حقیقةٌ
نادی بها الحکمآء والعقلآء

آپ کے دم قدم سے توحید کی بنیادیں استوار ہوئیں جس کا حکما اور دانشور بول بالا کرتے ہیں

الله فوق الخلق فيها وحده
والناس تحت لوائها اكفاء

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ساری مخلوقات پر فوقیت رکھتا ہے اور لوگ اس کے جھنڈے تلے سب برابر ہیں

والدین یسر والخلافة بیعة
والأمر شوری والحقوق قضآء

دین آسان ہے اور خلافت بیعت پر مبنی ہے تمام معاملات مشورے سے طے پاتے ہیں اور حقوق کے فیصلے عدل و انصاف پر مبنی ہوتے ہیں

انصفت اهل الفقر من اهل الغنی
فالکل فی حق الحیاة سوآء

تو اپنے فقیروں اور مالداروں سے انصاف کیا کر یہ تمام لوگ زندگی کے حوالے سے برابر ہیں

ظلموا شريعتك التى نلنابها
ما لم ينل فى رومة الفقهآء
جس شریعت کو ہم نے پایا اس پر روم کے فقہاء نے ظلم ڈھائے

صلى عليك الله ما صحب الدجى
حادٍ وحنَّت بالفلا وجناءُ[1]
اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو جب تک اندھیرا چھٹا رہتا ہے اور جب تک بیابان میں پتھریلی زمین رہتی ہے (یعنی ہمیشہ آپ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی رہیں۔)

❁❁❁

① دیوان احمد شوقی۔

۵۹ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنا

عدمنا خیلنا ان لم تروها
تثیرُ النَّقعَ موعدُهَا کداَءُ
مکہ معظّمہ کے بالائی علاقے کداء میں ہمارے گھوڑے جنگ کی گرد وغبار اُڑاتے رہے اگرچہ آپ نے ان کو نہیں دیکھا

یبارین الأسنة مصعدات
علی اکتافها الأسل الظمأء
تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی اور کندھوں پر پیاسے عمدہ قسم کے نیزے تھے

تظل جیادنا متمطرات
تلطمهن بالخمر النسأء
ہمارے عمدہ گھوڑے اچھل کود رہے تھے اور عورتیں انہیں تھپکیاں دے رہی تھیں

فاما تعرضوا عنا اعتمدنا
و کان الفتح و انکشف الغطأء
اگر تم ہم سے منہ پھیرو گے تو ہمارے حوصلے بلند ہوں گے فتح نصیب ہو گی اور پردہ چھٹ جائے گا

و الا فاصبروا لجلاد یوم
یعز الله فیه من یشأء
ورنہ جبرئیل علیہ السلام کی آمد تک صبر کرو۔ اللہ اس دن میں جس کو چاہے گا عزت دے گا

و جبریل امین الله فینا
و روح القدس لیس له کفاء
سیدنا جبرئیل علیہ السلام ہم میں اللہ کے امین ہیں وہ روح القدس ہیں جس کے مقابلے کا کوئی نہیں

و قال الله قد ارسلت عبدًا
یقول الحق ان نفع البلآء
اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک بندے کو رسول بنا کر بھیجا ہے وہ حق بات کہتا ہے اگر آزمائش و امتحان مفید ہو

شهدت به فقوموا صدقوه
فقلتم لا نقوم ولا نشآء
میں نے اس کی گواہی دی تم اُٹھو اور اس کی تصدیق کرو تو تم نے کہا نہ ہم کھڑے ہوں گے اور نہ ہم چاہیں گے

الا ابلغ ابا سفیان عنی
فانت مجوَّفٌ نخبٌ هوآءُ
خبردار! ابو سفیان کو میری طرف سے پیغام پہنچا دو تم کھوکھلے بزدل اور فضول ہو

بان سیوفنا ترکتك عبدًا
وعبد الدار سادتها الاِماءُ
ہماری تلواریں تجھے غلام بنا کر چھوڑیں گی اور عبدالدار کو بھی جس کی سرداری لونڈیاں کرتی ہیں

هجوت محمدًا فاجبت عنه
وعند الله فی ذاك الجزآءُ

تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی اور میں ان کی طرف سے جواب دیتا ہوں
اور اللہ تعالیٰ کے ہاں میں اس کا بدلہ پاؤں گا

أتهجوه و لست له بكفءٍ؟
فَشَرٌّ كما كخير كما الفدآءُ

کیا تم ان کی ہجو کرتے ہو اور تم میں سے کوئی بھی ان کا ہمسر نہیں
تمہارا شر تمہارے خیر پر حاوی ہے

فمن يهجو رسول الله منكم
و يمدحُه وينصرُه سوآءُ

جو بھی رسول اللہ ﷺ کی تم میں سے ہجو کرے گا تو اس کے برابر میں
ان کی مدح سرائی اور اس کی برابر مدد کروں گا

فان أبي ووالده وعرضي
لعرض محمد منكم فدآءُ

یقیناً میرا باپ اور اس کا والد اور میری عزت ان پر قربان

لساني صارمٌ لاعيب فيه
وبحري لا تكدّرُه الدلآءُ[1]

میری زبان قاطع تلوار ہے اس میں کوئی عیب نہیں اور میرے
سمندر کو ڈول گدلا نہیں کرتا

۞ ۞ ۞

[1] دیوان حسان ابن ثابت ۔

الفلاح پبلی کیشنز کی دیگر مطبوعات

رَبَّنَا

انبیائے کرام اور صالحین کی دعاؤں کا عظیم مجموعہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لفظ رَبَّنَا سے شروع کیا ہے اور ہر دعا کا پس منظر اور موقع محل بھی بیان کیا گیا ہے۔

اعداد : محمد اکرم محمدی

نظر ثانی : عبداللطیف حلیم

اَللّٰھُمَّ

رسول اللہ ﷺ کے اذکار و وظائف صحیح احادیث کی روشنی میں، جس میں ہر دعا کا پس منظر موقع محل بھی بیان کیا گیا ہے، مستند اور تخریج شدہ ایڈیشن

اعداد و ترتیب : محمد اکرم محمدی

تحقیق و تخریج : عبداللطیف حلیم

توحید کا قلعہ

توحید کے احکام و مسائل پر جامع اور منفرد کتاب

تألیف : الشیخ عبدالرحمن السعدی

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ محمد صالح العثیمین

الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن جبرین

ڈاکٹر ناصر عبدالکریم العقل

پہلی وحی کا پیغام

محمد بن عبداللہ سے محمد رسول اللہ ﷺ اور پہلی وحی میں پوشیدہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات پر مشتمل ایک دلکش انداز تحریر

تالیف : عبداللطیف حلیم

نظر ثانی : محمد جابر حسین

تحفۃ السائلین

دعا کے موضوع پر مکمل انسائیکلوپیڈیا

دعا مانگنے کی فضیلت، اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی مناجات پیش کرنے کا شرعی طریقہ، دعا کی قبولیت کے اوقات، دعا کے قبول نہ ہونے کی وجوہات اور دیگر بہت سے مسائل

تالیف : محمد ارشد کمال

نظر ثانی : پروفیسر مزمل احسن شیخ

انسانی اعضاء

شرعی عدالت کے کٹہرے میں

ہاتھ، پاؤں، کان، آنکھ اور زبان کی حفاظت اور ان کے صحیح استعمال کے فوائد اور ان کے غلط استعمال کے نقصانات پر نہایت ایمان افروز کتاب پہلی بار منصۂ شہود پر

تالیف : عبداللطیف حلیم

نظر ثانی : پروفیسر مزمل احسن شیخ

الفلاح پبلیکیشنز لاہور-پاکستان

فسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، پاکستان

فون: 042-7320318 , 042-5717842 فیکس: 042-7239684 موبائل: 0321-4161840

AL FALAH PUBLICATIONS

2 786305 170089